عمران سیریز
کاسپر ریز
مظہر کلیم ایم اے

عمران سیریز

کاسپر ریز

مکمل ناول

ندیم

مظہر کلیم ایم اے

خان برادرز گارڈن ٹاؤن ملتان

ناشر ------- مظہر کلیم ایم اے
اہتمام ------- محمد ارسلان قریشی
تزئین ------- محمد علی قریشی
طابع ------- سلامت اقبال پرنٹنگ پریس ملتان

BROTHERS
Price Rs
150/-
MULTAN

کتب منگوانے کا پتہ

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666
E.Mail Address
arsalan.publications@gmail.com

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول ''کاسپر ریز'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ کاسپر ریز ایسی ریز ہیں جن کی مدد سے اوزون کی تہہ پھاڑ کر دنیا کو قدرتی طور پر تباہ و برباد کیا جا سکتا ہے اور انہی ریز کی مدد سے پھٹی ہوئی اوزون کی تہہ کو جوڑ کر دنیا کو بربادی اور تباہی سے بچایا بھی جا سکتا ہے۔ ان کاسپر ریز پر پاکیشیا کے سائنس دان کام کر رہے تھے کہ یورپ کے دو ملکوں تک یہ خبر پہنچ گئی اور دونوں ملکوں کے سپر ایجنٹس پاکیشیا سے یہ فارمولا حاصل کرنے کے مشن پر پاکیشیا پہنچ گئے اور عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس صرف انہیں ٹریس ہی کرتی رہ گئی اور ایک ملک کا سپر ایجنٹ پاکیشیا کی لیبارٹری تباہ کر کے فارمولا لے اڑا۔

عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ فارمولا واپس حاصل کرنے کے مشن پر یورپ پہنچ گیا لیکن وہاں پے در پے ایسے واقعات سامنے آئے کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان فارمولا واپس حاصل کرنے کی بجائے انہیں اپنی جانیں بچانا مشکل ہو گیا۔ ذہنی طور پر انتہائی تربیت یافتہ یورپی سپر ایجنٹ مرجینا نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو صحیح معنوں میں تگنی کا ناچ نچا دیا لیکن کیا عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اپنے مشن میں کامیاب

ہونے یا نہیں یا پھر انہیں مرجینا کے مقابل شکست تسلیم کرنا پڑی۔ یہ سب کچھ آپ ناول پڑھ کر ہی معلوم کر سکیں گے۔ مجھے یقین ہے کہ اس بار اس ناول میں عمران کے مقابل آنے والی یورپی ایجنٹ آپ سب کے لئے ایک نیا اور دلچسپ کردار ثابت ہو گی۔ اپنی آراء سے مجھے ضرور بذریعہ خط یا ای میل مطلع کیجئے کیونکہ آپ کی آراء واقعی میرے لئے مشعل راہ ثابت ہوتی ہیں لیکن ناول کے مطالعہ سے پہلے اپنے چند خطوط، ای میلز اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے کیونکہ دلچسپی کے لحاظ سے یہ بھی کسی طرح کم نہیں ہیں۔

چک نمبر 86 ڈبلیو بی سے مدثر حسین رگھ نے ایس ایم ایس کے ذریعے اپنی رائے بھیجتے ہوئے لکھا ہے کہ ”آپ بہت اچھے ناول لکھتے ہیں۔ مجھے آپ کے ناول بہت پسند ہیں۔ خاص طور پر آپ کے پرانے ناول۔ میں اور میرے دوست آپ کے ناول بہت شوق سے پڑھتے ہیں۔ آپ کے ناولوں سے ہمیں بہت سی معلومات ملتی ہیں۔ امید ہے آپ ایس ایم ایس کا جواب ناول میں ضرور دیں گے“۔

محترم مدثر حسین رگھ صاحب۔ ایس ایم ایس کے ذریعے رائے بھیجنے کا شکریہ۔ آپ کا ایس ایم ایس کئی مراحل طے کرتا ہوا مجھے تک پہنچا ہے۔ ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ میری ہمیشہ یہی کوشش رہی ہے کہ ناول صرف برائے ناول ہی نہ لکھا جائے بلکہ

اس سے قاری کو بہتر زندگی گزارنے کا قرینہ بھی مل جائے اور اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر ہے کہ اس لحاظ سے بھی میرے ناولوں کے ذریعے قارئین بھرپور انداز میں فیض یاب ہو رہے ہیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط یا ای میل کے ذریعے اپنی رائے بھیجیں گے تاکہ وہ مجھے تک یقینی طور پر پہنچ سکے۔

صوابی سے عبدالسلام لکھتے ہیں کہ ”طویل عرصہ سے آپ کے ناول زیر مطالعہ ہیں۔ آج میں ڈپریشن پر ایک مضمون پڑھ رہا تھا کہ مجھے خیال آیا کہ عمران بھی انسان ہے لیکن آج تک اسے کبھی ڈپریشن نہیں ہوا حالانکہ مضمون میں لکھا گیا تھا کہ دنیا کا کوئی انسان ایسا نہیں ہے جو کبھی نہ کبھی ڈپریشن کا شکار نہ ہوا ہو۔ مضمون میں یہ بھی درج تھا کہ جو شخص یہ سوچے کہ ہر بار فتح اس کا ہی مقدر ہو وہ شخص لازماً ڈپریشن کا شکار ہوتا ہے اس لئے ہر آدمی کو کبھی کبھار خوش دلی سے ہارنے کا حوصلہ بھی رکھنا چاہئے جبکہ عمران باوجود یہ چاہتے ہوئے کہ ہر بار فتح اس کا مقدر ہو کبھی ڈپریسڈ نہیں ہوا اور وہ کبھی ہارتا بھی نہیں ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ کیا عمران انسان نہیں ہے۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے“۔

محترم عبدالسلام صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پڑھنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے اپنے خط میں عمران کے کبھی ڈپریسڈ نہ ہونے کے بارے میں حیرت کا اظہار کیا ہے تو محترم ڈپریشن ایک بیماری بھی ہے۔ اس کی بنیادی وجہ ہمت ہار دینا اور حوصلہ چھوڑ دینا ہوتا

ہے۔ جو شخص معمولی سی ناکامی پر ہمت ہار کر بیٹھ جاتا ہے اور جدوجہد کے دوران حوصلہ چھوڑ دیتا ہے اور اپنے آپ کو ناکام سمجھ کر مظلوم سمجھنا شروع کر دیتا ہے تو وہ ڈپریشن کا شکار ہو جاتا ہے حالانکہ کہا جاتا ہے کہ ہر ناکامی کامیابی کا پیش خیمہ ہوتی ہے اس لئے ناکامی پر ہمت و حوصلہ نہیں ہارنا چاہئے پھر یقیناً کامیابی نصیب ہوتی ہے۔ عمران کا نظریہ بھی یہی ہے کہ وہ کسی ناکامی پر ہمت نہیں ہارتا بلکہ مسلسل کوشش اور جدوجہد جاری رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کامیابی بالآخر اس کے قدم چومتی ہے اور آپ نے لکھا ہے کہ عمران کو خوش دلی سے ہارنا بھی سیکھنا چاہئے تو عمران تو اپنی جدوجہد میں کئی بار ہار بھی جاتا ہے لیکن وہ اس ناکامی کو اپنی جان کا روگ نہیں بنا لیتا بلکہ اپنی کوشش اور جدوجہد جاری رکھتا ہے اور آخرکار اللہ تعالیٰ کی رحمت سے وہ کامیابی حاصل کر لیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ڈپریشن کبھی اس کے قریب نہیں آیا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے۔

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

E.Mail.Address
mazharkaleem.ma@gmail.com

عمران نے کار ریالٹو کلب کے کمپاؤنڈ گیٹ سے موڑ کر سائیڈ پر بنی ہوئی پارکنگ کی طرف بڑھائی جہاں اس قدر رنگ برنگی کاریں موجود تھیں جیسے کاروں کا میلہ لگا ہوا ہو۔ عمران کو اپنی کار پارک کرنے کے لئے خاصی جدوجہد کرنا پڑی لیکن اس نے بہرحال اسے پارک کر ہی دیا۔ کار سے نیچے اتر کر اس نے کار لاک کی اور پھر پارکنگ بوائے سے کارڈ لے کر اس نے جیب میں ڈالا اور اطمینان سے چلتا ہوا کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے جسم پر موجود لباس کو دیکھ کر ہر آنے جانے والا بے اختیار مسکرا دیتا تھا۔ اس نے سبز رنگ کی پینٹ پہن رکھی تھی جس پر بینڈ ماسٹروں کی یونیفارم کی طرح سفید رنگ کی دو پٹیاں کمر سے پیر تک جا رہی تھیں۔ بنفشی رنگ کی شرٹ اور اس پر گہرے سرخ رنگ کا کوٹ تھا اور گلے میں تیز زرد رنگ کی ٹائی موجود تھی۔ یہ خالصتاً

مسخروں جیسا لباس تھا لیکن عمران اس طرح چل رہا تھا جیسے اس نے بڑا مناسب لباس پہن رکھا ہو۔ پھر اچانک ایک جاتا ہوا بزرگ سا آدمی رک کر عمران کو اس طرح دیکھنے لگا جیسے وہ کسی عجوبے کو دیکھ رہا ہو۔

"کیا تم واقعی مسخرے ہو"...... بزرگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں آپ کو مسخرہ نظر آ رہا ہوں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اگر تم مسخرے نہیں ہو تو پھر تمہارے علاوہ ہم سب مسخرے ہیں۔ یہ کیا لباس پہن کر آئے ہو"...... بزرگ نے غصیلے لہجے میں باقاعدہ عمران کو ڈانٹتے ہوئے کہا تو عمران کا چہرہ یکلخت ایسا ہو گیا جیسے اسے شدید دکھ اور تکلیف پہنچ رہی ہو۔ اس نے آنکھیں جھپکانا شروع کر دیں اور ساتھ ہی وہ اس طرح سسکنے لگا جیسے اسے واقعی بے حد تکلیف ہو رہی ہو۔

"ارے۔ ارے۔ کیا ہوا۔ تم تو رو رہے ہو۔ کیا ہوا۔ سوری بیٹا۔ مجھے معاف کر دو۔ میں نے تمہیں مسخرہ کہا ہے"...... بزرگ نے تیزی سے آگے بڑھ کر عمران کے سر پر ہاتھ رکھ کر باقاعدہ پچکارتے ہوئے کہا۔

"میں تو ہوں ہی مسخرہ"...... عمران نے سسکیاں لیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر رو کیوں رہے ہو۔ مسخرے تو دوسروں کو ہنساتے ہیں"...... بزرگ نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسی لئے تو رو رہا ہوں بزرگوار کہ آپ کو اگر نہیں ہنسا سکا تو کلب میں موجود نوجوان کیسے ہنسیں گے اور اگر وہ نہیں ہنسیں گے تو پھر مجھے بھوک سے خودکشی کرنا پڑے گی"...... عمران نے سسکیاں لیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم بھوکے ہو۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ آؤ میرے ساتھ۔ میں تمہیں کھانا کھلاتا ہوں۔ اوہ۔ آؤ"...... بزرگ نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا جیسے اسے عمران کے بھوکا ہونے پر شدید اعصابی دھچکا پہنچا ہو۔

"میں بھوکا نہیں ہوں۔ میں تو کہہ رہا تھا کہ جب کوئی نہیں ہنسے گا تو منہ کیسے کھلے گا اور جب منہ ہی نہیں کھلے گا تو پھر کھانا منہ کے اندر کیسے جائے گا اور جب کھانا منہ کے اندر نہیں جائے گا تو پھر ظاہر ہے بھوک سے مرنا پڑے گا اور اسے لوگ خودکشی ہی کہہ سکتے ہیں۔ اللہ حافظ"...... عمران نے کہا اور آخر میں اللہ حافظ کہہ کر وہ اس طرح مڑ گیا جیسے اس بزرگ سے اس نے کوئی بات ہی نہ کی ہو۔ بزرگ ہکا بکا کھڑا اسے مین گیٹ کی طرف جاتا دیکھ رہا تھا۔ لیکن وہ ابھی مین گیٹ تک نہ پہنچا تھا کہ بزرگ نے اس طرح کاندھے اچکائے جیسے کوئی فیصلہ کر لیا ہو اور مڑ کر کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ عمران بے اختیار مسکراتا ہوا کلب میں داخل

ہوا تو کلب تقریباً بھرا ہوا تھا۔ ہنسی کی مترنم آوازیں اور خاص طور پر نسوانی ہنسی کی آوازوں سے ہال گونج رہا تھا۔ جو بھی عمران کی طرف دیکھتا بے اختیار مسکرا دیتا۔ عمران بھی کلب کے مین گیٹ سے تھوڑا آگے رک کر پورے ہال کو اس انداز میں دیکھنے لگا جیسے زندگی میں پہلی بار کسی کلب میں داخل ہوا ہو۔ اسی لمحے یونیفارم میں ملبوس ایک آدمی اس کی طرف بڑھا۔ اس کے سینے پر سپروائزر کا بیج لگا ہوا تھا۔

"یس صاحب۔ آپ نے ہال میں بیٹھنا ہے۔ کھانا کھانا ہے۔ ڈانس کرنا ہے یا کارڈز کھیلنے ہیں۔ فرمایئے"..... سپروائزر نے اس انداز میں کہا جیسے ویٹر ہوٹل کا مینو جلدی جلدی بتاتے ہیں۔

"میں نے انڈوں پر بیٹھنا ہے بشرطیکہ انڈے شتر مرغ کے ہوں"..... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا تو سپروائزر پہلے تو حیران سا نظر آیا لیکن پھر وہ اوپر سے نیچے تک عمران کا لباس دیکھ کر بے اختیار ہنس پڑا۔ شاید اس نے پہلے جلدی میں عمران کے لباس پر توجہ ہی نہ دی تھی۔

"آپ۔ ٹھیک ہے۔ آیئے۔ فی الحال تو کرسی پر بیٹھئے۔ جب شتر مرغ انڈے دے گا تو ان پر بیٹھ جایئے گا"..... سپروائزر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"پہلے یہ بتاؤ کہ مرغ انڈے دیتا ہے یا مرغی۔ اسی لئے شتر مرغی تو انڈے دے سکتی ہے شتر مرغ کیسے انڈے دے سکتا ہے۔

البتہ وہ مرغ ہے تو بانگ دے سکتا ہے۔ ویسے سیانے کہتے ہیں کہ مرغی اگر بانگ دینا شروع کر دے تو اسے فوراً ذبح کر دینا چاہئے کیونکہ یہ نحوست کی نشانی ہوتی ہے"..... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں سپروائزر کو سمجھانا شروع کر دیا۔

"کیا کہہ رہے ہیں یہ صاحب"..... اس سے پہلے کہ سپروائزر کوئی جواب دیتا اس کے عقب سے آواز سنائی دی۔

"سر۔ یہ صاحب"..... سپروائزر نے مڑ کر مؤدبانہ لہجے میں کہنا شروع کیا ہی تھا کہ آنے والا اس کی سائیڈ پر پہنچ گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ایسے جھٹکا کھایا جیسے اس کے جسم میں لاکھوں وولٹیج الیکٹرک کرنٹ گزر گیا ہو۔

"آپ۔ آپ۔ عمران صاحب آپ۔ مم۔ مگر آپ کیوں یہاں کھڑے ہیں۔ تم۔ تم جمیل۔ تم نے کیوں عمران صاحب کو روک رکھا ہے۔ سوری۔ ویری سوری عمران صاحب"..... آنے والے نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ یہ کلب کا مینجر تھا اور بہت اچھی طرح عمران کو جانتا تھا۔

"ارے۔ ارے۔ کوئی ایسی پریشانی والی بات نہیں۔ دراصل میں اور جمیل صاحب مل کر یہ سوچ رہے تھے کہ انڈے شتر مرغ دیتا ہے یا شتر مرغی"..... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو مینجر بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم جاؤ جمیل ورنہ عمران صاحب سے زیادہ باتیں کر لینے کے

بعد تم گریبان پھاڑ کر سڑک پر دوڑتے نظر آؤ گے۔ آیئے عمران صاحب۔ میں آپ کو تھرڈ فلور پر چھوڑ آؤں''...... مینجر نے ہنستے ہوئے کہا تو سپروائزر جمیل جس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ پریشانی کے تاثرات نمودار ہو رہے تھے تیزی سے مڑا اور کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

''تھرڈ فلور پر کیا ہو رہا ہے''...... عمران نے مینجر سے پوچھا۔

''تھرڈ فلور پر مسخروں کے درمیان مقابلہ ہونے والا ہے۔ کئی ملکوں کے مسخرے اپنا شو دکھائیں گے۔ آپ بھی اس لئے یہ لباس پہن کر آئے ہیں کہ آپ اس مقابلے میں حصہ لینا چاہتے ہوں گے''...... مینجر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''ارے۔ پھر تو یہ مقابلہ تم آسانی سے جیت جاؤ گے کیونکہ تم مسخروں کو بھی ہنسا سکتے ہو۔ ویسے کتنے ملکوں کے مسخرے آئے ہوئے ہیں''...... عمران نے کہا۔ وہ دونوں کلب ہال کی سائیڈ میں موجود راہداری کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے جہاں اسسٹنٹ مینجر اور مینجر کے آفسز تھے۔ ان کے ساتھ ہی اوپر فلورز پر جانے والی لفٹ موجود تھی۔

''چار یورپی ملکوں کے دو ایشیائی ملکوں کے اور ایک افریقی ملک کا ہے''...... مینجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تمہارا نام حشمت ہے نا''...... عمران نے کہا تو مینجر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اب میرے کان میں بتا دو کہ اس شو کے لئے آنے والے مسخروں سے کتنے معاوضوں کا وعدہ کیا ہے تم نے تاکہ تمہاری مینجری دوسرے لفظوں میں تمہاری جاہ و حشمت قائم رہے''۔ عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ یہ ریالٹو کلب کی روایت ہے۔ کہ وہ ایسے شوز منعقد کراتا رہتا ہے اور یہ شو گزشتہ ایک ہفتے سے ہو رہا ہے حالانکہ اس شو کی فیس بہت بھاری ہے لیکن تھرڈ فلور پر ایک کرسی مزید رکھنے کی گنجائش نہیں ہوتی۔ لوگ بھاری فیس دے کر کھڑے رہ کر شو دیکھتے ہیں''...... حشمت نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''مجھے تو اطلاع ملی ہے کہ جن کو تم نے یورپی اور افریقی مسخرے بنا رکھا ہے وہ پاکیشیا اور کافرستان کے رہنے والے ہیں۔ البتہ یہ دوسری بات ہے کہ وہ یورپی نژاد اور افریقی نژاد ہی ہیں''...... عمران نے کہا تو حشمت کے چہرے پر یکلخت پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔

''عمران صاحب پلیز۔ آپ یہ بات اوپن نہ کریں ورنہ لوگ پورے کلب کو تباہ کر دیں گے۔ پلیز عمران صاحب۔ پلیز''۔ حشمت نے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ آؤ تمہارے دفتر میں بیٹھ کر اس کا کوئی نتیجہ نکالتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''نتیجہ۔ کیسا نتیجہ عمران صاحب۔ یہ بات درست ہے کہ یہ تمام

مسخرے جو یہاں دوسرے ملکوں کی نمائندگی کرتے ہوئے شو کر رہے ہیں اصل میں طویل عرصے سے یہاں رہائش پذیر ہیں لیکن ہیں تو وہ یورپی نژاد اور افریقی نژاد۔ باہر سے ایسے لوگوں کو منگوانے پر بھاری اخراجات آتے ہیں جبکہ ان لوگوں کو مناسب معاوضہ پر ہائر کیا جاتا ہے۔ پھر یہ لوگ یہاں کے کلچر، ماحول، لوگوں کی ذہنی استعداد کو سمجھتے ہیں اور انہی پیمانوں کو سامنے رکھ کر اپنا شو تیار کرتے ہیں جس کی وجہ سے لوگ ان کا شو بے حد پسند کرتے ہیں اور کلب کو خاصی آمدنی ہو جاتی ہے"...... حشمت نے ایک لحاظ سے پوری تقریر کرتے ہوئے کہا۔ یہ باتیں راہداری میں ہو رہی تھیں جہاں اس کا آفس تھا۔

"آفس میں چلو۔ وہیں بات ہو گی"...... عمران نے اس بار سخت لہجے میں کہا تو حشمت کے چہرے پر قدرے خوف کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ وہ عمران کو طویل عرصے سے جانتا تھا اس لئے اس کے اس طرح سنجیدہ ہونے پر وہ پریشان ہو گیا تھا اور پھر چند لمحوں بعد عمران حشمت کے آفس میں داخل ہو رہا تھا۔

"عمران صاحب۔ آپ کیا پینا پسند کریں گے"...... حشمت نے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا جبکہ عمران میز کی دوسری طرف پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"پینے پلانے کو چھوڑو۔ یہ بتاؤ کہ کل تمہارے یورپی مسخرے ریڈ بلڈ نے اپنے شو میں یہ الفاظ کہے تھے کہ بلیک ٹائیگرز جب

وائٹ ٹائیگرز پیدا کرتے ہیں تو نتیجے میں کراس ٹائیگرز سامنے آتے ہیں"...... عمران نے کہا تو حشمت چونک پڑا۔

"ہاں۔ میں نے سنا تو تھا لیکن یہ تو عام سی بات ہے۔ اس پر تو شاید کوئی ہنسا بھی نہ تھا بلکہ میں حیران تھا کہ ریڈ بلڈ نے ایسے فقرے ہی کیوں کہے تھے لیکن آپ کو کیسے معلوم ہوا۔ کیا آپ کل شو میں موجود تھے"...... حشمت نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک غیر ملکی اخبار نے شو کے بارے میں رپورٹ لکھتے ہوئے خصوصی طور پر ریڈ بلڈ کے اس فقرے کو بھی لکھا ہے اور ساتھ ہی رپورٹ کی ہے کہ یہ فقرہ کسی طرح بھی کسی مسخرے کا نہیں ہو سکتا بلکہ لگتا ہے کہ یہ کوئی خصوصی کوڈ ہے جسے ریڈ بلڈ نے اس انداز میں کسی تک پہنچایا ہے۔ میں نے پڑھا تو میں نے سوچا کہ میں تو اس سے زیادہ مضحکہ خیز فقرات کہہ سکتا ہوں اسی لئے میں نے سوچا کہ شو میں شامل ہوا جائے"...... عمران نے کہا تو اسسٹنٹ مینجر کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔

"عمران صاحب۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتے ہیں اس لئے آپ کا ریڈ بلڈ کے اس فقرے کو اس قدر سنجیدہ لینے کا مطلب ہے کہ معاملات اس سے زیادہ گہرے ہیں جتنے ہم سمجھ رہے ہیں۔ کلب تو اس شو کی وجہ سے پوری دنیا میں بدنام ہو جائے گا۔ پلیز آپ فوری طور پر کوئی کارروائی نہ کریں۔ ہم یہ شو آج کے بعد نہیں کریں گے"...... اسسٹنٹ مینجر

نے بڑے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو یہ بہتر ہے کہ ریڈ بلڈ کو یہاں بلوا لو ورنہ اگر میں شو میں پہنچ گیا تو پھر ظاہر ہے کہ ہمارے درمیان تمسخر کا مقابلہ شروع ہو جائے گا۔ پھر کیا ہوتا ہے۔ یہ تو وقت ہی بتائے گا"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن پلیز آپ ریڈ بلڈ کو کوئی دھمکی نہ دیں ورنہ ہمارا شو خراب ہو جائے گا۔ آج شو کا آخری دن ہے۔ کل بے شک اسے آپ گولی مار دیں میں کوئی احتجاج نہیں کروں گا"..... مینجر نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"تم بے فکر رہو۔ مجھے تمہارے کلب کا بے حد خیال ہے اور اسی خیال کے پیش نظر یہ لباس پہن کر آیا ہوں تاکہ مسخرے سے اپنے مقابلے میں اس سے اصل حقیقت معلوم کر لوں۔ تم لوگ اچانک نہ آ جاتے تو میں شو میں ہی جا رہا تھا"..... عمران نے کہا۔

"شکریہ عمران صاحب۔ یہ آپ کا ہم پر احسان ہو گا"..... مینجر نے اس بار مسرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ عمران جو کچھ کہتا ہے وہی کچھ کرتا بھی ہے اس لئے عمران کی بات سن کر اسے یقین آ گیا تھا کہ اب کم از کم اس کا شو خراب نہیں ہو گا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کر دیئے۔

"یس سر"..... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"ریڈ بلڈ سے میری بات کراؤ"..... حشمت مینجر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد ہی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو مینجر نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"..... حشمت نے کہا اور ساتھ ہی لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"ریڈ بلڈ صاحب لائن پر ہیں سر۔ بات کیجئے"..... دوسری طرف سے آنے والی آواز اب عمران بخوبی سن رہا تھا۔

"ہیلو۔ مینجر حشمت بول رہا ہوں"..... حشمت نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس۔ ریڈ بلڈ بول رہا ہوں۔ اس وقت کیوں فون کیا ہے۔ میں شو کی تیاری کر رہا ہوں"..... دوسری طرف سے قدرے سرد لہجے میں کہا گیا۔

"میرے آفس میں آ جائیں ورنہ ہو سکتا ہے کہ آپ کا شو ڈراپ کرنا پڑے گا"..... حشمت کا لہجہ زیادہ سرد ہو گیا تھا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ اسے معلوم تھا کہ ریڈ بلڈ اصل یورپی نہیں ہے بلکہ یہاں کا رہائشی ہے جبکہ اسے یہاں یورپ سے آیا ہوا بتا کر پیش کیا جا رہا ہے اس لئے مینجر اس پر حاوی ہو رہا تھا۔

"کیا مطلب۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ"..... ریڈ بلڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ آئیں تو سہی۔ پھر تفصیل سے بات ہو گی"..... مینجر نے

کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد دروازہ کھلا اور ایک یورپی اندر داخل ہوا۔ اس نے بھی تقریباً عمران سے ملتا جلتا لباس پہن رکھا تھا۔ تقریباً ہر رنگ اس کے لباس میں شامل تھا۔

"یہ عمران صاحب ہیں۔ ان کا تعلق حکومت کی ایک ایجنسی سے ہے اور عمران صاحب یہ ریڈ بلڈ ہیں جن کے بارے میں آپ سے بات ہوئی ہے"...... مینجر نے باقاعدہ دونوں کا ایک دوسرے سے تعارف کراتے ہوئے کہا تو عمران نے اٹھ کر اس کی طرف مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"آپ۔ آپ نے یہ کیسا لباس پہن رکھا ہے۔ یہ لباس تو ہم مسخرے پہنتے ہیں لوگوں کو ہنسانے کے لئے جبکہ آپ کا تعلق تو ایجنسی سے ہے۔ پھر"...... ریڈ بلڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمارے ہاں سنگترے کی ایک قسم کو ریڈ بلڈ کہا جاتا ہے جبکہ آپ کا یہ نام ہے۔ اب آپ بتائیں کہ کیا مجھے بھی آپ کی طرح حیران ہونا چاہئے"...... عمران نے جواب دیا تو ریڈ بلڈ بے اختیار ہنس پڑا۔

"گڈ۔ تو آپ ذہنی طور پر ہمارے ہی قبیلے کے فرد ہیں۔ ویری گڈ۔ بہرحال مجھے کیوں یہاں کال کیا گیا ہے۔ میں شو کی تیاری کر رہا تھا"...... ریڈ بلڈ نے کہا۔

"تم نے کل شو کے درمیان ایک فقرہ بولا تھا جس میں بلیک ٹائیگر، وائٹ ٹائیگر اور کراس ٹائیگر کے الفاظ آئے تھے۔ اس

فقرے پر ایک غیر ملکی اخبار نے باقاعدہ تبصرہ کیا ہے کہ یہ فقرہ ایک مسخرے کا فقرہ نہیں ہے اور نہ ہی شو میں اس فقرے پر کوئی ہنسا تھا۔ یہ فقرہ کوئی کوڈ ہے اور ریڈ بلڈ نے خصوصی طور پر یہ کوڈ فقرہ کسی تک پہنچایا ہے۔ میں اسی سلسلے میں آیا تھا۔ میں تو سوچ کر آیا تھا کہ شو میں شامل ہو کر وہاں تمہارے ساتھ تمسخر کا مقابلہ کیا جائے لیکن مینجر صاحب میری شمولیت سے خوفزدہ ہیں۔ انہیں خدشہ ہے کہ میری شمولیت سے شو خراب ہو جائے گا اور ان کا کلب بدنام ہو جائے گا اس لئے تمہیں یہاں بلایا گیا ہے۔ اب تم بتاؤ کہ تم نے یہ فقرہ کس تک پہنچایا ہے اور اس کا اصل مطلب اور منصوبہ کیا ہے"۔ عمران نے کہا تو ریڈ بلڈ بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس اخبار نے خواہ مخواہ اس سادہ سے فقرے کو متنازعہ بنا دیا ہے۔ کوڈ والی کوئی بات نہیں ہے۔ میں نے یہ فقرہ افریقی مسخرے روبن کو سنایا تھا کیونکہ وہ خالصتاً افریقی نہیں ہے۔ اس کا رنگ روپ بتا رہا ہے کہ وہ دو نسلوں کا مجموعہ ہے۔ چنانچہ میں نے اسے بلیک ٹائیگر اور وائٹ ٹائیگر کا ملاپ کہہ کر کراس ٹائیگر کا لقب دیا تھا"...... ریڈ بلڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو تمہارا خیال ہے کہ میں چونکہ تمہارے شو میں کبھی نہیں آیا اس لئے مجھے معلوم نہ ہو گا کہ افریقی مسخرہ روبن کس رنگ روپ کا ہے اور تم مجھے احمق بنا کر واپس جا کر خوب قہقہے مارو گے۔ تمہیں شاید معلوم نہیں کہ تمہارا شو ایک نجی ٹی وی نیٹ ورک والے دکھاتے

ہیں اور میں نے روبن کو دیکھا ہے۔ وہ مکمل افریقی ہے۔ قطعاً کراس بریڈ نہیں ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تم نے دانستہ جھوٹ بولا ہے''...... عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

''عمران صاحب پلیز۔ میں بات کرتا ہوں''...... حشمت نے عمران سے مخاطب ہو کر انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ لیکن اسے سمجھا دو کہ بلف کرنے کی صورت میں اس کا حشر عبرتناک بھی ہو سکتا ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''میں نے کوئی بلف نہیں کیا۔ جو میں سمجھتا تھا اس کے مطابق میں نے فقرہ بولا تھا۔ یہی سچ ہے جو کچھ میں نے بتایا ہے''...... ریڈ بلڈ نے بھی اس بار سخت لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب۔ آج شو کا آخری دن ہے۔ آج شو ہو جانے دیں اس کے بعد یہ سب ہماری طرف سے فارغ ہوں گے اس لئے پلیز آپ مہربانی کریں اور شو مکمل ہونے دیں۔ اس کے بعد آپ جانیں اور یہ لوگ''...... مینجر نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ ٹھیک ہے''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''آپ جا کر شو کریں مسٹر''...... مینجر نے ریڈ بلڈ سے کہا تو وہ سر ہلاتا ہوا اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے کمرے سے باہر جاتے ہی عمران نے جیب سے سیل فون نکالا اور اسے آن کر کے نمبر پریس کرنے شروع کر

دیئے۔

''یس باس۔ ٹائیگر بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

''ریڈ بلڈ کو جانتے ہو جو ریالٹو کلب میں شو کر رہا ہے''۔ عمران نے کہا۔

''یس باس۔ بہت اچھی طرح جانتا ہوں''...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''وہ کسی بھی وقت کلب سے غائب ہو سکتا ہے۔ تم نے اس کی نگرانی کرنی ہے اور پھر وہ جہاں جائے تم نے مجھے اطلاع دینی ہے۔ ابھی پہنچ جاؤ کلب''...... عمران نے کہا۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے فون آف کر کے اسے جیب میں ڈالا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''شکریہ عمران صاحب۔ ویسے میرا خیال ہے کہ ریڈ بلڈ بھاگے گا نہیں''...... حشمت نے کہا۔

''اگر وہ ایسا کرے گا تو اپنا ہی فائدہ کرے گا۔ گڈ بائی''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

پاکیشیائی دارالحکومت سے تقریباً پانچ سو کلومیٹر شمال کی طرف واقع ایک بڑے شہر فاضل پور کے ایک ہوٹل کے کمرے میں تین نوجوان ایکریمین کرسیوں پر بیٹھے سامنے دیوار پر لگی ہوئی ٹی وی سکرین کو اس طرح بغور دیکھ رہے تھے جیسے کوئی انتہائی دلچسپ تماشہ ٹی وی پر دکھایا جا رہا ہو جبکہ ٹی وی پر تین یورپی مسخرے اور ایک افریقی مسخرہ آپس میں مذاق کا مقابلہ کر رہے تھے۔ چونکہ وہ سب مقامی زبان بول رہے تھے اس لئے ان تینوں میں سے دو کے چہروں پر تو قدرے بوریت کے تاثرات تھے جبکہ ایک ایکریمی نوجوان بار بار نہ صرف ہنس رہا تھا بلکہ بعض اوقات تو وہ اس قدر زور سے قہقہہ لگاتا کہ پورا کمرہ گونج اٹھتا جبکہ باقی دو خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد ہنسنے والا نوجوان بے اختیار اچھل پڑا۔

''اوہ۔ اوہ۔ کوڈ آ گیا ہے''...... ہنسنے والے نے اچھلتے ہوئے

کہا تو باقی دونوں بھی بے اختیار چونک پڑے۔

''اسے بند کر کے بتاؤ کہ کیا کوڈ ہے''...... ایک نے تیز لہجے میں کہا تو ہنسنے والے نے ہاتھ میں موجود ریموٹ کنٹرولر سے بٹن پریس کر کے ٹی وی بند کر دیا۔

''اس نے کہا ہے کہ بلیک ٹائیگر اور وائٹ ٹائیگر جب ملتے ہیں تو کراس ٹائیگر سامنے آتا ہے''...... ہنسنے والے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''جیمز۔ دوبارہ دوہراؤ۔ کیا کہہ رہے ہو''...... ایک نوجوان نے ہنسنے والے کو جیمز کا نام لے کر کہا۔

''اس مسخرے نے جس کا نام ریڈ بلڈ ہے افریقی مسخرے کو مخاطب ہو کر کہا ہے کہ بلیک ٹائیگر اور وائٹ ٹائیگر جب ملتے ہیں تو کراس ٹائیگر سامنے آتا ہے''...... جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یہ کیا کوڈ ہوا جیمز۔ کیا تمہیں اس کی سمجھ آ گئی ہے''...... تیسرے ایکریمین نوجوان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہاں رابرٹ۔ مجھے تو سمجھ آ گئی ہے اور میرا خیال ہے کہ آئزک کو بھی سمجھ آ گئی ہو گی''...... جیمز نے دوسرے ایکریمین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میری سمجھ میں تو نہیں آیا۔ تم سمجھاؤ ہمیں''۔ دوسرے ایکریمین جسے آئزک کہا گیا تھا، نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''میرے خیال میں اس کا مطلب ہے کہ ہمیں رات کے وقت

کارروائی کرنی چاہئے۔ دن میں کارروائی کرنے پر ہم مارے جا سکتے ہیں''...... جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو بلیک سے تم نے رات اور وائٹ سے دن مراد لیا ہے اور کراس سے کراس فائرنگ مراد لیا ہے''...... آئزک نے کہا۔

''ہاں۔ تم درست سمجھے ہو''...... جیمز نے جو ان دونوں کا انچارج لگتا تھا مسکراتے ہوئے کہا۔

''لیکن کارروائی کہاں ہونی ہے۔ یہ کون بتائے گا''...... رابرٹ نے کہا تو جیمز اور آئزک دونوں بھی چونک پڑے۔

''ہاں۔ یہ بات تو نہیں بتائی گئی''...... جیمز نے کہا۔

''اس ریڈ بلڈ سے معلوم کریں''...... آئزک نے کہا۔

''اسے بھی معلوم نہیں ہو گا۔ ایسے کوڈ ایسے لوگوں کو نہیں بتائے جاتے۔ اسے تو یہی کہا گیا ہے کہ وہ یہ فقرہ بول دے اور اس نے بول دیا ہو گا''...... جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو پھر اس سے معلوم کریں جس نے اسے یہ فقرہ بتایا ہو گا''۔ رابرٹ نے کہا۔

''نہیں۔ ہمیں چیف سے معلوم کرنا ہو گا جس نے ہمیں یہ کوڈ سننے کا پابند کیا تھا''...... جیمز نے کہا اور پھر اس نے سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''کیا تمہیں فون کوڈ کا علم ہے''...... رابرٹ نے حیرت بھرے

لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ میں نے پہلے ہی معلوم کر لئے تھے''...... جیمز نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی۔

''یس''...... رسیور اٹھانے کی آواز کے ساتھ ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''جیمز بول رہا ہوں پاکیشیا سے۔ چیف سے بات کرائیں''۔ جیمز نے کہا۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

''ہیلو''...... تھوڑی دیر بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''جیمز بول رہا ہوں چیف''...... جیمز نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کیا فون محفوظ ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''یس چیف۔ ہم دارالحکومت میں نہیں بلکہ وہاں سے پانچ سو کلو میٹر دور ایک اور شہر میں ہیں اس لئے یہاں کوئی خطرہ نہیں ہو سکتا''...... جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''گڈ۔ اب بتاؤ کیوں فون کیا ہے''...... چیف نے قدرے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''چیف۔ ہم نے ٹی وی پر ریالٹو کلب میں ہونے والا شو بغور دیکھا ہے۔ آپ کو علم ہے کہ مجھے یہاں کی مقامی زبان بخوبی آتی

ہے اس لئے میں اسے سنتا اور سمجھتا ہوں۔ پھر توقع کے مطابق اچانک یورپی مسخرے ریڈ بلڈ نے ایک فقرہ بول دیا جو قطعی اس شو کی گفتگو میں اجنبی تھا''...... جیمز نے کہا۔

''کیا کہا ہے اس نے''...... چیف نے پوچھا۔

''اس نے کہا کہ بلیک ٹائیگر اور وائٹ ٹائیگر جب ملتے ہیں تو کراس ٹائیگر سامنے آتا ہے''...... جیمز نے جواب دیا۔

''پھر تم کیا سمجھے ہو اس سے''...... چیف نے کہا۔

''میں سمجھا ہوں کہ ہمیں کہا جا رہا ہے کہ ہم رات کے اندھیرے میں کارروائی کریں۔ دن کو ہم مارے جا سکتے ہیں لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ہمیں تو یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ ہم نے کارروائی کہاں کرنی ہے''...... جیمز نے کہا۔

''تمہارا خیال درست ہے۔ فقرہ تو یہی کوڈ ہے لیکن اس کا مطلب شاید وہ نہیں جو تم سمجھے ہو''...... چیف نے کہا۔

''تو پھر چیف اور کیا کیا جائے''...... جیمز نے کہا۔

''میں معلوم کر کے تمہیں خود فون کرتا ہوں۔ تمہارا نمبر میرے کمپیوٹر میں موجود ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جیمز نے رسیور رکھ دیا۔

''یہ عجیب کیس بن گیا ہے۔ نہ کوئی سر ہے نہ پیر۔ صرف اتنا کہہ کر ہمیں یہاں بھجوا دیا گیا ہے کہ ہم نے کاسپر ریز کا فارمولا حاصل کرنا ہے۔ کہاں سے کرنا ہے اس کا کوئی علم تک نہیں''۔

آئزک نے کہا۔

''اور یہ بھی نہیں معلوم کہ کاسپر ریز ہیں کیا اور ان کی کیا اہمیت ہے''...... رابرٹ نے آئزک کی بات پر وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''پھر یہ عجیب بات ہے کہ کوئی مسخرہ کوڈ بولے گا جس سے ہمیں فارمولا حاصل کرنے کے بارے میں معلومات ملیں گی۔ کیا یہ پاگل پن نہیں ہے''...... آئزک نے کہا تو جیمز بے اختیار ہنس پڑا۔

''مجھے خود بھی معلوم نہیں ہے اور شاید چیف کو بھی معلوم نہیں ہے کہ یہ فارمولا پاکیشیا میں کہاں ہے۔ البتہ کوئی قوت ایسی ہے جو چیف کی پشت پر ہے لیکن وہ کھل کر سامنے نہیں آنا چاہتی اس لئے یہ کوڈ وغیرہ کا کھیل کھیلا جا رہا ہے''...... جیمز نے کہا۔

''لیکن اگر وہ بتانا چاہتی تو پہلے ہی بتا دیتی۔ کوڈ کا چکر کیوں چلایا گیا ہے''...... رابرٹ نے کہا۔

''میرے خیال میں اس قوت کو اس کوڈ کا انتظار تھا''...... جیمز نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سب چونک پڑے۔ جیمز نے رسیور اٹھایا اور لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

''جیمز بول رہا ہوں''...... جیمز نے کہا۔

''چیف بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے چیف کی آواز سنائی دی۔

''یس چیف''...... جیمز نے کہا۔

''میں نے معلوم کر لیا ہے۔ اس کوڈ کا مطلب وہ نہیں جو تم نے سمجھا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ بلیک اینڈ وائٹ نامی ٹائر بنانے والی کمپنی کے چیف مینجر جس کے نام میں کراس آتا ہے، سے معلومات مل سکتی ہیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ٹائر بنانے والی کمپنی کا سائنسی ریز سے کیا تعلق ہو سکتا ہے چیف''...... جیمز نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''پاکیشیا نے ان ریز کو اس قدر خفیہ رکھا ہے کہ پوری دنیا کے سپر ایجنٹ ٹکریں مار چکے ہیں لیکن کوئی بھی ان ریز تک نہیں پہنچ سکا جبکہ یہ ریز اس قدر جدید ہیں کہ شاید ایکریمیا ایک ہزار سال تک مزید ریسرچ کے باوجود کاسپر ریز تک نہ پہنچ سکے۔ ہم نے پوری دنیا پر اپنی حکومت قائم رکھنے کے لئے ہر صورت میں ان ریز کو حاصل کرنا ہے اس لئے یہ سارا کھیل کھیلا جا رہا ہے''...... چیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''چیف۔ ایسی کیا بات ہے ان ریز میں۔ میرے ساتھی شکایت کر رہے ہیں کہ آپ نے ان پر اعتماد نہیں کیا۔ انہیں اس بارے میں بتایا نہیں گیا تاکہ وہ صورت حال کو جاننے کے بعد اس پر کام کریں تو زیادہ بہتر رہے گا''...... جیمز نے اپنے ساتھیوں کو آنکھ مارتے ہوئے کہا تو اس کے دونوں ساتھی بے اختیار مسکرا دیئے۔

''ان ریز کے بارے میں ابھی تک مکمل اطلاعات نہیں مل

سکیں۔ البتہ جس قدر اطلاعات ملی ہیں ان کے مطابق یہ ریز کسی غیر ارضی شہاب ثاقب سے پاکیشیائی سائنس دانوں کو ملی تھیں لیکن پھر پاکیشیا کے ایک سائنس دان ڈاکٹر رحمت نے پوری زندگی اس پر ریسرچ میں گزار دی اور آخرکار وہ زمین سے نکلنے والی ایک دھات کاسپر سے انہیں نکالنے میں کامیاب ہو گیا اس لئے اس کا نام کاسپر ریز رکھا گیا ہے۔ ڈاکٹر رحمت تو فوت ہو چکا ہے اب اس کا اسسٹنٹ ڈاکٹر شہاب اس پر کام کر رہا ہے''...... چیف نے مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''پھر تو آسانی سے ڈاکٹر شہاب کو تلاش کیا جا سکتا ہے''۔ جیمز نے کہا تو دوسری طرف سے چیف کے ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

''تمہارا خیال ہے کہ پاکیشیائی احمق ہیں۔ انہوں نے ڈاکٹر شہاب کے بھی فوت ہونے کی نہ صرف خبر اڑائی بلکہ اس کا جنازہ بھی پڑھایا گیا۔ اسے سب کے سامنے دفن کیا گیا۔ ہو سکتا ہے یہ درست ہو اور ہو سکتا ہے کہ ان ریز کو خفیہ رکھنے کے لئے یہ ڈرامہ کھیلا گیا ہو لیکن اس کے بعد اور کسی کے بارے میں معلومات نہیں مل سکیں کہ کون ان ریز پر کام کر رہا ہے''...... چیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''چیف۔ یہ ریز کس کام آتی ہیں''...... جیمز نے کہا۔

''ہاں۔ اصل بات بتانا میں بھول گیا تھا۔ روسیاہی ایجنٹوں میں سے ایک ایجنٹ نے اس بارے میں دعویٰ کیا ہے کہ وہ ڈاکٹر رحمت

سے ملا تھا اور اس نے اسے بتایا تھا کہ ان ریز کو کنٹرول کر کے ایک گن تیار کی جا رہی ہے۔ یہ ریز اگر زمین سے فائر کی جائیں تو یہ روشنی سے دس گنا تیز رفتار سے آسمان کی بالائے بنفشی تہہ جسے اوزون کہا جاتا ہے، میں پہنچ جاتی ہیں اور پہلی بار ریز فائر کرنے سے اوزون کی تہہ پھٹ جاتی ہے اور سورج کی انتہائی خطرناک ریز زمین تک پہنچ جاتی ہیں جس سے دنیا کے اس حصے میں جہاں اوزون کو پھاڑا گیا ہو وہاں کا نظام یکسر تباہ ہو جاتا ہے اور فصلیں، بارشیں، بادل، سمندر، دریا، پہاڑ، درخت سب تہہ و بالا ہو جاتے ہیں۔ انسانوں میں ایسی بیماریاں پھیل جاتی ہیں جو ناقابل علاج ہوتی ہیں۔ جانور ہلاک ہو جاتے ہیں غرضیکہ متاثرہ وسیع علاقہ مکمل طور پر تباہ و برباد ہو جاتا ہے چاہے وہ کتنا ہی طاقتور، امیر اور خوشحال ہو۔ اس کا اسلحہ، فوجیں اس کے کسی کام نہیں آتیں"۔ چیف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ تو بہت ہولناک ریز ہیں چیف۔ ان سے تو پوری دنیا تباہ ہو جائے گی"...... جیمز نے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے تو ہم انہیں پاکیشیا جیسے ملک کے پاس نہیں رہنے دینا چاہتے"...... چیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ تو جس کے ہاتھ لگیں گی وہ اپنے دشمنوں کو ہمیشہ کے لئے تباہ و برباد کر دے گا"...... جیمز نے کہا۔

"نہیں۔ ہمیشہ کے لئے نہیں۔ اس کی یہی تو عجیب خاصیت

ہے کہ پہلی بار مخصوص حصے پر ریز فائر کرنے سے اوزون پھٹ جاتا ہے لیکن دوسری بار فائر کرنے سے ریز پھٹے ہوئے اوزون کو سی دیتی ہے جیسے مشین سے کپڑا سلائی کیا جاتا ہے۔ جس طرح لیزر سے بیک وقت کسی بھی چیز کو کاٹا اور سلائی کیا جاتا ہے"...... چیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن چیف یہ مسخرے ریڈ بلڈ کو کس نے یہ کوڈ بولنے کے لئے کہا اور یہ کوڈ مسخرہ کس تک پہنچانا چاہتا تھا اور کیوں ایسا کیا گیا"۔ جیمز نے ایک اور سوال کرتے ہوئے کہا۔

"ایک کارمن ایجنٹ کو معلوم ہوا تھا کہ یورپی ملک فان لینڈ کی ایک ایجنسی نے اس بارے میں معلومات حاصل کر لی ہیں لیکن اس ایجنسی کے اس ایجنٹ جس نے یہ معلومات حاصل کی تھیں، کا کار ایکسیڈنٹ ہو گیا تو اس نے مرتے ہوئے اپنے ایک دوست سے کہا کہ وہ اس کی ایک بات یورپی مسخرے کو جو پاکیشیا میں رہتا ہے پہنچا دے اور اسے کہہ دے کہ کسی بھی بڑے شو کے دوران وہ یہ بات کہہ دے۔ یہ بات اس تک پہنچ جائے گی جس تک وہ پہنچانا چاہتا ہے۔ اس کے بعد وہ ایجنٹ ہلاک ہو گیا۔ اس کارمن ایجنٹ سے ہمیں معلوم ہوا۔ ہم نے ریڈ بلڈ کا گھیراؤ کر لیا۔ ہم چاہتے تو یہ کوڈ فقرہ اس سے بھی معلوم کر سکتے تھے لیکن اس طرح یہ فقرہ شو میں نہ کہا جاتا اور اس شخص تک نہ پہنچ پاتا جسے وہ پہنچانا چاہتے تھے۔ فان لینڈ کی اس ایجنسی کا ایک سیکشن انچارج ہمارا آدمی ہے۔

ہم نے اس سے رابطہ کیا تو اس نے بتایا کہ یہ فقرہ شو میں کہہ دیا گیا ہے اور ان کے نزدیک اس کا مطلب وہی ہے جو میں نے تمہیں بتایا ہے لیکن یہ واضح نہیں ہے۔ اس سے اس جگہ کا علم نہیں ہوتا جہاں ان ریز پر کام ہو رہا ہے اس لئے اب ایک ہی صورت ہے کہ ہم اس آدمی کا پتہ چلائیں جسے یہ پیغام بھجوایا گیا ہے اور اس بارے میں اس ایجنسی میں ہمارے آدمی نے صرف چند ٹپس دی ہیں کیونکہ یہ معاملہ ان کی ایجنسی میں بھی بے حد خفیہ رکھا گیا ہے۔ ان ٹپس کے مطابق پاکیشیا کی انڈر ورلڈ میں ایک آدمی ہے جس کا نام سوبرز ہے۔ یہ انتہائی حساس اسلحے کی اسمگلنگ کے نیٹ ورک سے وابستہ ہے۔ اس کا اس آدمی سے رابطہ ہے جس تک یہ پیغام پہنچایا گیا ہے تاکہ وہ ان ریز کو حاصل کر سکے اس لئے اب تم اس سوبرز کو ٹریس کرو اور پھر اس کی نگرانی کر کے اس آدمی تک پہنچو جسے یہ پیغام پہنچایا گیا ہے۔ اس آدمی سے اصل بات کا علم ہو گا۔ پھر آگے کارروائی کی جا سکتی ہے''...... چیف نے باقاعدہ تقریر کرنے کے انداز میں کہا۔

''یس چیف۔ ویسے ہم اپنے طور پر یہ کام کریں گے۔ مقصد تو ان ریز کو حاصل کرنا ہے''...... جیمز نے کہا۔

''ہاں۔ مقصد یہی ہے لیکن یہ مقصد اس انداز میں حاصل ہونا چاہئے کہ اور کسی ملک کو اس کا علم نہ ہو سکے ورنہ پوری دنیا کے ایجنٹ ہم پر چڑھائی کر دیں گے''...... چیف نے کہا۔

''یس چیف۔ ایسا ہی ہو گا۔ میں آپ کو جلد رپورٹ دوں گا''۔ جیمز نے کہا۔

''او کے۔ وش یو گڈ لک''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جیمز نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

ڈاکٹر تصدق ادھیڑ عمر تھے لیکن اپنے چہرے مہرے اور انداز سے وہ جوان دکھائی دیتے تھے۔ ان کی بیوی طویل عرصہ پہلے ایک کار ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گئی تھی۔ اس کے بعد ڈاکٹر تصدق نے شادی نہ کی تھی اور نہ ہی ان کی کوئی اولاد تھی۔ وہ سائنس دان تھے اور ڈاکٹر شہاب کے شاگرد تھے اوران کے ساتھ ایک خاص فارمولے پر کام کرتے رہے تھے کہ پھر ڈاکٹر شہاب فوت ہو گئے اور اس کے ساتھ ہی وہ لیبارٹری بھی بند کر دی گئی جس میں وہ ڈاکٹر شہاب کے ساتھ کام کرتے تھے۔ تب سے اب تک وہ ایک اور لیبارٹری میں کام کر رہے تھے۔

وہ چونکہ اکیلے تھے اس لئے لیبارٹری کے ساتھ منسلک رہائشی کالونی میں ایک کوٹھی میں رہتے تھے۔ لیبارٹری میں ہفتے میں دو روز چھٹی کی جاتی تھی اور چھٹیوں کے یہ دو دن ڈاکٹر تصدق شہر کے

معروف کلبوں میں گزارتے تھے۔ یہاں ان کی پسندیدہ شراب ملتی تھی اور اس کے علاوہ یہاں انہیں خوبصورت لڑکیوں کے ساتھ وقت گزارنے کا بھی موقع ملتا تھا۔ گو ڈاکٹر تصدق کا کردار خراب نہ تھا لیکن لڑکیوں کے ساتھ کھلی گپ شپ کو وہ برا نہ سمجھتے تھے اور اس حد تک ہی محدود رہتے تھے۔ البتہ ان کے دل میں ایک خواہش طویل عرصے سے موجود تھی کہ ان کے پاس اتنی دولت آ جائے کہ وہ ایکریمیا میں آباد ہو سکیں اور وہاں کسی لارڈ کی طرح رہ سکیں۔ ان کی خواہش تھی کہ وہاں وہ اپنی ذاتی لیبارٹری بنائیں اور اس میں ان فارمولوں پر کام کریں جو انہوں نے سوچے تھے اور انہوں نے یہ فارمولے حکومت پاکیشیا کو بھی منظوری کے لئے پیش کئے تھے لیکن ان فارمولوں کو منظور نہیں کیا گیا تھا اس لئے ڈاکٹر تصدق چاہتے تھے کہ اتنی دولت انہیں مل سکے کہ وہ ایکریمیا میں اپنی ذاتی لیبارٹری میں ان فارمولوں پر کام کر کے انہیں کامیاب کر کے حکومت پاکیشیا کو بتا سکیں کہ ان کے فارمولے کس قدر اہم تھے جنہیں انہوں نے حماقت کرتے ہوئے نظرانداز کیا تھا۔

کچھ عرصہ قبل ایک غیر ملکی ایجنٹ ان سے ایک کلب میں ملا تھا اور اس نے اس لیبارٹری اور فارمولے کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن انہوں نے ہر چیز سے انکار کر دیا جس پر اس ایجنٹ نے انہیں بھاری رقم کی پیشکش کی لیکن انہوں نے اس پیشکش سے دس گنا زیادہ طلب کیا تو اس ایجنٹ نے ان

سے مہلت طلب کی تاکہ وہ اپنی حکومت سے اتنی بڑی رقم کی منظوری لے سکے۔ اس کے بعد اس ایجنٹ کا فون آیا تھا کہ اس کا کار ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے اور ہوسکتا ہے کہ وہ بچ نہ سکے جبکہ رقم کی منظوری بھی حکومت کے زیر غور ہے اس لئے اس ایجنٹ نے انہیں ایک کوڈ فقرہ بتایا تھا کہ جو آدمی یہ فقرہ ان کے پاس آ کر کہے گا وہ ان کا آدمی ہو گا اور ڈاکٹر تصدق ان سے مطلوبہ رقم لے کر اسے لیبارٹری اور فارمولے کے بارے میں تفصیل بتا دیں جس کی ڈاکٹر تصدق نے حامی بھر لی تھی لیکن اس کے بعد کافی عرصہ گزر گیا لیکن نہ ہی وہ ایجنٹ واپس آیا اور نہ اس کے کسی آدمی نے آ کر کوڈ فقرہ دوہرایا۔ اس طرح اسے بھاری رقم بھی نہ مل سکی اس لئے ڈاکٹر تصدق تقریباً مایوس ہو چکے تھے۔

ان کا خیال تھا کہ ان سے بات کرنے والا ایجنٹ ہلاک ہو گیا ہو گا جبکہ حکومت نے اتنی بڑی رقم کی منظوری نہ دی ہو گی حالانکہ اب وہ رقم بھی قدرے کم کرنے کے لئے ذہنی طور پر تیار ہو گئے تھے لیکن کوئی اس موضوع پر بات کرنے ہی نہ آ رہا تھا۔ آج ان کی لیبارٹری میں چھٹی تھی اس لئے وہ کار لے کر ریڈ لائن کلب آ رہے تھے۔ ریڈ لائن کلب ان کا پسندیدہ کلب تھا اور وہ زیادہ تر چھٹیاں یہیں گزارتے تھے۔ کلب پہنچ کر انہوں نے کار کو پارکنگ میں روکا اور نیچے اتر کر کار لاک کر رہے تھے کہ پارکنگ بوائے دوڑتا ہوا ان کے پاس آیا۔

''آپ ڈاکٹر تصدق ہیں نا''...... پارکنگ بوائے نے پارکنگ کارڈ ان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ کیوں تم کیوں پوچھ رہے ہو''...... ڈاکٹر تصدق نے چونک کر کہا۔

''ایک غیر ملکی آپ کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔ آپ چونکہ یہاں آتے رہتے ہیں اس لئے میں آپ کو پہچانتا ہوں۔ میں نے اسے بتایا کہ آپ ابھی تشریف نہیں لائے''...... پارکنگ بوائے نے کہا۔

''اب کہاں ہے وہ غیر ملکی''...... ڈاکٹر تصدیق نے چونک کر پوچھا۔

''وہ مجھے کہہ گیا ہے کہ اگر آپ آئیں تو آپ کو بتا دوں کہ وہ غیر ملکی جس کا نام آسٹن ہے ٹوئنٹی سکس ٹیبل پر موجود ہے''۔ پارکنگ بوائے نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ شکریہ''...... ڈاکٹر تصدق نے کہا اور مڑ کر کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھنے لگے۔ غیر ملکی کا سن کر ان کے ذہن میں فوراً یہی خیال آیا تھا کہ کوڈ بتانے اور بھاری رقم دینے والا آخر کار آ ہی گیا۔ ان کا دل بلیوں اچھلنے لگا تھا اور جسم میں جیسے سردی کی لہریں سی دوڑنے لگ گئی تھیں۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتے آگے بڑھتے چلے گئے۔ گیٹ میں داخل ہو کر وہ چند لمحوں کے لئے رک گئے۔ ہال میں مردوں اور عورتوں کی خاصی تعداد موجود تھی جن

میں غیر ملکی بھی شامل تھے۔

"ٹیبل نمبر ٹونٹی سکس کون سی ہے"...... ڈاکٹر تصدق نے ایک سپروائزر کو روک کر پوچھا۔

"تشریف لائیے۔ میں آپ کو وہاں تک پہنچا دیتا ہوں"۔ سپروائزر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور آگے بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک میز کے سامنے رک گیا جہاں ایک گھٹے ہوئے جسم کا یورپی بیٹھا ہوا تھا۔

"یہ ہے جناب آپ کی مطلوبہ ٹیبل"...... سپروائزر نے کہا۔

"تھینک یو"...... ڈاکٹر تصدق نے کہا اور پھر اس یورپی کی طرف متوجہ ہو گیا جو استفہامیہ نظروں سے انہیں دیکھ رہا تھا۔

"آپ کا نام آسٹن ہے"...... ڈاکٹر تصدق نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ آپ"...... یورپی نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"میں ڈاکٹر تصدق ہوں۔ مجھے پارکنگ بوائے نے آپ کے بارے میں بتایا ہے"...... ڈاکٹر تصدق نے کہا۔

"اوہ۔ میں تو آپ کے انتظار میں تھا۔ مجھے بتایا گیا تھا کہ آج چھٹی کے روز آپ یہاں ضرور تشریف لاتے ہیں"...... آسٹن نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا اور پھر دونوں نے بھرپور انداز میں نہ صرف مصافحہ کیا بلکہ رسمی فقرے بھی پورے تکلفات کے ساتھ ادا کئے تھے۔

"میں آپ سے چند باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ یہاں کوئی سپیشل

روم نہیں ہے"...... آسٹن نے کہا۔

"کس بارے میں"...... ڈاکٹر تصدق نے چونک کر پوچھا۔

"ایک کوڈ آپ کو بتانا ہے"...... آسٹن نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔ آیئے"...... ڈاکٹر تصدق نے اٹھتے ہوئے کہا تو آسٹن بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر ڈاکٹر تصدق نے کاؤنٹر سے سپیشل روم نمبر بارہ کی چابی لی اور سپیشل رومز ایریا میں پہنچ کر اس نے بارہ نمبر روم کا تالا کھولا اور پھر دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے آسٹن اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے سپیشل روم کا ویٹر اندر داخل ہوا تو ڈاکٹر تصدق نے اسے شراب لانے کا آرڈر دے دیا۔

"یہ آرڈر میری طرف سے ہے"...... آسٹن نے ویٹر سے کہا تو ویٹر سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔

"اس سے کیا فرق پڑتا ہے آسٹن صاحب"...... ڈاکٹر تصدق نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"مجھے خوشی ہو گی"...... آسٹن نے جواب دیا تو ڈاکٹر تصدق مسکرا دیا۔ تھوڑی دیر بعد شراب سرو کر دی گئی تو ڈاکٹر تصدق نے اٹھ کر دروازہ بند کر کے اسے لاک کر دیا اور پھر سائیڈ دیوار پر موجود سوئچ بورڈ پر موجود سرخ رنگ کے ایک بڑے بٹن کو پریس کر دیا۔ بٹن پریس ہوتے ہی دروازے کے اندرونی طرف لگا ہوا سرخ رنگ کا بلب جل اٹھا۔

"اب آپ بے فکر ہو کر بات کر سکتے ہیں"...... ڈاکٹر تصدق

نے واپس آ کر دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور شراب کا گلاس اٹھا لیا جو اس دوران آسٹن نے بھر دیا تھا۔

"شکریہ۔ آپ کو یاد ہو گا کہ ہمارے ایک سپر ایجنٹ گریگ آپ سے ملے تھے اور آپ نے ان سے بھاری رقم کی فرمائش کی تھی۔ انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ وہ حکومت سے اس کی منظوری لے لیں گے۔ انہوں نے آپ کو ایک کوڈ بتایا تھا کہ وہ خود یا ان کا کوئی آدمی جب یہ کوڈ آپ کو بتائے گا اور مطلوبہ رقم دے گا تو آپ اسے اس لیبارٹری کے بارے میں تفصیل بتائیں گے جس میں ڈاکٹر شہاب اور ڈاکٹر رحمت کام کرتے رہے ہیں"...... آسٹن نے شراب کے گلاس سے گھونٹ گھونٹ شراب پیتے ہوئے ساتھ ساتھ بات جاری رکھی تھی۔

"ہاں۔ مجھے یاد ہے اور ان کا فون آیا تھا کہ ان کا کار ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے اور ابھی حکومت نے بھی رقم کی منظوری نہیں دی اس لئے اب جو آدمی کوڈ اور رقم لے کر آئے گا اسے بتا دیا جائے۔ پھر کوئی نہیں آیا"...... ڈاکٹر تصدق نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دراصل ہم اس کوڈ کے بارے میں بے حد محتاط تھے کہ کہیں آپ سے کوئی غلط آدمی نہ آ کر ملے۔ چنانچہ لمبے چوڑے چکر کے بعد وہ کوڈ مجھ تک کل پہنچا ہے اور آج میں آپ کے سامنے موجود ہوں اس لئے بھی دیر ہو گئی اور دوسری بات یہ کہ آپ کی ڈیمانڈ

اتنی زیادہ تھی کہ حکومت اسے منظور کرنے پر رضامند نہ ہو رہی تھی۔ اب حکومت نے اس کی منظوری دے دی ہے تو بات آگے بڑھی ہے"...... آسٹن نے جواب دیا۔

"لیکن مسٹر آسٹن۔ آئی ایم سوری۔ اب وقت کافی گزر گیا ہے اس لئے یہ ڈیمانڈ پرانی ہو چکی ہے۔ آپ اپنی حکومت کو بتا دیں کہ اسے اب رقم ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر ضرورت ہو تو پھر اسے ڈیڑھ گنا کر دے"...... ڈاکٹر تصدق نے کہا تو آسٹن بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ اعلیٰ تعلیم یافتہ اور سائنس دان ہیں لیکن آپ اس میدان کے بارے میں کچھ نہیں جانتے جس سے ہمارا تعلق ہے۔ ہم چاہیں تو آپ کو ایک ڈالر دیئے بغیر آپ سے جبراً تمام معلومات حاصل کر لیں اور آپ کی لاش کسی ویرانے میں پڑی ہوئی حکومت کو ملے لیکن ہم اور ہماری حکومت آپ جیسے سائنس دانوں کی قدر کرتی ہے اس لئے ہم بھاری رقم دے کر معلومات حاصل کرنا زیادہ بہتر اور پسند کرتے ہیں لیکن اگر آپ اب مزید ڈیمانڈ بڑھائیں گے تو اس وقت تو میں ناکام واپس چلا جاؤں گا لیکن پھر آپ کے ساتھ کسی بھی وقت کچھ بھی ہو سکتا ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ صرف ہماری حکومت ہی نہیں اور بھی کئی ممالک کے ایجنٹ ان معلومات کو آپ سے حاصل کرنے کے لئے آپ کو ٹریس کرتے پھر رہے ہیں۔ وہ یقیناً آپ کو کوئی رقم دیئے بغیر معلومات حاصل کر لیں گے اس لئے

آپ کے حق میں یہی بہتر ہے کہ آپ اپنی ڈیمانڈ کردہ بھاری رقم کا گارینٹڈ چیک لیں اور معلومات مہیا کر کے خود بھی محفوظ ہو جائیں اور ہمیں بھی مزید مسائل سے بچا لیں"...... آسٹن نے پوری تقریر کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ رقم لے آئے ہیں۔ دے دیں"...... ڈاکٹر تصدق نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے آسٹن کی بات سمجھ میں آ گئی ہو۔

"کیا آپ پہلے کوڈ معلوم نہیں کریں گے"...... آسٹن نے چونک کر کہا۔

"اس وقت جب میری ڈیمانڈ کے مطابق رقم مجھے مل جائے گی"...... ڈاکٹر تصدق نے جواب دیا تو آسٹن نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک چیک نکال کر ڈاکٹر تصدق کی طرف بڑھا دیا۔ ڈاکٹر تصدق نے چیک لے کر اسے بغور دیکھنا شروع کر دیا اور پھر اس کے چہرے پر اطمینان اور مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"ٹھیک ہے۔ اب آپ کوڈ بتائیں"...... ڈاکٹر تصدق نے کہا۔

"بلیک ٹائیگر جب وائٹ ٹائیگر سے ملتا ہے تو کراس ٹائیگر سامنے آتا ہے"...... آسٹن نے کوڈ دوہراتے ہوئے کہا۔

"بالکل ٹھیک۔ آپ واقعی درست آدمی ہیں"...... ڈاکٹر تصدق نے چیک تہہ کر کے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"اب آپ بھی معلومات دے دیں"...... آسٹن نے اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔

"جس لیبارٹری میں ڈاکٹر شہاب کے ساتھ میں کام کرتا رہا ہوں اس کے بارے میں معلومات یہی مہیا کرتی ہیں کہ وہ کہاں ہے تو اصل بات یہ ہے کہ وہ لیبارٹری جسے ریڈ لیبارٹری کہا جاتا ہے اس کوڈ میں اس کا محل وقوع موجود ہے"...... ڈاکٹر تصدق نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کوڈ میں۔ کیا مطلب"...... آسٹن نے چونک کر کہا۔

"پاکیشیا کا علاقہ پہاڑ پور ہے۔ اس کے اندر ایک پہاڑی ایسی ہے جس کی ایک سائیڈ کالے پتھروں کی ہے جبکہ اس کی مخالف سائیڈ براق سفید پتھروں کی ہے اور تیسری اور چوتھی سمت میں سیاہ اور سفید دونوں رنگوں کے پتھر موجود ہیں۔ یہ رنگدار پتھروں سمیت پہاڑی اللہ تعالیٰ کی قدرت کا شاہکار اور عجوبہ ہے۔ دور دور سے لوگ اسے دیکھنے آتے ہیں اور اس پہاڑی کا نام کراس ٹائیگر ہے کیونکہ اس پہاڑ پور میں ٹائیگروں کا ایک قبیلہ پایا جاتا تھا جو سفید سیاہ مکس ہلکہ کراس رنگ کے تھے۔ ان کی وجہ سے اس پہاڑ کو کراس کلر پہاڑ کہا جاتا ہے۔ اب وہ ٹائیگر تو یہاں پائے نہیں جاتے لیکن اس علاقے کو کراس ٹائیگر ایریا کہا جاتا ہے۔ ریڈ لیبارٹری اس پہاڑی کے نیچے ہے اور اس کا خفیہ راستہ کراس سائیڈ سے ہے۔ وہاں جیپ جانے کا کوئی راستہ نہیں ہے اس لئے ہمیں

کافی دور سے پیدل چل کر وہاں آنا جانا پڑتا ہے یا پھر ہیلی کاپٹر استعمال کیا جاتا تھا''...... ڈاکٹر تصدق نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اس کے راستے کے بارے میں تفصیل بتا دیں''...... آسٹن نے کہا۔ وہ ہاتھ میں کاغذ پکڑے ہوئے تھا اور ساتھ ساتھ شاید نوٹس بھی لے رہا تھا۔

''وہ راستہ اندر سے کھلتا تھا۔ غار کی طرح سرنگ تھی جو آگے جا کر گہرائی میں اتر جاتی تھی اور وہاں لیبارٹری کا مین دروازہ تھا۔ اندر انتہائی حساس سائنسی حفاظتی آلات جگہ جگہ لگے ہوئے تھے۔ وہاں مکھی بھی پر نہیں مار سکتی تھی۔ لیبارٹری میں صرف وہ آدمی داخل ہو سکتا تھا جس کی اجازت ماسٹر کمپیوٹر دیتا تھا ورنہ اسے راستے میں ہی ہلاک کر دیا جاتا تھا۔ پھر ڈاکٹر شہاب وفات پا گئے تو حکومت نے یہ لیبارٹری بند کر دی اور مجھے بھی وہاں سے ٹرانسفر کر دیا گیا''...... ڈاکٹر تصدق نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اس قدر اہم فارمولے کو مکمل نہ کیا گیا ہو''...... آسٹن نے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ دیگر لوگ وہاں کام کر رہے ہیں۔ مجھے بہرحال اس کے بعد کے حالات کا علم نہیں ہے''...... ڈاکٹر تصدق نے کہا۔

''یہ لیبارٹری کس کے تحت ہے۔ وزیر سائنس کے یا کسی سائنس دان کے''...... آسٹن نے کہا۔

''پاکیشیا میں تمام لیبارٹریاں وزارت سائنس کے تحت ہیں لیکن

ان سب کا انتظامی انچارج ایک سائنس دان ڈاکٹر سرداور ہیں''۔ ڈاکٹر تصدق نے کہا۔

''وہ کہاں رہتے ہیں''...... آسٹن نے چونک کر پوچھا۔

''مجھے نہیں معلوم کیونکہ میری ان سے کبھی تفصیلی ملاقات نہیں ہوئی''...... ڈاکٹر تصدق نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ شکریہ۔ اب اجازت دیں''...... آسٹن نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا تو ڈاکٹر تصدق بھی اٹھے اور انہوں نے مڑ کر سوئچ بورڈ پر موجود سرخ رنگ کا بٹن آف کیا تو دروازے پر جلنے والا سرخ رنگ کا بلب بجھ گیا اور پھر ڈاکٹر تصدق نے دروازہ کھول دیا۔

''اوکے۔ شکریہ۔ پھر ملاقات ہو گی''...... آسٹن نے کہا اور مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

''آپ کا تعلق کس ملک سے ہے''...... رسمی فقروں کی ادائیگی کے بعد ڈاکٹر تصدق نے کہا۔

''آپ جتنا کم جانیں گے اتنا ہی فائدے میں رہیں گے۔ اوکے گڈ بائی''...... آسٹن نے کہا اور مسکراتا ہوا کمرے سے باہر جا کر دائیں طرف مڑ گیا۔ ڈاکٹر تصدق نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر وہاں سے نکل کر وہ اوپر والی منزل کی طرف بڑھ گیا جہاں اس نے آج ایک کمرہ باقاعدہ فون کر کے ریزرو کرایا تھا کیونکہ اس نے آج اور کل کی چھٹیاں یہاں گزارنی تھیں۔ وہ اب کمرے میں جا کر اطمینان سے بیٹھ کر بھاری مالیت کے اس چیک

کو دیکھنا چاہتا تھا جو اس کے خواب کی تعبیر تھی۔ پھر کمرے تک پہنچتے ہوئے وہ مسلسل یہی سوچتا رہا کہ اب وہ ایکریمیا میں رہ کر باقی عمر لارڈ کی طرح گزار سکتا ہے۔ اس نے جیب سے چابی نکالی جو وہ آتے ہوئے کاؤنٹر سے لے آیا تھا۔ اس نے چابی لگا کر اسے کلک کیا اور پھر چابی نکال کر اس نے جیب میں ڈالی اور ہینڈل کو جھٹکے سے نیچے کر کے دروازہ کھول دیا۔ پھر اندر داخل ہو کر اس نے دروازہ بند کیا اور اسے لاک کر کے واپس مڑا اور سیدھا واش روم کی طرف بڑھ گیا۔ واش روم سے فارغ ہو کر جیسے ہی وہ باہر آیا تو بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ سامنے ایک غیر ملکی موجود تھا جس کے ہاتھ میں سائیلنسر لگا پسٹل موجود تھا۔

”وہ چیک واپس کر دو ڈاکٹر تصدق ورنہ گولی مار دوں گا“۔۔۔۔ اس غیر ملکی نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

”تم۔ تم کون ہو۔ یہاں اندر کیسے آئے۔ دروازہ تو لاکڈ ہے“۔ ڈاکٹر تصدق نے حیرت اور خوف کے ملے جلے لہجے میں کہا۔

”تم نے فون پر کمرہ بک کرایا تھا وہ ہمیں معلوم ہو گیا اس لئے میں یہاں پہلے ہی پہنچ گیا جبکہ تم سپیشل روم میں میرے ساتھی کے ساتھ مصروف تھے۔ اب دو ٹوک بات کرو۔ چیک دے دو تو تمہاری جان بچ جائے گی اور تم باقی زندگی کا لطف اٹھا لو گے ورنہ میں تمہیں گولی مار کر تمہاری جیب سے چیک نکال کر لے جاؤں گا اور تم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے زندگی اور دنیا کے ہر لطف سے محروم ہو جاؤ

گے۔ بولو۔ جواب دو۔ ہاں یا نہیں“۔۔۔۔ مسلح غیر ملکی نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

”چچ۔ چچ۔ چیک لے لو۔ مجھے مت مارو۔ میں ابھی مرنا نہیں چاہتا“۔۔۔۔ ڈاکٹر تصدق نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر جیب سے چیک نکال کر اس نے مسلح غیر ملکی کی طرف کانپتے ہوئے ہاتھ سے بڑھا دیا۔

”تم نے درست فیصلہ کیا ہے اور اپنی جان بچا لی ہے“۔۔۔۔ مسلح غیر ملکی نے چیک لیتے ہوئے کہا۔

”اب پولیس کو اطلاع دینے کی حماقت نہ کرنا۔ ورنہ اتنا بڑا چیک رکھنے پر تمہارے خلاف انکوائری شروع ہو جائے گی اور تمہاری باقی زندگی جیل کی تنگ و تاریک کوٹھڑی میں ہی گزرے گی“۔۔۔۔ مسلح غیر ملکی نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ سائیلنسر لگے پسٹل کا رخ البتہ ڈاکٹر تصدق کی طرف ہی تھا پھر اس نے ایک ہاتھ سے دروازے کا لاک کھولا اور دوسرے لمحے وہ دروازہ کھول کر باہر نکل گیا اور اس کے عقب میں دروازہ ایک جھٹکے سے بند ہو گیا تو ڈاکٹر تصدق تقریباً مردہ حالت میں صوفے پر گر گیا۔ اس کا ذہن دھماکوں کی زد میں تھا۔ چیک بھی وہ واپس لے گئے اور تمام معلومات بھی لیکن اس کے ہاتھ کچھ بھی نہ آیا۔

”یہ۔ یہ ظلم ہے۔ زیادتی ہے۔ ظلم ہے“۔۔۔۔ وہ مسلسل بڑبڑا رہا تھا لیکن ظاہر ہے اب وہ مزید کچھ نہ کر سکتا تھا۔ اچانک اسے ایک

خیال آیا اور وہ ایک جھٹکے سے سیدھا ہوا اور اس نے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور فون کے نیچے موجود سفید رنگ کے بٹن کو پریس کر کے فون کو ڈائریکٹ کیا اور پھر انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔ اس کے ذہن پر اچانک اپنے ایک دوست کا خیال آیا تھا جو ملٹری انٹیلی جنس میں کام کرتا تھا۔

"یس۔ انکوائری پلیز"...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ملٹری انٹیلی جنس ایکس چینج کا نمبر دیں"...... ڈاکٹر تصدق نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ ڈاکٹر تصدق نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ملٹری انٹیلی جنس ایکس چینج"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کیپٹن شہزاد سے بات کرنی ہے۔ میں ان کا دوست ڈاکٹر تصدق بول رہا ہوں"...... ڈاکٹر تصدق نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد نسوانی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"کیا آپ لائن پر ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس"...... ڈاکٹر تصدق نے کہا۔

"وہ آج آفس سے چھٹی پر ہیں۔ ان کے گھر کا نمبر بتا دیتی ہوں۔ وہاں کال کر لیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ساتھ ہی

نمبر بتا دیا گیا۔ ڈاکٹر تصدق نے شکریہ ادا کیا اور رسیور رکھ دیا۔ اسے اچانک خیال آیا تھا کہ وہ کیپٹن شہزاد کو کیا بتائے گا۔ اگر اس نے بتایا کہ اس نے رقم لے کر خفیہ لیبارٹری کا محل وقوع بتا دیا تھا تو الٹا اس کے خلاف بھی کارروائی ہو سکتی تھی اس لئے اس نے رسیور رکھ دیا تھا۔ اب وہ دوبارہ پوری طرح ہوش میں آ گیا تھا۔ رقم جانے کے صدمے سے وہ کافی حد تک باہر آ گیا تھا۔

"مجھے ان لوگوں کے خلاف کچھ نہ کچھ کرنا چاہئے۔ انہوں نے میرے ساتھ زیادتی کی ہے۔ اسے خیال آیا کہ اس کے ایک ساتھی سائنس دان کا دوست ایک آدمی ہے جو کسی سرکاری ایجنسی سے متعلق ہے اور وہ اس کے بارے میں کچھ نہ بتائے گا۔ چنانچہ اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا۔ فون سیٹ کے نیچے موجود سفید رنگ کا بٹن پریس کر کے اس نے فون کو ڈائریکٹ کیا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ اسے معلوم تھا کہ اس کا سائنس دان دوست ڈاکٹر ریحان چھٹی کی وجہ سے گھر پر ہو گا اور اسے ڈاکٹر کا نمبر یاد تھا۔

"ہیلو"...... رابطہ ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر ریحان میں تصدق بول رہا ہوں"...... ڈاکٹر تصدق نے کہا۔

"ڈاکٹر تصدق تم۔ خیریت۔ آج سے پہلے تو تم نے کبھی گھر پر فون نہیں کیا۔ کوئی خاص بات"...... ڈاکٹر ریحان نے حیرت بھرے

لہجے میں کہا۔

''تمہارا ایک دوست جو کسی سرکاری ایجنسی سے متعلق ہے میں اس کے نوٹس میں ایک خاص بات لانا چاہتا ہوں اس لئے تمہیں فون کیا ہے''...... ڈاکٹر تصدق نے کہا۔

''کون سی بات''...... ڈاکٹر ریحان نے چونک کر پوچھا۔

''ایک خفیہ سرکاری لیبارٹری کے بارے میں مجھ سے چند غیر ملکیوں نے زبردستی معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی اور میرے انکار کرنے پر وہ مجھے قتل کرنے کی دھمکیاں دیتے ہوئے چلے گئے۔ اب میں پریشان ہوں۔ تم بتاؤ کہ میں کیا کروں''...... ڈاکٹر تصدق نے کہا۔

''اس صورت حال میں تمہیں پولیس یا سنٹرل انٹیلی جنس کے پاس جانا چاہئے۔ ایجنسی کیا کرے گی۔ ارے ہاں۔ ایک بات۔ میں تمہیں ایک ٹپ دیتا ہوں۔ اگر وہ تمہاری بات سننے پر تیار ہو گیا تو تمہارا کام ہو جائے گا''...... ڈاکٹر ریحان نے کہا۔

''وہ کون ہے''...... ڈاکٹر تصدق نے چونک کر پوچھا۔

''ایک صاحب ہیں علی عمران۔ جن کا تعلق سنا ہے کہ کسی بڑی ایجنسی سے ہے لیکن وہ بظاہر مسخرے ہیں۔ تم ان کے مسخرے پن پر مت جانا۔ اصل میں وہ بہت سنجیدہ آدمی ہیں لیکن دوسروں کو بے وقوف بنانے کے لئے مسخرے پن کا روپ دھارے رکھتے ہیں''...... ڈاکٹر ریحان نے کہا۔

''تمہارے کیسے واقف ہیں وہ''...... ڈاکٹر تصدق نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میرے ایک دوست کی وجہ سے ان سے کلبوں میں اکثر ملاقات ہوتی رہتی ہے۔ میرے دوست نے ہی بتایا ہے کہ وہ کسی بڑی سرکاری ایجنسی سے متعلق ہیں۔ میں تمہیں ان کا فون نمبر بتا دیتا ہوں۔ تم انہیں فون کر کے وقت لے لو۔ پھر ملاقات کر لو''۔ ڈاکٹر ریحان نے کہا۔

''ہاں بتاؤ''...... ڈاکٹر تصدق نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔

''شکریہ''...... ڈاکٹر تصدق نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''ہونہہ۔ نانسنس۔ اب میں اس مسخرے کو بتاؤں گا۔ بکواس۔ ڈاکٹر ریحان نے میرے ساتھ مذاق کیا ہے۔ ہونہہ۔ اتنا سنجیدہ مسئلہ اور میں ایک مسخرے سے بات کروں۔ نانسنس''...... ڈاکٹر تصدق نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن پھر لاشعوری انداز میں اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''چلو بتا کر دیکھ لیتے ہیں۔ شاید ان کو سزا مل جائے جنہوں نے میرے ساتھ فراڈ کیا ہے''...... ڈاکٹر تصدق نے لاشعوری انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''منکہ مسمی علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خود بلکہ بدہان خود بول رہا ہوں''...... رابطہ قائم ہوتے ہی

دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو ڈاکٹر تصدق نے بوکھلائے ہوئے انداز میں رسیور رکھ دیا۔

''یہ۔ یہ واقعی مسخرہ ہے۔ لیکن ڈی ایس سی (آکسن) کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تو ڈی ایس سی ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ سائنس میں ڈاکٹریٹ۔ لیکن یہ منکہ مسمی کا کیا مطلب۔ یہ بزبان خود اور بدہان خود کا کیا مطلب''...... ڈاکٹر تصدق نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر لاشعوری انداز میں ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یہ ڈاکٹر آف سائنس ہے تو یہ میری بات کا مطلب اچھی طرح سمجھ لے گا''...... ڈاکٹر تصدق نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''منکہ مسمی علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خود بلکہ بدھان خود اور از فلیٹ خود بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے وہی آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد خوشگوار تھا۔

''میں ڈاکٹر تصدق بول رہا ہوں۔ سائنس دان ڈاکٹر تصدق''۔ ڈاکٹر تصدق نے رک رک کر کہا۔

''اوہ۔ تو آپ سائنس دان ہیں۔ ماشاء اللہ چشم بددور۔ کیا، کیا ایجادات کی ہیں آپ نے''...... دوسری طرف سے اسی طرح خوشگوار لہجے میں کہا گیا۔

''کیا آپ سنجیدگی سے میری بات نہیں سن سکتے۔ پلیز۔ انتہائی اہم بات ہے۔ ایک لیبارٹری کو دشمن تباہ کرنا چاہتے ہیں''...... ڈاکٹر

تصدق نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''آپ کہاں سے بول رہے ہیں۔ مجھے بتائیں۔ میں خود وہاں آ جاتا ہوں۔ اس طرح کی باتیں فون پر نہیں ہونی چاہئیں''۔ دوسری طرف سے عمران نے کہا۔

''میں ریڈ لائن کلب کے کمرہ نمبر دو سو بارہ میں ہوں۔ آپ آ جائیں پھر تفصیل سے بات ہو گی''...... ڈاکٹر تصدق نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں پہنچ رہا ہوں''...... اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈاکٹر تصدق نے رسیور رکھ دیا۔

جیمز، آئزک اور رابرٹ تینوں اس وقت دارالحکومت میں موجود
تھے۔ وہ فاضل پور سے واپس آ چکے تھے کیونکہ اب ان کا فاضل
پور میں رہنا بے کار تھا۔ وہ تو وہاں صرف اس لئے گئے تھے کہ
دارالحکومت میں رہ کر معلومات حاصل کرتے ہوئے انہیں مقامی طور
پر چیک بھی کیا جا سکتا تھا لیکن اب جبکہ چیف نے انہیں اپنے طور
پر کام کرنے کی آزادی دے دی تھی تو وہ واپس دارالحکومت آ گئے
تھے۔ گو انہیں کوڈ فقرے کا علم ہو گیا تھا لیکن اس کوڈ سے لیبارٹری
کے بارے میں کچھ نہ سمجھ سکے تھے۔ چیف نے جو کچھ معلوم کر کے
انہیں بتایا تھا وہ بھی مبہم تھا۔ اصل مسئلہ اس لیبارٹری کے محل وقوع کا
تھا جہاں کاسپر ریز کے فارمولے پر کام ہو رہا تھا اور یہی محل وقوع
کسی صورت سمجھ نہ آ رہا تھا۔ اس وقت دارالحکومت کے ایک ہوٹل
کے ایک کمرے میں آئزک اور رابرٹ موجود تھے جبکہ جیمز ہوٹل

والوں کو اپنے کاغذات کا نقول دیئے گیا تھا۔ ان کاغذات کی رو
سے وہ سیاح تھے اور پاکیشیا اور کافرستان کی سیاحت کے لئے آئے
ہوئے تھے اور ان کا تعلق یورپی ملک فان لینڈ کے تاجر طبقے سے
تھا۔ دروازہ کھلا اور جیمز اندر داخل ہوا۔

"آؤ چلیں اور ہاں۔ تیار ہو کر جانا۔ شاید وہاں کوئی مسئلہ
سامنے نہ آ جائے"...... جیمز نے کہا تو وہ دونوں چونک کر اٹھ
کھڑے ہوئے۔

"کہاں جانا ہے اور کیا مسئلہ ہو سکتا ہے"...... آئزک نے کہا۔

"اس مسخرے ریڈ بلڈ سے ملنا ہے جس نے یہ کوڈ بولا ہے۔
اس سے معلوم کریں گے کہ اسے کس نے یہ فقرہ بولنے کے لئے کہا
اور پھر اس طرح اصل آدمی تک پہنچ کر اس سے لیبارٹری کا محل
وقوع معلوم کریں گے۔ پھر آگے کارروائی ہو گی"...... جیمز نے کہا تو
دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"مشین پسٹلز تو ہیں جیبوں میں اور کیا لینا ہے"...... آئزک
نے کہا۔

"بس کافی ہے۔ میرا مطلب تھا کہ بالکل خالی ہاتھ نہیں ہونا
چاہئے"...... جیمز نے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔ تھوڑی دیر
بعد وہ کار میں سوار ایک سڑک پر آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔
ڈرائیونگ سیٹ پر جیمز تھا جبکہ اس کے دونوں ساتھی عقبی سیٹ پر
بیٹھے ہوئے تھے۔

''راستوں کا تو پتہ ہے تمہیں۔ کہیں بھٹک نہ جانا''...... آئزک نے جیمز سے مخاطب ہو کر کہا۔

''میں نے یہاں کی سڑکوں پر پہلے بھی کاریں چلائی ہوئی ہیں اس لئے بے فکر رہو''...... جیمز نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد کار ایک رہائشی کالونی میں داخل ہو گئی۔ یہ متوسط طبقے کی کالونی تھی۔ پھر ایک متوسط درجے کی کوٹھی کے بند گیٹ کے سامنے جیمز نے کار روکی اور کار کا دروازہ کھول کر نیچے اتر گیا۔ سائیڈ ستون پر موجود کال بیل کا بٹن اس نے پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد گیٹ کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور ایک نوجوان جو اپنے لباس اور انداز سے ملازم دکھائی دے رہا تھا باہر آ گیا۔

''یہاں مسٹر رچرڈ عرف ریڈ بلڈ رہتے ہیں۔ ان سے ملنا ہے۔ ہم یورپ سے آئے ہیں''...... جیمز نے کہا۔

''میں پھاٹک کھولتا ہوں۔ آپ کار اندر لے آئیں''...... ملازم نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر واپس مڑ کر اندر چلا گیا۔ چھوٹی کھڑکی اس نے بند کر دی۔ چند لمحوں بعد بڑا پھاٹک کھل گیا تو جیمز جو اس دوران ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ چکا تھا، نے کار سٹارٹ کی اور اسے اندر لے گیا۔ ایک سائیڈ پر پارکنگ تھی جس میں ایک چھوٹی کار پہلے سے موجود تھی۔ جیمز نے پارکنگ میں کار روکی اور پھر ساتھیوں سمیت نیچے اتر آیا۔ اس دوران ملازم پھاٹک بند کر کے آ

گیا۔

''آئیے''...... ملازم نے کہا اور عمارت کی طرف بڑھنے لگا۔

''تم یہاں اکیلے ملازم ہو''...... جیمز نے پوچھا۔

''جی دو اور ملازم ہیں لیکن وہ آج چھٹی پر ہیں''...... ملازم نے جواب دیتے ہوئے کہا اور جیمز نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ برآمدے کے کونے میں ایک دروازے پر پہنچ کر ملازم ایک سائیڈ پر ہو گیا۔

''تشریف لے جائیے۔ میں صاحب کو اطلاع دیتا ہوں''۔ ملازم نے کہا اور واپس مڑ گیا تو جیمز اور اس کے ساتھی اندر داخل ہوئے تو یہ ایک درمیانے سائز کا کمرہ تھا جسے ڈرائنگ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ فرنیچر نیا اور خاصا قیمتی تھا۔

''ریڈ بلڈ مسخرے ہو کر بھی خاصا کما رہے ہیں''...... جیمز نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا تو آئزک اور رابرٹ دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک آدمی اندر داخل ہوا تو وہ تینوں اٹھ کھڑے ہوئے۔

''میرا نام رچرڈ ہے اور مجھے ریڈ بلڈ بھی کہتے ہیں''...... آنے والے نے مسکراتے ہوئے کہا تو جیمز نے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کرایا۔

''آپ کا تعلق کس ملک سے ہے''...... ریڈ بلڈ نے سب کے ساتھ مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

''فلان لینڈ سے''...... جیمز نے کہا تو ریڈ بلڈ نے اثبات میں سر

ہلا دیا۔

''میں اکاڈو کا ہوں لیکن اب مستقل یہاں سیٹل ہوں''..... ریڈ بلڈ نے جواب دیا اور پھر وہ سب ایک دوسرے کے سامنے صوفوں پر بیٹھ گئے۔

''آپ نے کلب میں مسخروں کے شو میں شرکت کی۔ آپ نے اس شو میں کتنی رقم کمائی ہے''..... جیمز نے کہا تو ریڈ بلڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

''آپ کا تعلق محکمہ ٹیکس سے ہے لیکن آپ تو غیر ملکی ہیں''۔ ریڈ بلڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''آپ نے خود ہی اپنے سوال کا جواب دے دیا۔ ہمارا کوئی تعلق یہاں کی حکومت سے نہیں ہے۔ ہم تو اس لئے پوچھ رہے ہیں کہ اس سے زیادہ رقم آپ کو چند معلومات کے لئے دی جا سکتی ہے''..... جیمز نے کہا اور ریڈ بلڈ بے اختیار چونک پڑا۔

''زیادہ رقم۔ معلومات۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔ آپ اپنا مکمل تعارف کرائیں''..... ریڈ بلڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''آپ نے اپنے شو میں ایک غیر مزاحیہ فقرہ بولا تھا جس میں بلیک ٹائیگر، وائٹ ٹائیگر اور کراس ٹائیگر تین الفاظ آئے تھے حالانکہ اس فقرے کا کوئی محل وقوع نہ بنتا تھا اور نہ ہی اس فقرے کی آپ کی گفتگو میں کوئی گنجائش نکلتی تھی۔ بس اچانک آپ نے یہ فقرہ کہا اور پھر دوبارہ اپنی مزاحیہ باتیں شروع کر دیں''..... جیمز نے کہا تو

ریڈ بلڈ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''نجانے اس عام سے فقرے میں کیا بات ہے کہ آپ دوسرے آدمی ہیں جو اس بارے میں تجسس کا شکار ہو رہے ہیں حالانکہ یہ فقرہ بھی میں نے مزاحیہ باتیں کرتے ہوئے کہا تھا اور اس کا کوئی مطلب نہ تھا''..... ریڈ بلڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پہلے آپ سے کون ملا تھا''..... جیمز نے چونک کر کہا۔

''کلب کے مینجر۔ جہاں ہم شو کر رہے تھے۔ آخری شو سے پہلے مینجر نے مجھے اپنے آفس میں بلایا۔ وہاں ایک مسخرہ سا آدمی پہلے سے موجود تھا۔ اس کا نام عمران تھا۔ مجھے کہا گیا کہ اس عمران کا تعلق پاکیشیا کی کسی سرکاری ایجنسی سے ہے۔ وہ بھی اس فقرے کے بارے میں ہی بات کر رہا تھا جو آپ کر رہے ہیں۔ میں نے بڑی مشکل سے اسے یقین دلایا کہ یہ عام سا فقرہ تھا۔ اس کا کوئی خفیہ مطلب نہیں ہے۔ اب آپ بھی یہی بات کر رہے ہیں۔ آخر کیا ہے اس فقرے میں''..... ریڈ بلڈ نے کہا۔

''دیکھیں مسٹر۔ ہم لمبی بات نہیں کرنا چاہتے۔ آپ کے سامنے دو صورتیں رکھتے ہیں۔ ان میں سے آپ ایک کا انتخاب کر لیں۔ پہلی صورت یہ ہے کہ آپ ہم سے ایک لاکھ ڈالرز نقد لے لیں اور یہ بتا دیں کہ اس فقرے کا اصل مطلب کیا ہے اور کس نے آپ کو کہا تھا کہ یہ فقرہ اپنے شو میں بولیں''..... جیمز نے کہا۔

''اور دوسری صورت کیا ہے''..... ریڈ بلڈ نے ہونٹ چباتے

ہوئے کہا۔

''دوسری صورت میں آپ کو بتانا تو پڑے گا لیکن پھر آپ کی لاش گٹر کے کیڑے کھائیں گے''...... جیمز نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔ اس کے مشین پسٹل نکالتے ہی اس کے ساتھیوں نے بھی اپنی جیبوں سے مشین پسٹلز نکال لئے۔ ان کے چہروں پر سختی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''یہ۔ یہ کیا مطلب۔ یہ کیا کر رہے ہیں آپ''...... ریڈ بلڈ نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو جیمز نے ایک بار پھر جیب میں ہاتھ ڈالا اور بڑی مالیت کے نوٹوں کی گڈی نکال کر سامنے رکھ دی۔

''یہ ایک لاکھ ڈالرز ہیں۔ بولو کون سی صورت کا انتخاب کرتے ہو تم''...... اس بار جیمز نے تکلف ایک طرف رکھتے ہوئے آپ سے تم پر آتے ہوئے کہا۔

''لیکن یہ فقرہ تو میں نے خود بولا تھا''...... ریڈ بلڈ نے کہا تو تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی ریڈ بلڈ کے حلق سے چیخ نکل گئی لیکن یہ فائرنگ اس پر نہ کی گئی تھی بلکہ ایک دیوار پر موجود بلب اڑایا گیا تھا۔

''تم نے دیکھا کہ یہ صرف کھلونے نہیں ہیں۔ اب فائرنگ تمہارے جسم پر بھی ہو سکتی ہے''...... جیمز نے کہا تو ریڈ بلڈ کا چہرہ

یکلخت زرد پڑ گیا۔ وہ اس فائرنگ کے بعد حقیقتاً خوفزدہ ہو گیا تھا۔

''کیا۔ کیا تم واقعی مجھے زندہ چھوڑ دو گے''...... اس بار ریڈ بلڈ نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ بشرطیکہ تم نے سچ بولا ورنہ تم دنیا کے کسی خطے میں بھی چلے جاؤ تمہیں ہلاک کر دیا جائے گا اور سچ بولنے کے انعام میں ایک لاکھ ڈالرز بھی تمہیں دیئے جائیں گے اور تم زندہ بھی رہو گے۔ یہ آخری وارننگ ہے۔ اس کے بعد تمہارے پاس مزید کوئی مہلت نہیں ہو گی''...... جیمز نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں جو کچھ اب بتاؤں گا وہ سچ ہے۔ یہ فقرہ مجھے ایک خاص وقت پر بولنے کے لئے پانچ ہزار ڈالرز دیئے گئے تھے اور ساتھ ہی دھمکی دی گئی تھی کہ اگر میں نے خاص وقت پر یہ فقرہ نہ بولا تو مجھے شو میں ہی گولی مار دی جائے گی۔ میرے لئے پانچ ہزار ڈالرز بڑی رقم تھی اور میرے نزدیک اس فقرے میں کوئی خطرناک بات بھی نہ تھی اس لئے میں نے بول دیا''...... ریڈ بلڈ نے کہا۔

''کس نے کہا تھا اور تم سے ہی کیوں کہا گیا تھا یہ فقرہ بولنے کے لئے''...... جیمز نے کہا۔

''یہ تو مجھے معلوم نہیں ہے کہ مجھے ہی کیوں یہ فقرہ بولنے کے لئے منتخب کیا گیا تھا۔ البتہ اب میں بتا دیتا ہوں کہ یہ فقرہ بولنے کے لئے مجھے گولڈن کلب کے منیجر کارسن نے کہا تھا''...... ریڈ بلڈ

نے کہا۔

''کارسن مقامی آدمی ہے یا غیر ملکی ہے''...... جیمز نے پوچھا۔

''یورپی نژاد ہے۔ میں گولڈن کلب اکثر آتا جاتا رہتا ہوں اس لئے کارسن سے ملاقات رہتی ہے۔ میں نے سنا تھا کہ کارسن کا تعلق یورپ کی کسی سرکاری ایجنسی سے تعلق رکھنے والے ایجنٹوں سے ہے''...... ریڈ بلڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تمہارا کیا خیال ہے۔ کارسن یہ فقرہ کس تک پہنچانا چاہتا تھا''۔ جیمز نے کہا۔

''مجھے نہیں معلوم۔ میں نے تو بس اس کا بتایا ہوا وقت آتے ہی یہ فقرہ بول دیا اور بس''...... ریڈ بلڈ نے جواب دیا۔

''کارسن کو فون کرو اور کنفرم کراؤ کہ واقعی یہ فقرہ تمہیں کارسن نے بولنے کے لئے کہا تھا''...... جیمز نے مشین پسٹل کا رخ ریڈ بلڈ کی طرف کرتے ہوئے کہا۔

''لیکن میں اسے کیا کہوں''...... ریڈ بلڈ نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

''کچھ بھی کہو لیکن یہ بات کنفرم ہونی چاہئے کہ اس نے تمہیں یہ فقرہ بولنے کے لئے کہا تھا''...... جیمز نے کہا تو ریڈ بلڈ چند لمحوں تک سوچتا رہا۔ پھر اس نے سامنے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دو''...... جیمز نے کہا تو ریڈ بلڈ نے

اثبات میں سر ہلاتے ہوئے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔

''گولڈن کلب''...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''رچرڈ کلاؤن بول رہا ہوں۔ کارسن سے بات کراؤ''...... ریڈ بلڈ نے کہا۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

''ہیلو۔ کارسن بول رہا ہوں ریڈ بلڈ۔ کیوں فون کیا ہے''۔ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ سرد تھا۔

''تمہارے کہنے پر شو میں کراس ٹائیگر والا فقرہ کہہ کر میں پھنس گیا ہوں۔ تم بتاؤ میں کیا کروں''...... ریڈ بلڈ نے جیمز کی طرف اس انداز میں دیکھتے ہوئے کہا جیسے پوچھ رہا ہو کہ میں نے درست بات کی ہے اور جیمز نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''کیا ہوا ہے اب اتنے دنوں بعد''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''مجھ سے نامعلوم افراد فون پر بار بار پوچھ رہے ہیں کہ اس فقرے کا اصل مطلب کیا ہے۔ اب تم بتاؤ میں کیا جواب دوں''۔ ریڈ بلڈ نے کہا۔

''جو جی آئے کہہ دو۔ تم مسخرے ہو۔ بات سے بات نکالنے کا

فن تمہیں آتا ہے۔ کوئی بات بول دو اور سنو۔ اب دوبارہ مجھے فون نہ کرنا۔ میں نے تمہیں ایک فقرہ بولنے کے پانچ ہزار ڈالرز اس لئے نہیں دیئے تھے کہ تم مجھے تنگ کرنا شروع کر دو''...... دوسری طرف سے غصیلے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ریڈ بلڈ نے بھی رسیور رکھ دیا۔

''اب تمہاری تسلی ہو گئی ہے یا نہیں''...... ریڈ بلڈ نے رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ہماری تسلی ہو گئی ہے لیکن ہمارے جانے کے بعد تم نے کارسن کو فون کر کے سب کچھ بتا دینا ہے اس لئے سوری۔ تمہیں مرنا ہو گا''...... جیمز نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ریڈ بلڈ کچھ کہتا جیمز کے مشین پسٹل نے شعلے اگلے اور ریڈ بلڈ چیختا ہوا کرسی سمیت پشت کے بل نیچے جا گرا اور پھر چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ براہ راست دل میں لگنے والی گولیوں نے اسے زیادہ تڑپنے کا موقع نہ دیا تھا۔

''اب اس ملازم کا بھی خاتمہ کرنا ہو گا''...... جیمز نے نوٹوں کی گڈی اٹھا کر جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

''دو بار فائرنگ ہوئی لیکن وہ ملازم معلوم کرنے ہی نہیں آیا''۔ آئزک نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''وہ گیٹ پر ہو گا۔ آؤ''...... جیمز نے مشین پسٹل جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور پھر جیسے ہی وہ باہر آئے انہیں گیٹ کے قریب موجود کمرے کے دروازے پر ملازم کھڑا نظر آ گیا۔

''صاحب اندر کیوں ہیں اور یہ کس قسم کی آوازیں تھیں جیسے پٹاخے چل رہے ہوں''...... ملازم نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

''آئزک اس کی گردن توڑ دو''...... جیمز نے آہستہ سے کہا تو آئزک نے اثبات میں سر ہلایا اور دو قدم آگے آ جانے پر اس کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور ملازم کی گردن پر پڑنے والی کھڑی ہتھیلی کی ضرب نے اسے نیچے زمین پر اچھال دیا۔ کڑاک کی آواز کے ساتھ ہی اس کی گردن ٹوٹ چکی تھی۔ چیخنے کے لئے اس کا منہ کھلا ضرور لیکن ہلکی سی کراہ کے علاوہ اور کوئی آواز نہ نکل سکی اور وہ بھی چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ آئزک نے جھک کر اسے بازو سے پکڑا اور گیٹ کے پھاٹک کی سائیڈ پر موجود کمرے کی طرف لے جا کر ایک طرف ڈال دیا تاکہ پھاٹک کھلنے پر اس کی لاش نظر نہ آئے۔ پھر آئزک نے ہی بڑا پھاٹک کھولا تو جیمز اور رابرٹ دونوں کار میں بیٹھ گئے اور کار باہر نکال کر ایک سائیڈ پر روک دی تو آئزک نے بڑا پھاٹک بند کیا اور پھر باہر آ کر اس نے چھوٹی کھڑکی کو باہر سے بند کیا اور پھر کار میں بیٹھ گیا تو جیمز نے ایک جھٹکے سے کار آگے بڑھا دی۔

''اب کیا گولڈن کلب چلنا ہے''...... رابرٹ نے کہا۔

''کلب میں معاملات درست نہیں ہوں گے اس لئے ہم رات کے پچھلے پہر کارسن کی رہائش گاہ پر ریڈ کریں گے''...... جیمز نے

جواب دیا۔

''تب تک ریڈ بلڈ کی لاش سامنے آ جائے گی اور کارسن غائب ہو جائے گا''...... آئزک نے کہا تو جیمز اور رابرٹ دونوں چونک پڑے۔

''اوہ ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ پھر کیا کیا جائے''۔ جیمز نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''ایسے کلبوں کے خفیہ راستے ہوتے ہیں۔ ہمیں اس کارسن کو وہاں سے نکال کر لے جانا ہوگا پھر اپنی رہائش گاہ پر اطمینان سے اس سے پوچھ گچھ ہوسکتی ہے''...... آئزک نے تجویز دیتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ ہمیں کارسن تک پہنچنے میں کئی مراحل سے گزرنا ہوگا اور ہمارے حلیئے سب کو معلوم ہو جائیں گے۔ کارسن کے غائب ہوتے ہی پورے دارالحکومت میں ہمارے حلیوں کی تلاش شروع ہو جائے گی اور پھر ہمیں دھر لیا جائے گا۔ پھر کار بھی چیک ہو جائے گی''...... جیمز نے کہا۔

''بولو۔ کیا، کیا جائے۔ اب معلوم تو بہرحال کرنا ہے۔ میرے خیال میں ہم کار کو اپنی رہائش گاہ پر چھوڑ دیں اور نئے ریڈی میڈ میک اپ کر کے ٹیکسی میں وہاں آ جائیں اور اسی آفس میں ہی پوچھ گچھ کر کے عقبی راستے سے نکل جائیں اور میک اپ وہیں آفس میں ہی اتار دیں تاکہ ہمارے جو حلیئے بتائے جائیں ان کے ذریعے یہ لوگ ہم تک نہ پہنچ سکیں''...... آئزک نے کہا تو اس بار سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

عمران نے کار ریڈ لائن کلب کی پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے پارکنگ بوائے سے کارڈ لیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہ اپنے فلیٹ میں تھا کہ اسے ڈاکٹر تصدق کی کال آئی اور اس نے لیبارٹری تباہ کرنے کی بات کی تو عمران فوراً سنجیدہ ہو گیا اور اس نے ڈاکٹر تصدق سے معلوم کیا کہ وہ کہاں سے بول رہے ہیں تو ڈاکٹر تصدق نے اسے بتایا کہ وہ ریڈ لائن کلب کے کمرہ نمبر دو سو بارہ میں موجود ہیں۔ عمران نے فوراً وہیں آنے کی بات کر کے رابطہ ختم کیا لیکن فلیٹ سے نکلنے سے پہلے اس نے کلب کے استقبالیہ میں فون کر کے یہ بات کنفرم کر لی کہ واقعی کمرہ نمبر ایک سو بارہ ڈاکٹر تصدق کے نام ہی بک کرایا گیا ہے۔ چنانچہ وہ اب ڈاکٹر تصدق سے ملنے یہاں آیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کمرہ نمبر دو سو بارہ کے بند دروازے کے

سامنے موجود تھا۔ اس نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"...... ڈور فون سے ڈاکٹر تصدق کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن)"...... عمران نے جواب دیا تو کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی آواز بند ہو گئی اور پھر دروازہ کھلا تو دروازے پر ایک ادھیڑ عمر آدمی کھڑا تھا جو اپنے چہرے مہرے اور انداز سے ادھیڑ عمر کی بجائے جوان بننے کی کوشش کرتا نظر آ رہا تھا۔

"آپ ڈاکٹر تصدق ہیں"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ آیئے اندر"...... ڈاکٹر تصدق نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا تو عمران اندر داخل ہوا تو ڈاکٹر تصدق نے دروازہ بند کر دیا۔

"بیٹھیں اور بتائیں کہ آپ کیا پینا پسند کریں گے"...... ڈاکٹر تصدق نے کہا۔

"بیٹھ کر بتانا ضروری ہے۔ کھڑے کھڑے بھی تو بتایا جا سکتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کے بارے میں میرے دوست ڈاکٹر ریحان نے بتایا تھا لیکن آپ تو سنجیدہ ہی نہیں ہو رہے کہ آپ سے بات کی جائے"۔ ڈاکٹر تصدق نے اس بار زچ ہو جانے والے انداز میں کہا۔

"بات سننے کے لئے کیا سنجیدہ ہونا ضروری ہے"...... عمران بھلا کہاں آسانی سے باز آنے والوں میں سے تھا۔

"اوکے۔ آپ جا سکتے ہیں"...... ڈاکٹر تصدق نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر تصدق۔ آپ سرداور کو جانتے ہیں"...... عمران نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر تصدق بے اختیار اچھل پڑے۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"آپ سرداور کو کیسے جانتے ہیں۔ وہ تو پاکیشیا کے بہت بڑے سائنس دان ہیں اور میرے استاد ہیں"...... ڈاکٹر تصدق نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اور وہ میرے شاگرد ہیں۔ کہو تو فون پر کنفرم کرا دوں"۔ عمران نے کہا تو ڈاکٹر تصدق اس طرح عمران کو دیکھنے لگا جیسے اسے یقین آ گیا ہو کہ عمران کی ذہنی حالت درست نہیں ہے۔

"شاگرد اور آپ کے۔ آپ سے تو ان کی عمر دوگنا ہو گی اور وہ تو غیر ممالک میں پڑھتے رہے ہیں"...... ڈاکٹر تصدق نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے یہ تو نہیں کہا کہ وہ سائنس میں میرے شاگرد رہے ہیں۔ وہ مجھ سے طبلہ بجانا سیکھتے رہے ہیں۔ اس طرح وہ میرے شاگرد تو ہوئے نا"...... عمران نے بڑے سادہ اور معصوم سے لہجے میں کہا تو شاید نہ چاہنے کے باوجود ڈاکٹر تصدق بے اختیار ہنس پڑے۔

"آپ سے مل کر تو دل چاہتا ہے کہ آپ پر اعتماد کیا جا سکتا

ہے لیکن آپ کی باتیں سن کر آپ پر اعتماد کرنے کو دل نہیں چاہتا“...... ڈاکٹر تصدق نے کہا تو عمران نے سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ ڈاکٹر تصدق حیرت بھری نظروں سے اسے ایسا کرتے دیکھ رہا تھا لیکن وہ خاموش رہا۔ آخر میں عمران نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا جبکہ وہ پہلے فون کے نیچے موجود سفید رنگ کا بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کر چکا تھا۔ اب اس کا رابطہ کلب ایکسچینج سے کٹ گیا تھا۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

”داور بول رہا ہوں“...... دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی تو ڈاکٹر تصدق اس طرح ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا جیسے سرداور کی آواز پہچان کر اس کا احترام کر رہا ہو۔

”علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خود بلکہ بدہان خود بول رہا ہوں“...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا تو ڈاکٹر تصدق حیرت بھری نظروں سے عمران کو دیکھنے لگا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو کہ عمران جیسا مسخرہ آدمی سرداور جیسے بڑے سائنس دان کے ساتھ اس طرح بھی بات کر سکتا ہے۔

”اوہ۔ تم نے کہاں سے فون کیا ہے۔ جلدی بتاؤ جلدی۔ میں ایک اہم ریسرچ میں مصروف ہوں“...... دوسری طرف سے سرداور

نے محبت بھرے لہجے میں کہا۔

”ایک سائنس دان ہیں ڈاکٹر تصدق صاحب۔ وہ مجھ پر اعتماد نہیں کر رہے۔ کہتے ہیں کہ سرداور ضمانت دیں گے تو بات کروں گا۔ میں نے لاکھ انہیں سمجھایا ہے کہ سرداور کا نام ہی ضمانت کے لئے کافی ہے لیکن وہ مانتے ہی نہیں“...... عمران نے کہا۔

”کون ڈاکٹر تصدق۔ بات کراؤ میری ان سے“...... سرداور نے کہا تو عمران نے رسیور حیرت سے منہ کھولے کھڑے ڈاکٹر تصدق کے ہاتھ میں پکڑا دیا۔

”یس۔ یس۔ یس سر۔ مم۔ میں ڈاکٹر تصدق کراس لیبارٹری میں کام کرتا تھا سر۔ وہ ڈاکٹر شہاب کے ساتھ سر۔ وہ سر۔ وہ کراس لیبارٹری سر“...... ڈاکٹر تصدق نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”سر۔ سر۔ آج کل میں ڈی این لیبارٹری میں کام کر رہا ہوں“۔ اس بار ڈاکٹر تصدق نے قدرے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

”عمران کو آپ جو بتانا چاہتے ہیں کھل کر بتا دیں۔ عمران سے زیادہ قابل اعتماد خود میں بھی نہیں ہو سکتا“...... سرداور نے کہا۔

”یس سر۔ یس سر۔ میں سمجھ گیا ہوں سر“...... ڈاکٹر تصدق نے ایک بار پھر بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا لیکن دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو چکا تھا اس لئے اس نے خود بھی رسیور رکھ دیا۔

”آپ تشریف رکھیں ورنہ مجھے اٹھنا پڑے گا اور فی الحال میں

اٹھنے کے موڈ میں نہیں ہوں''......عمران نے کہا تو ڈاکٹر تصدق اس
بار مسکراتا ہوا کرسی پر بیٹھ گیا۔

''آپ تو چھپے رستم ثابت ہوئے ہیں اور میں سوچ بھی نہیں سکتا
کہ سرداور کے سامنے آپ اس انداز میں باتیں کریں گے اور وہ
آپ کے بارے میں اس طرح کی بات کریں گے حالانکہ ان کے
سامنے بڑے بڑے غیر ملکی سائنس دان اور حکام اونچی آواز میں
بولنے کی جرأت نہیں کر سکتے''...... ڈاکٹر تصدق نے قدرے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

''آپ کو کس نے کہا ہے کہ میں چھپا ہوا رستم ہوں۔ میں تو
اوپن رستم ہوں۔ اگر آپ کہیں تو ایک بار پھر سرداور کو فون کر کے
ان سے فیصلہ کرا لیں کہ میں چھپا رستم ہوں یا اوپن رستم۔ بہرحال
آپ نے مجھے رستم تو مان ہی لیا ہے۔ میرے لئے یہی کافی
ہے''...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''پلیز عمران صاحب۔ سنجیدگی سے میری بات سنیں۔ یہ ایک
اہم سرکاری لیبارٹری کا مسئلہ ہے۔ میرے ایک دوست نے آپ کا
ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ آپ کا تعلق چونکہ کسی سرکاری ایجنسی
سے ہے اس لئے آپ کو تفصیل بتا دوں''...... ڈاکٹر تصدق نے کہا
تو عمران کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات تیزی سے پھیلتے چلے
گئے۔

''اوہ سوری۔ آپ بتائیں کس لیبارٹری کی بات کرنا چاہتے ہیں''

عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ میں جس لیبارٹری کی بات کر رہا ہوں اسے
ریڈ لیبارٹری کہا جاتا ہے اور یہ پاکیشیا کی ٹاپ سیکرٹ لیبارٹری
ہے۔ میرا خیال ہے کہ شاید سرداور کو بھی اس کے درست محل وقوع
کا علم نہ ہو گا۔ اس لیبارٹری میں کاسپر ریز پر کام ہو رہا تھا۔ کاسپر
ریز کے بارے میں مختصر طور پر بتا دوں تاکہ آپ اس کی اہمیت کا
اندازہ کر سکیں۔ آپ خود ڈی ایس سی ہیں اس لئے آپ آسانی
سے اسے سمجھ جائیں گے۔ ایک شہاب ثاقب سے یہ ریز ملی تھیں۔
پھر ڈاکٹر رحمت نے اس پر طویل عرصہ کام کیا اور پھر انہوں نے
کاسپر نامی مخصوص دھات میں سے ریز دریافت کر لیں اس لئے
ان کا نام بھی کاسپر ریز رکھا گیا۔ ان ریز کو کنٹرول کر کے ایک گن
بنائی جا رہی تھی۔ اس گن سے نکلنے والی کاسپر ریز روشنی سے دس گنا
زیادہ رفتار سے چلتی ہیں اور اوزون کی تہہ کو پھاڑ دیتی ہیں اور آپ
خود سمجھ سکتے ہیں کہ اوزون کی تہہ پھٹنے سے جو علاقے متاثر ہوں
گے وہاں ایک لحاظ سے قدرتی قیامت برپا ہو جاتی ہے۔ ان کاسپر
ریز میں دوسری خاصیت یہ ہے کہ جس طرح لیزر بیم کٹے ہوئے کو
واپس سلائی کر دیتی ہے اسی طرح کاسپر ریز کے ذریعے اوزون کی
تہہ کو پھاڑ دینے کے بعد جب چاہے اس کی دوبارہ سلائی کر دی
جائے۔ مختصر یہ کہ جس کے پاس کاسپر ریز گن ہو گی وہ اس دنیا کو
اپنی مرضی سے آباد یا برباد کر سکے گا۔ فرض کیا یہودیوں کے پاس یہ

گن ہے تو وہ ہر اس علاقے کو تباہ کر دیں گے جہاں مسلم ممالک آباد ہیں''...... ڈاکٹر تصدق نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

عمران خاموش بیٹھا سنتا رہا۔ اس کے چہرے پر سپاٹ پن ابھر آیا تھا۔

''آپ نے واقعی تفصیل سے سب کچھ بتا دیا ہے۔ اب آپ بتائیں کہ آپ اس لیبارٹری کے بارے میں مزید کیا کہنا چاہتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''میں کھل کر بات کروں گا۔ مجھے ایکریمیا سیٹل ہونے کا شوق ہے۔ آج سے کچھ عرصہ پہلے ایک یورپی ایجنٹ گریگ مجھے ملا اور اس نے اس لیبارٹری کے بارے میں مجھ سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی تو میں نے اس سے بھاری رقم طلب کی۔ اس نے کہا کہ اس قدر بھاری رقم منظور ہونے میں تھوڑا وقت لگ سکتا ہے اور اس دوران اسے بھی کچھ ہو سکتا ہے اس لئے اس نے ایک کوڈ فقرہ بتا دیا جو بھی یہ فقرہ لے کر مجھ تک پہنچے گا میں اس سے سودا کر لوں گا۔ وہی اس گریگ ایجنٹ کا نمائندہ ہو گا۔ اس سے رقم لے کر میں اسے لیبارٹری کا محل وقوع بتا دوں گا لیکن پھر طویل عرصہ گزر گیا مگر نہ ہی گریگ واپس آیا اور نہ ہی اس کا کوئی نمائندہ۔ البتہ آج چونکہ لیبارٹری سے میرا ویکلی ریسٹ تھا اس لئے میں یہاں آ گیا۔ یہاں آنے سے پہلے میں نے یہ کمرہ بک کرا لیا تاکہ میں آرام کر سکوں۔ یہ میرا ہمیشہ کا معمول ہے۔ جب میں

یہاں پہنچا تو پارکنگ بوائے نے مجھے بتایا کہ ایک غیر ملکی میرے بارے میں معلوم کر رہا تھا اور وہ اسے کہہ گیا ہے کہ اگر میں آؤں تو مجھے بتا دیا جائے کہ ایک غیر ملکی میرے انتظار میں اندر ٹیبل نمبر چھبیس پر بیٹھا ہے۔ میں اندر گیا تو وہاں ایک آسٹن نامی یورپی موجود تھا اس نے گریگ کا نام بھی لیا اور وہ فقرہ بھی دوہرایا''۔ ڈاکٹر تصدق نے تفصیل سے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''کیا فقرہ تھا وہ''...... عمران نے قدرے بیزار سے لہجے میں پوچھا کیونکہ ڈاکٹر تصدق تمہید باندھنے کا عادی تھا اور عمران کو اس تمہید باندھنے سے چڑ تھی لیکن وہ اس لئے خاموش رہا تھا کہ بہرحال ان سب باتوں کا تعلق کسی لیبارٹری سے ہی ہے جو خطرے میں ہے۔

''اس فقرے میں بلیک ٹائیگر، سفید ٹائیگر اور کراس ٹائیگر کا ذکر ہے''...... ڈاکٹر تصدق نے کہا تو عمران بے اختیار سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ پہلی بار اس کے چہرے پر دلچسپی کے تاثرات ابھرے کیونکہ یہی فقرہ وہ مسخروں کے شو میں ریڈ بلڈ سے سن کر چونکا تھا۔ اسے محسوس ہوا تھا کہ یہ کوئی عام سا مزاحیہ فقرہ نہیں ہے بلکہ کوئی کوڈ ہے۔ پھر کلب کے مینجر حشمت کے آفس میں ریڈ بلڈ کو بلایا گیا مگر اس نے اسے عام سا فقرہ کہہ کر ٹالنے کی کوشش کی اور عمران اس لئے خاموش ہو گیا کہ وہ ایک مبہم سے فقرے کے لئے صرف اندازے کی بناء پر تشدد نہ کرنا چاہتا تھا لیکن اب ڈاکٹر تصدق اس

کوڈ فقرے کی بناء پر انتہائی سنجیدہ کہانی سنا رہا تھا اس لئے وہ چونک پڑا تھا۔

"پھر آپ نے کیا کیا"...... عمران نے پوچھا۔

"میں اسے ایک سپیشل کمرے میں لے گیا اور اس نے میری مطلوبہ رقم کا گارینٹڈ چیک دیا اور میں نے اسے لیبارٹری کے محل وقوع کے بارے میں بتا دیا"...... ڈاکٹر تصدق نے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"آپ نے اپنے ہی ملک سے صرف چند سکوں کی خاطر غداری کر دی"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں۔ میں نے کوئی غداری نہیں کی کیونکہ وہاں پہلے لیبارٹری تھی جس میں ڈاکٹر رحمت کام کرتے تھے۔ پھر ان کی وفات کے بعد ڈاکٹر شہاب کام کرتے رہے۔ پھر ڈاکٹر شہاب بھی فوت ہو گئے تو مجھ سمیت باقی تمام افراد کو وہاں سے ٹرانسفر کر دیا گیا اور لیبارٹری بند کر دی گئی۔ اب وہاں کوئی لیبارٹری نہیں ہے"...... ڈاکٹر تصدق نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کو کیسے معلوم ہے کہ لیبارٹری وہاں نہیں ہے۔ کیا آپ دوبارہ خود وہاں گئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"میں وہاں نہیں گیا اس لئے تو کہہ رہا ہوں کہ وہاں لیبارٹری نہیں ہے ورنہ میرے بغیر کاسپر ریز پر کام آگے نہیں بڑھ سکتا کیونکہ میں ڈاکٹر شہاب کے تحت کام کرتا رہا ہوں۔ میرے علاوہ اور کوئی

ان کے ساتھ کام نہیں کرتا رہا اس لئے کاسپر ریز پر میرے بغیر کام آگے بڑھ ہی نہیں سکتا"...... ڈاکٹر تصدق نے قدرے فخریہ لہجے میں کہا۔

"تو کیا یہ لیبارٹری صرف کاسپر ریز پر کام کرنے کے لئے بنائی گئی تھی۔ اس میں کوئی دوسرا کام بھی تو ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ یہ لیبارٹری خصوصی طور پر اسی لئے بنائی گئی تھی۔ ڈاکٹر رحمت نے یہیں سے ہی کاسپر ریز دریافت کی تھیں اور اس کا ذخیرہ بھی وہیں موجود ہے۔ اس لیبارٹری کی تمام مشینری مخصوص ہے۔ یہ عام لیبارٹری نہیں ہے"...... ڈاکٹر تصدق نے جواب دیا۔

"کہاں ہے یہ لیبارٹری۔ تفصیل سے بتائیں"...... عمران نے کہا۔

"پہاڑی علاقے پہاڑ پور میں ایک پہاڑی ہے جس کی ایک سمت پر کالے رنگ کے پتھر ہیں جبکہ دوسری سائیڈ پر سفید رنگ کے پتھر ہیں۔ باقی دونوں سائیڈوں پر سیاہ اور سفید رنگ کے مکس پتھر ہیں۔ اسے کراس ٹائیگر پہاڑی کہتے ہیں"...... ڈاکٹر تصدق نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"وہ چیک کہاں ہے۔ وہ ذرا دکھائیں"...... عمران نے کہا۔

"یہی تو رونا ہے۔ وہ آسٹن چیک دے کر اور معلومات لے کر چلا گیا تو میں یہاں اس کمرے میں آ گیا۔ پھر یہاں اس کا آدمی

آیا۔ اس نے مشین پسٹل نکال کر مجھے ہلاک کرنے کی دھمکی دی اور مجھ سے چیک واپس لے لیا اور پھر چلا گیا۔ تب ہی تو میں انہیں پکڑوانا چاہتا ہوں۔ میں نے اپنے ایک سائنس دان دوست سے بات کی۔ وہ آپ کا ملنے والا ہے۔ اس نے آپ سے بات کرنے کے لئے کہا"...... ڈاکٹر تصدق نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان سے بڑی غلطی ہوئی کہ انہوں نے آپ کو زندہ چھوڑ دیا ورنہ مجھ تک یہ بات پہنچتی ہی نہ۔ شاید انہوں نے اس لئے آپ کو زندہ چھوڑا ہے کہ آپ سائنس دان ہیں اور سائنس دان کی ہلاکت پر حکومت کی پوری مشینری حرکت میں آ جاتی اور اگر وہ چیک واپس نہ لے جاتے تو آپ کسی کو نہ بتاتے"...... عمران نے کہا۔

"ظاہر ہے پھر تو میرے ساتھ کوئی دھوکہ نہ ہوا ہوتا"...... ڈاکٹر تصدق نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا تو عمران ڈاکٹر تصدق کی سادہ لوحی پر بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا کہ ڈاکٹر تصدق بس سائنس دان ہی ہے۔ باقی معاملات میں وہ سادہ لوح ہے۔

"اب آپ کیا چاہتے ہیں"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"مجھے میری رقم ملنی چاہئے"...... ڈاکٹر تصدق نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کی رقم برآمد کر کے سرداور تک پہنچا دوں گا۔ آپ ان سے لے لینا"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ فار گاڈ سیک۔ ایسا نہ کریں۔ سرداور تو انتہائی

اصول پسند آدمی ہیں۔ وہ تو مجھے جیل میں بند کرا دیں گے۔ بس مجھے نہیں چاہئے اب رقم"...... ڈاکٹر تصدق نے بے اختیار دونوں ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر صاحب۔ جس ملک میں آپ رہتے ہیں، جس کے وسائل سے آپ اور آپ کی فیملی زندہ ہے اس سے محبت کرنا سیکھیئے۔ اس سے غداری کرنا اپنے آپ سے غداری کرنا ہے اور یہ ناقابل معافی جرم ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور مڑ کر کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار سرداور کی خصوصی لیبارٹری کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ وہ اس لیبارٹری کے بارے میں ان سے تمام تفصیل حاصل کرنا چاہتا تھا جس لیبارٹری کا ذکر ڈاکٹر تصدق نے کیا تھا۔

کار گولڈن کلب کے کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہو کر سائیڈ پر بنی ہوئی پارکنگ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ کار پر جیمز اور اس کے ساتھی سوار تھے۔ کار روک کر وہ نیچے اترے تو پارکنگ بوائے نے آ کر کارڈ جیمز کی طرف بڑھا دیا کیونکہ ڈرائیونگ سیٹ سے وہی نیچے اترا تھا۔ جیمز پارکنگ بوائے کو دیکھ کر چونک پڑا کیونکہ پارکنگ بوائے کے انداز و اطوار بتا رہے تھے کہ وہ ذہنی طور پر خاصا ہوشیار اور تیز لڑکا ہے۔

''کب سے یہاں کام کر رہے ہو''...... جیمز نے اس سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''جی گزشتہ چھ سالوں سے''...... پارکنگ بوائے نے مڑتے ہوئے دوبارہ جیمز کی طرف رخ کرتے ہوئے کہا۔

''سنو۔ ہم نے کارمن سے ملنا ہے۔ اس نے ہمیں کہا ہے کہ کسی کو معلوم نہ ہو سکے۔ تم عقبی طرف سے آ جاؤ لیکن ہم یہاں پہلی بار آئے ہیں۔ تم ہمیں گائیڈ کرو تو یہ رقم تمہاری''...... جیمز نے ایک بڑی مالیت کا نوٹ جیب سے نکال کر پارکنگ بوائے کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

''شکریہ جناب۔ لیکن میں یہاں سے باہر تو نہیں جا سکتا۔ البتہ میں تفصیل بتا سکتا ہوں''...... پارکنگ بوائے نے جلدی سے نوٹ لے کر اپنی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

''ہاں ٹھیک ہے۔ بتا دو''...... جیمز نے کہا تو پارکنگ بوائے نے تیز تیز انداز میں بولتے ہوئے انہیں ساری تفصیل بتا دی۔ جیمز نے دو تین سوالات کئے اور پھر اس کا شکریہ ادا کر کے دوبارہ کار کی طرف مڑ گیا جبکہ پارکنگ بوائے اس دوران آنے والی کاروں کی طرف بھاگتا ہوا چلا گیا۔

''بیٹھو''...... جیمز نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور دوبارہ کار میں بیٹھ گئے اور جیمز نے کار بیک کر کے اسے پارکنگ سے باہر نکالا اور پھر اسے موڑ کر کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف بڑھنے لگا۔

''تمہیں کیسے خیال آ گیا اس لڑکے سے بات کرنے کا''۔ سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے آئزک نے کہا۔

''بعض اوقات اندازے درست نکل آتے ہیں۔ میرا اندازہ تھا کہ یہ لڑکا نہ صرف ذہنی طور پر ہوشیار ہے بلکہ حریص بھی ہے اس لئے بات بن سکتی ہے اور دیکھو بات بن گئی''...... جیمز نے کہا تو

سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ جیمز کار کو موڑ کر کلب کی عقبی سائیڈ پر لے گیا اور پھر عقبی گلی میں اس نے اسے موڑ دیا۔ یہاں ایک سائیڈ پر باقاعدہ مختصر سی پارکنگ بنی ہوئی تھی جس میں دس بارہ کاریں موجود تھیں۔ پارکنگ بوائے نے انہیں بتایا تھا کہ عقبی چوڑی گلی میں جوئے خانے کا ایک دروازہ ہے تاکہ وہ لوگ جو کلب کے مین گیٹ سے وہاں جانا پسند نہ کرتے ہوں وہ اس خفیہ راستے سے اور بغیر کسی کو معلوم ہوئے اندر پہنچ جائیں اور وہیں کارسن کا آفس بھی ہے۔ چنانچہ تھوڑی دیر بعد وہ کارسن کے آفس کے سامنے موجود تھے۔ وہاں چونکہ چار پانچ میزوں پر زور و شور سے جوا کھیلا جا رہا تھا اس لئے انہیں بھی جوا کھیلنے والے سمجھ کر کسی نے نہ روکا تھا۔ البتہ کارسن کے آفس کے سامنے ایک مسلح دربان موجود تھا لیکن جیمز اور اس کے ساتھیوں کو اس نے روکنے یا کسی قسم کی پوچھ گچھ کی ضرورت ہی نہ سمجھی۔ شاید اس لئے کہ وہ تینوں یورپی نژاد تھے۔ جیمز نے آفس کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے اس کے دونوں ساتھی بھی اندر داخل ہو گئے تو آفس ٹیبل کی دوسری طرف موجود ایک یورپی نژاد آدمی بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر حیرت تھی۔

"آپ۔ آپ کون ہیں اور بغیر اطلاع کیوں آئے ہیں"۔ کارسن نے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اطمینان سے بیٹھ جاؤ مسٹر کارسن۔ ہم تمہارے دوست ہیں اور

تم سے ایک بڑا سودا کرنے آئے ہیں۔ میرا نام جیمز ہے اور میرے ساتھی آئزک اور رابرٹ ہیں"...... جیمز نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا تو کارسن کے چہرے پر قدرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے باری باری جیمز اور اس کے ساتھیوں سے پرجوش انداز میں مصافحہ کیا اور پھر جیمز اور اس کے ساتھی میز کی دوسری طرف اور کارسن واپس اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"آپ کس سودے کی بات کر رہے ہیں"...... کارسن نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہم یہ کلب خریدنا چاہتے ہیں"...... جیمز نے کہا تو کارسن بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ میں نے تو اسے فروخت کرنے کی کبھی کسی خواہش کا اظہار نہیں کیا۔ پھر"...... کارسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ضروری نہیں کہ آپ کلب فروخت کریں تو آپ کو رقم ملے۔ بغیر کلب فروخت کئے بھی آپ اسے فروخت کرنے جتنی رقم حاصل کر سکتے ہیں"...... جیمز نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ کیا مطلب۔ آپ اصل بات کریں۔ آپ کون ہیں اور کیوں یہاں آئے ہیں"...... کارسن نے اس بار قدرے سرد لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''ہمیں صرف اتنا معلوم کرنا ہے کہ آپ نے رچرڈ عرف ریڈ بلڈ مسخرے کو پانچ ہزار ڈالرز دے کر ایک مخصوص وقت پر غیر مزاحیہ اور کوڈ فقرہ اپنے شو میں بولنے کے لئے کیوں کہا تھا۔ اس کوڈ فقرے کا مطلب کیا ہے۔ ہم آپ کو کلب کی قیمت جتنی رقم دے سکتے ہیں''...... جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا تو کارسن کے چہرے پر حیرت کے مزید تاثرات ابھر آئے۔

''آپ کو کس نے یہ سب کچھ بتایا ہے اور آپ کا تعلق کس یورپی ملک سے ہے''...... کارسن نے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہمارا تعلق یورپی ملک کاسٹریا سے ہے اور یہ سب کچھ ہمیں ریڈ بلڈ سے معلوم ہوا ہے۔ اس نے ہمارے کہنے پر ہی تمہیں فون کیا تھا تاکہ ہم کنفرم ہو جائیں اور یہ بھی بتا دوں کہ ریڈ بلڈ کو ہم نے اس لئے ختم کر دیا ہے کہ کوئی اور اس سے معلومات حاصل نہ کر سکے۔ ہماری ایجنسی کا خیال ہے کہ اس کوڈ فقرے میں کسی لیبارٹری کا محل وقوع بتایا گیا ہے''...... جیمز نے کہا۔

''کتنی رقم دیں گے آپ۔ سوچ کر جواب دیں ورنہ میری انگلی کے ایک اشارے پر آپ کا حال ریڈ بلڈ سے بھی زیادہ عبرتناک ہو سکتا ہے''...... کارسن نے اس بار دھمکی آمیز لہجے میں کہا۔

''ہمیں دھمکیاں مت دو کارسن۔ اگر ہم چاہتے تو یہاں قتل عام کر کے تمہیں اٹھا لے جاتے اور تم سے سب کچھ معلوم کر کے تمہاری لاش گٹر میں پھینک دیتے لیکن ہم سیدھی انگلیوں سے گھی

نکالنے کو انگلیاں ٹیڑھی کرنے کی نسبت ترجیح دیتے ہیں''...... جیمز نے خشک لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ بولو۔ کتنی رقم دو گے''...... کارسن نے کہا۔

''دو لاکھ ڈالرز''...... جیمز نے کہا تو کارسن بے اختیار طنزیہ انداز میں ہنس پڑا۔

''تو آپ کے نزدیک میرے کلب کی قیمت دو لاکھ ڈالرز ہے''۔ کارسن نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''کلب نہیں۔ یہ آفس۔ یہ ٹیبل بلکہ اس کرسی کی قیمت ہے دو لاکھ ڈالرز''...... جیمز نے کہا۔

''سوری۔ اب سن لیں۔ اگر آپ دس لاکھ ڈالرز دیں تو میں آپ کو تفصیل بتا سکتا ہوں ورنہ آپ ایسے ہی پوچھتے رہ جائیں گے اور جنہیں یہ معلومات مل چکی ہیں وہ فائدہ اٹھا جائیں گے''۔ کارسن نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ گارینٹڈ چیک مل جائے گا''...... جیمز نے کہا اور جیب سے ایک چیک بک نکال کر اس نے ایک چیک پر تحریر لکھی اور چیک بک سے چیک علیحدہ کر کے اس نے کارسن کی طرف بڑھا دیا۔ کارسن کچھ دیر تک غور سے چیک کو دیکھتا رہا اور پھر اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے چیک تہہ کر کے اسے اپنے کوٹ کی جیب میں رکھ لیا۔

''یہ ہماری گیم کا سپر ریز کے فارمولے کے حصول کی ہے۔ اس

لیبارٹری میں ڈاکٹر تصدق کام کرتا تھا جسے بعد میں ہٹا دیا گیا۔ فان لینڈ کا ایک ایجنٹ گریگ جو میرا بھی دوست تھا اس نے ڈاکٹر تصدق کو اپروچ کیا اور اس سے لیبارٹری کے محل وقوع کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن ڈاکٹر تصدق نے بھاری رقم طلب کر لی تو گریگ نے اپنی حکومت کے پاس جا کر یہ رقم منظور کرا لی لیکن چونکہ وہ ایک ایجنٹ تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ ایجنٹ کے ساتھ کسی بھی وقت کچھ بھی ہو سکتا ہے اس لئے اس نے ایک کوڈ فقرہ ڈاکٹر تصدق سے طے کر لیا۔ پھر اس کا کار ایکسیڈنٹ ہو گیا۔ میں ان دنوں وہاں تھا اور میں اسے پوچھنے کے لئے گیا تو اس نے مجھے اعتماد میں لیتے ہوئے ساری بات بتا دی اور کہا کہ اگر وہ فوت ہو جائے تو میں پاکیشیا میں اس کا کام کروں۔ میری رضامندی پر اس نے یہ فقرہ بتایا اور کہا کہ اس کا نائب آسٹن پاکیشیا پہنچ کر مجھے فون کرے گا اور فقرہ پوچھے گا لیکن میں نے براہ راست اسے یہ فقرہ نہیں بتانا ورنہ میں بھی اس چکر میں پھنس کر ہلاک ہو سکتا ہوں اس لئے کسی ایسے انداز میں فقرہ کہنا کہ آسٹن تک بالواسطہ طور پر فقرہ پہنچ جائے اور اسے ڈاکٹر تصدق کے بارے میں بھی بتا دینا کہ وہ وہاں یہ فقرہ دوہرائے گا اور مطلوبہ رقم دے گا تو ڈاکٹر تصدق اسے لیبارٹری کا محل وقوع بتا دے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جب آسٹن نے مجھ سے رابطہ کیا تو میں نے اسے بتایا کہ وہ ریالٹو کلب میں ہونے والے مسخروں کا شو

دیکھا کرے۔ وہاں مسخرہ ریڈ بلڈ یہ فقرہ دوہرائے گا۔ میں نے ریڈ بلڈ کو پانچ ہزار ڈالرز دے کر اسے یہ فقرہ کہنے پر آمادہ کر لیا۔ پھر اس نے ڈاکٹر تصدق کے بارے میں معلومات کیں اور اس سے مل کر اس نے کوڈ فقرہ دوہرا کر اور مطلوبہ رقم دے کر اس سے لیبارٹری کے بارے میں تمام معلومات حاصل کر لیں۔ یہ باتیں آسٹن نے فون کر کے مجھے بتائی ہیں۔ اب آپ بھی ڈاکٹر تصدق سے مل لیں۔ اس سے معلومات خرید لیں“...... کارسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”یہ تفصیل بھی آپ ہی بتائیں گے۔ لازماً آسٹن سے آپ نے پوچھی ہوگی۔ آپ پانچ لاکھ ڈالرز اور لے لیں لیکن ہمیں پوری تفصیل بتا دیں“...... جیمز نے کہا اور جیب سے ایک بار پھر چیک بک نکال لی۔

”ٹھیک ہے۔ دیں چیک۔ میں آپ کا وقت بچا دیتا ہوں تاکہ آپ ناکام نہ رہ جائیں“...... کارسن نے کہا تو جیمز نے ایک چیک لکھ کر اسے چیک بک سے علیحدہ کیا اور چیک کارسن کی طرف بڑھا دیا۔ کارسن نے ایک بار پھر غور سے چیک دیکھا اور پھر تہہ کر کے اسے بھی جیب میں ڈال لیا۔ اس کے بعد اس نے تفصیل سے لیبارٹری کے بارے میں سب کچھ بتا دیا جو آسٹن نے اسے بتایا تھا۔

”آسٹن نے یہ تفصیل آپ کو کیوں بتائی تھی جبکہ آپ کا کوئی

براہ راست تعلق بھی نہیں تھا اور آپ نے اسے براہ راست کوڈ فقرہ بھی نہ بتایا تھا“...... جیمز نے کہا تو کارسن بے اختیار مسکرا دیا۔

”آسٹن پاکیشیا پہلی بار آیا ہے اور اسے یہاں اپنا مشن مکمل کرنے کے لئے میری مدد کی ضرورت ہے اس لئے اس نے مجھے تفصیل بتائی تاکہ اس کے مطابق میں اس کی مدد کر سکوں“۔ کارسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تو آپ نے کیا مدد کی ہے آسٹن کی اور وہ اس وقت کہاں ہے“...... جیمز نے پوچھا۔

”میں نے اسے ایک گاڑی اور اپنا ایک آدمی دیا ہے جو پہاڑ پور کے پورے علاقے سے واقف ہے اور بس۔ باقی کام اس نے خود کرنا ہے اور مجھے واقعی نہیں معلوم کہ وہ کہاں ہے۔ البتہ فون پر اس کا رابطہ رہتا ہے۔ اب اگر اس کا فون آیا تو میں اس سے پوچھ لوں گا“...... کارسن نے کہا۔

”اوکے۔ اجازت“...... جیمز نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی اس کے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ کارسن بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر وہ مصافحہ کر کے مڑے اور دروازے سے باہر آ گئے۔

”تم نے اسے زندہ چھوڑ دیا جیمز۔ وہ آسٹن کو فون کر کے ہمارے بارے میں بتا دے گا“...... آئزک نے کہا۔

”میں نے دانستہ ایسا کیا ہے۔ میں کسی اور چکر میں الجھنا نہیں چاہتا۔ اب ہمیں محل وقوع معلوم ہو گیا ہے۔ آج رات کو ہی ہم

آپریشن کر دیں گے۔ اول تو یہ کسی کو بتائے گا نہیں کیونکہ اس نے رقم لے کر وہ معلومات ہمیں مہیا کر دی ہیں اور اگر وہ بتا بھی دے تب بھی آسٹن ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا“...... جیمز نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس بار اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

آسٹن پاکیشیا کے دارالحکومت میں اپنی رہائش گاہ کے ایک کمرے میں بیٹھا سامنے رکھے ہوئے ایک نقشے پر جھکا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ہی ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ وہ بھی نقشے پر جھکا ہوا تھا اور بار بار نقشے پر انگلی رکھ کر اسے کچھ بتا رہا تھا۔

''اس پہاڑی تک پہنچ بھی جائیں تب بھی ہمیں لیبارٹری میں تو سامنے کے راستے سے ہی جانا پڑے گا اور وہاں انتہائی سخت حفاظتی انتظامات ہیں۔ کوئی ایسا کریک جو ہمیں فرنٹ کی بجائے کسی اور طرف سے لیبارٹری کے اندر پہنچا دے''...... آسٹن نے اس ادھیڑ عمر آدمی سے کہا۔

''سر۔ یہ تو وہاں جا کر ہی معلوم ہو گا کہ ایسا کوئی کریک موجود ہے یا نہیں۔ اب نقشے میں تو کریک ظاہر نہیں کیے جاتے''...... اس آدمی نے کہا۔

''تم کتنا عرصہ پہاڑ پور میں رہے ہو''...... آسٹن نے پوچھا۔

''میں تو پیدا ہی پہاڑ پور شہر میں ہوا تھا اور وہاں میں نے بیس سال گزارے ہیں۔ آپ کو چیف کارسن نے بتایا تو تھا''...... اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس آدمی کا نام جیرالڈ تھا اور اسے گولڈن کلب کے مالک اور مینجر کارسن نے آسٹن کے ساتھ بھیجا تھا کہ جیرالڈ اس پورے علاقے کے چپے چپے سے واقف ہے۔

''پھر تو تمہیں کریک کے بارے میں علم ہونا چاہئے''...... آسٹن نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی سامنے رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو آسٹن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ آسٹن بول رہا ہوں''...... آسٹن نے کہا۔

''کارسن بول رہا ہوں گولڈن کلب سے''...... دوسری طرف سے کارسن کی آواز سنائی دی تو آسٹن نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

''یس۔ کوئی خاص بات''...... آسٹن نے کہا۔

''فان لینڈ کی کسی ایجنسی کے تین ایجنٹ اس لیبارٹری کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے مسخرے ریڈ بلڈ کے پاس پہنچے۔ اس سے انہوں نے میرے بارے میں معلومات حاصل کیں کہ میں نے ریڈ بلڈ کو غیر مزاحیہ فقرہ بولنے کے لئے رقم دی

تھی۔ پھر وہ میرے آفس آئے۔ میں نے انہیں یہ کہہ کر ٹال دیا کہ مجھے کچھ معلوم نہیں ہے۔ مجھے بھی رقم دی گئی تھی کہ میں یہ فقرہ شو میں ریڈ بلڈ کے ذریعے کہلاؤں اور بس لیکن انہیں نہ صرف آپ کے بارے میں علم تھا بلکہ انہیں یہ بھی علم تھا کہ آپ ڈاکٹر تصدق سے ملے تھے۔ کیا آپ نے ڈاکٹر تصدق کو زندہ چھوڑ دیا تھا''۔ کارسن نے کہا۔

''میرے بارے میں وہ کیا جانتے ہیں''...... آسٹن نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے خود سوال کر دیا۔

''صرف آپ کا نام اور ملک کا نام۔ یہ انہیں ڈاکٹر تصدق نے بتایا ہوگا''...... کارسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ آپ نے اچھا کیا کہ مجھے بتا دیا۔ اب میں خود ہی ان سے نمٹ لوں گا''...... آسٹن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''اب چلو۔ ہمیں کام کرنا ہوگا ورنہ وہ لوگ ہم سے پہلے وہاں پہنچ جائیں گے''...... آسٹن نے سامنے پڑے ہوئے نقشے کو اٹھا کر تہہ کرتے ہوئے کہا اور تھوڑی دیر بعد جیپ میں سوار تین افراد پہاڑیوں کی طرف جانے والی سڑک پر آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ پہاڑ پور دارالحکومت سے تقریباً دو سو کلومیٹر دور تھا۔ جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر جیرالڈ تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر آسٹن اور عقبی سیٹ پر آسٹن کا اسسٹنٹ انتھونی بیٹھا ہوا تھا جیپ میں مخصوص ہتھیار موجود تھے۔ پھر تقریباً اڑھائی گھنٹے کے طویل سفر کے بعد وہ پہاڑ

پور شہر میں داخل ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ پہاڑیوں کے درمیان بنی ہوئی سڑک پر آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔

''خاص علاقے میں داخل ہونے سے پہلے چیک پوسٹ ہے۔ اس سے کراس کرنا مشکل ہوگا۔ ہمارے ساتھ حساس اسلحہ موجود ہے''...... جیرالڈ نے گردن موڑ کو سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے آسٹن سے کہا۔

''یہاں پاکیشیا میں رشوت عام ہے۔ کیا رقم دے کر ہم گزر نہیں سکتے''...... آسٹن نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں بات کر لوں گا''...... جیرالڈ نے مطمئن ہوتے ہوئے کہا اور پھر اس نے واقعی چیک پوسٹ کے سامنے جیپ روک دی اور جیپ سے نیچے اتر کر وہ چیک پوسٹ کے انچارج کے کمرے میں چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو انچارج اس کے ساتھ تھا۔ اس نے جیرالڈ سے ہاتھ ملا کر اسے رخصت کیا اور جیپ کو کراس کرنے کا کہہ دیا۔ چند لمحوں بعد جیپ چیک پوسٹ کو کراس کر کے آگے نکل گئی۔

''صرف پانچ سو روپے دیئے ہیں۔ اس میں وہ راضی ہو گیا''۔ جیرالڈ نے مسکراتے ہوئے کہا تو آسٹن بے اختیار ہنس پڑا۔ پھر تقریباً دو گھنٹے بعد جب رات کا اندھیرا اترنے لگا تو وہ ایک ایسے پہاڑی قصبے میں پہنچ گئے جہاں سے آگے پختہ سڑک نہ تھی۔ اس کے بعد پہاڑیاں ایک دوسرے سے ملی ہوئی تھیں اور سوائے پیدل

چلنے کے اور کوئی راستہ نہ تھا۔ یہاں بھی جیرالڈ نے ہی بات کی اور انہیں ایک سرائے کا احاطہ کرائے پر مل گیا جہاں وہ جیپ بھی رکھ سکتے تھے اور رات بھی گزار سکتے تھے۔ سرائے میں ہی انہوں نے کھانا منگوا کر کھایا۔

''یہاں سے وہ کراس ٹائیگر پہاڑی کتنے فاصلے پر ہے''۔ کھانا کھانے کے بعد آسٹن نے جیرالڈ سے پوچھا۔

''یہاں سے پیدل چلتے ہوئے ہم ایک گھنٹے میں وہاں پہنچ جائیں گے''...... جیرالڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن رات کو ہم راستہ کیسے چیک کر سکیں گے۔ اگر ہم نے ٹارچیں جلائیں تو فوراً چیک ہو جائیں گے''...... آسٹن نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

''یہاں کا چپہ چپہ میرا بارہا دیکھا ہوا ہے اس لئے آپ بے فکر رہیں۔ میں آپ کو رات کے اندھیرے میں بھی صحیح سلامت لے جاؤں گا اور واپس بھی لے آؤں گا۔ البتہ اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہم لیبارٹری میں کیسے داخل ہوں گے''...... جیرالڈ نے کہا۔

''اس کی فکر مت کرو۔ میں نے ایک ایسی گیس حاصل کر لی ہے جو پہاڑی چٹانوں کے درمیان رخنوں میں جذب ہو کر اندر لیبارٹری تک پہنچ جائے گی اور وہاں موجود افراد کئی گھنٹوں کے لئے بے ہوش ہو جائیں گے اور ہم حفاظتی انتظامات کو تباہ کر کے اندر داخل ہو کر فارمولا حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے''۔

آسٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا تو جیرالڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر جب رات قدرے گہری ہو گئی اور ہر طرف گھپ اندھیرا چھا گیا تو آسٹن، انتھونی اور جیرالڈ اسلحہ جیبوں میں ڈالے خاموشی سے اس سرائے کے احاطے سے نکلے اور کراس ٹائیگر پہاڑی کی طرف بڑھنے لگے۔ رہنمائی جیرالڈ کر رہا تھا اور واقعی گھپ اندھیرے کے باوجود وہ اس رفتار سے چل رہا تھا جیسے رات کی بجائے دن کا وقت ہو یا پھر اس کی آنکھوں میں کسی بلی کی آنکھیں لگا دی گئی ہوں جبکہ آسٹن اور انتھونی خاصے پریشان تھے کیونکہ جس راستے سے وہ چل رہے تھے اس کے دونوں اطراف میں گہری کھائیاں تھیں اور چلنے میں معمولی سی لغزش بھی انہیں گہرائی میں دھکیل سکتی تھی لیکن جیرالڈ کی رہنمائی میں وہ بہرحال اس کراس ٹائیگر نامی پہاڑی کے عقبی حصے تک پہنچ گئے۔ رات کے وقت چونکہ چاند بھی موجود نہ تھا اس لئے یہ پہاڑی بھی دوسری پہاڑیوں جیسی ہی لگ رہی تھی۔

''انتھونی۔ گیس گن نکالو تھیلے سے اور کسی رخنے میں اسے فائر کر دو''...... آسٹن نے اپنے ساتھی انتھونی سے کہا۔

''یس باس''...... انتھونی نے کہا اور اپنی پشت پر موجود تھیلے میں سے اس نے ایک چھوٹی سی گن نکالی جس کے آگے باریک لیکن لمبی سوئی لگی ہوئی تھی۔ اس نے یہ سوئی ایک رخنے میں ڈالی اور گن پر دباؤ ڈالا تو سوئی رخنے کے اندر گھستی چلی گئی۔

"ٹھیک ہے۔ اب فائر کر دو"...... ساتھ کھڑے آسٹن نے کہا۔ انہیں اندھیرا ہونے کے باوجود کچھ کچھ نظر آنے لگ گیا تھا کیونکہ ان کی آنکھیں اندھیرے کی عادی ہو گئی تھیں۔ انتھونی نے گن کے نیچے موجود ٹریگر کو ایک بار دبایا تو گن کو جھٹکا سا لگا۔ پھر اس میں ہلکی سی تھرتھراہٹ محسوس ہونے لگی۔ چند لمحوں بعد گن ساکت ہو گئی۔

"دوسرا فائر کرو۔ اس طرح چار فائر کرو تاکہ گیس پوری پہاڑی کے اندر پھیل جائے"...... آسٹن نے کہا تو انتھونی نے مسلسل چار فائر کر دیئے۔

"بس کافی ہے۔ اب اسے نکال کر باہر پھینک دو۔ اب یہ خالی ہو چکی ہے"...... آسٹن نے کہا تو انتھونی نے گن کو ایک جھٹکے سے واپس کھینچا اور وہیں پہاڑی کے ساتھ ہی پھینک دیا۔

"اندر سائنسی انتظامات ہوں گے۔ ان کا کیا ہو گا"...... جیرالڈ نے کہا۔

"یہ گیس صرف انسانوں اور جانوروں کو ہی بے ہوش نہیں کرتی بلکہ آلات کو بھی ناقابل استعمال بنا دیتی ہے۔ اب تمام انتظامات زیرو ہو چکے ہوں گے"...... آسٹن نے فخریہ لہجے میں کہا تو جیرالڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے تک مسلسل جیرالڈ کی رہنمائی میں چلتے ہوئے وہ پہاڑی کے فرنٹ پر پہنچ گئے۔ وہاں ایک چیک پوسٹ بنی ہوئی تھی لیکن وہ خالی تھی۔ شاید رات کو وہاں کوئی موجود نہ ہوتا تھا۔

"اگر یہاں لوگ ہوتے تو وہ گیس سے متاثر نہ ہوتے اور ہمارے لئے مسئلہ بن سکتا تھا"...... آسٹن نے اطمینان بھرا سانس لیتے ہوئے کہا تو انتھونی نے اثبات میں سر ہلا دیا جبکہ جیرالڈ خاموش رہا تھا۔

"اب اندر جانے کا راستہ تم نے ڈھونڈنا ہے جیرالڈ"...... آسٹن نے جیرالڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آؤ میرے ساتھ۔ راستہ بھی مل جائے گا"...... جیرالڈ نے کہا اور پھر وہ سب آگے کی طرف بڑھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد جیرالڈ ایک اونچی چٹان کے سامنے رک گیا۔

"یہ چٹان مصنوعی انداز میں بنائی گئی ہے اس لئے راستہ بھی ادھر سے ہی ہو گا"...... جیرالڈ نے سامنے موجود چٹان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی غور سے دیکھنے پر ہی محسوس ہوتا ہے لیکن اب یہ چٹان ہٹے گی کیسے"...... آسٹن نے کہا۔

"بم مار دیتے ہیں"...... انتھونی نے کہا۔

"احمقانہ باتیں مت کیا کرو۔ ابھی پورا شہر اکٹھا ہو جائے گا۔ نانسنس"...... آسٹن نے کہا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے چٹان کی دونوں سائیڈوں کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ تقریباً دس منٹ بعد اس نے چٹان کے ایک حصے کو دبایا تو سرر کی بھاری سی آواز کے ساتھ ہی چٹان آٹومیٹک انداز میں ایک طرف ہٹ گئی۔ اب اندر جاتا ہوا

سرنگ نما راستہ صاف دکھائی دے رہا تھا لیکن اندر ویسا ہی اندھیرا تھا جیسا باہر تھا۔

”آپ نے کمال کر دیا صاحب۔ آپ کو کیسے اس سسٹم کا علم ہوا“...... جیرالڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہماری پوری زندگی ایسے ہی کھیل کھیلتے ہوئے گزری ہے۔ ہمیں ایسے سسٹمز کا علم ہوتا ہے اس لئے ہم اسے آسانی سے کھول اور بند کر لیتے ہیں“...... آسٹن نے قدرے فخریہ لہجے میں کہا اور جیرالڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر آسٹن کی رہنمائی میں وہ تینوں اس سرنگ نما راستے سے اندر داخل ہوئے۔ راستہ کافی اندر جا کر ایک بار پھر بند ہو گیا۔ یہ ایک بڑا لوہے کا پھاٹک تھا جو چٹانوں کے اندر نصب تھا۔ اس پر ایک بلب موجود تھا لیکن یہ بلب آف تھا۔

”آپ کو تو اس کا سسٹم بھی معلوم ہو گا صاحب“...... جیرالڈ نے کہا۔

”ہاں۔ دیکھو ابھی کھولتا ہوں“...... آسٹن نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے جیسے ہی پھاٹک کو ہاتھ لگایا اچانک چھت سے سرخ رنگ کی تیز شعاعیں نکلیں اور وہ تینوں جیسے ان شعاعوں میں نہا سے گئے لیکن یہ سب ایک لمحے میں مکمل ہو گیا اور شعاعیں پڑتے ہی انہیں یوں محسوس ہوا جیسے ان کی روحیں ان کے جسموں سے زبردستی کھینچ کر نکالی جا رہی ہوں اور اس کے ساتھ ہی ان کے ذہن مکمل طور پر تاریکی میں ڈوبتے چلے گئے۔

جیمز اپنے ساتھیوں کے ساتھ اپنی رہائش گاہ کے ایک کمرے میں بیٹھا کاپر ریز مشن پر ہی بات چیت کر رہا تھا۔ جیمز کے ساتھیوں کا خیال تھا کہ کارسن نے انہیں اصل بات نہیں بتائی لیکن جیمز کا خیال اپنے دونوں ساتھیوں سے مختلف تھا۔ اسے اپنی پہچان پر پورا بھروسہ تھا۔ اسے یقین تھا کہ جس لہجے میں کارسن نے انہیں لیبارٹری کے متعلق تفصیل بتائی ہے وہ درست ہے۔

”اگر تمہیں یقین ہے کہ کارسن کی طرف سے دی گئی معلومات درست ہیں اور کاسٹریا کا آسٹن بھی ہم سے پہلے ہی اس پر کام کر رہا ہے تو پھر ہمارا یہاں بیٹھ کر باتیں کرنا اپنے آپ کو ناکام بنانے کے مترادف ہے“...... رابرٹ نے کہا تو آئزک نے بھی اس کی تائید کر دی۔

”او کے۔ پھر چلو آج رات ہی ریڈ کرتے ہیں“...... جیمز نے

پرجوش لہجے میں کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ آسٹن ہم سے پہلے یا ہمارے فوراً بعد وہاں پہنچ جائے تو ہمیں اس کا بھی خیال رکھنا ہو گا''...... آئزک نے کہا۔

''تمہاری بات ٹھیک ہے۔ ہمیں باقاعدہ پلاننگ بنانی ہو گی''۔ جیمز نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی جیب سے ایک تہہ شدہ کاغذ نکالا اور اسے کھول کر سامنے میز پر رکھ لیا۔ یہ نقشہ تھا۔

''یہ پہاڑ پور کا نقشہ ہے''...... آئزک نے نقشے پر جھکتے ہوئے کہا۔

''پہاڑ پور تو کافی بڑا علاقہ ہے۔ یہ نقشہ اس کراس پہاڑی کے اردگرد کا ہے۔ میں نے ایک آدمی سے باقاعدہ کنفرمیشن کرائی ہے جو وہاں کا رہنے والا تھا''...... جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہم نے رات کو اگر وہاں جانا ہے تو پھر یہ نقشہ کام نہیں دے گا۔ پھر ہمیں کوئی مقامی گائیڈ چاہئے''...... رابرٹ نے کہا۔

''گولڈن کلب والے کارسن نے بھی اپنا ایک آدمی آسٹن کو دیا ہے''...... آئزک نے کہا۔

''فکر مت کرو۔ میں نے اس کا بندوبست کر لیا ہے۔ اس کوٹھی کا ملازم پہاڑ پور کا رہنے والا ہے۔ وہ وہاں کے چپے چپے کے بارے میں جانتا ہے۔ ہم اسے ساتھ لے جائیں گے''...... جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ پھر اسے بہرحال ہلاک کرنا پڑے گا اور جس پارٹی نے

یہ کوٹھی ہمیں دی ہے وہ ہمیں اور ہماری ایجنسی کو اچھی طرح جانتی ہے اس لئے اس ملازم کو ساتھ نہیں لے جانا چاہئے''...... رابرٹ نے کہا۔

''اس پارٹی سے کہو۔ شاید وہ ارینج کر دے فوری''...... آئزک نے کہا تو جیمز نے اثبات میں سر ہلایا اور سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''ایج کلب''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''جیمز بول رہا ہوں۔ ہنری سے بات کراؤ''...... جیمز نے کہا۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو۔ ہنری بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

''جیمز۔ ریڈ ون بول رہا ہوں''...... جیمز نے کہا۔

''یس سر۔ حکم''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہم نے پہاڑ پور کے علاقے میں رات کو ایک آپریشن کرنا ہے۔ ہمیں وہاں کا کوئی ایسا مقامی آدمی چاہئے جو بااعتماد بھی ہو اور وہاں کے بارے میں سب کچھ جانتا ہو''...... جیمز نے کہا۔

''کب کرنا ہے آپ نے آپریشن''...... ہنری نے پوچھا۔

''آج رات۔ کیونکہ ایک اور ایجنٹ بھی اس آپریشن کے سلسلے میں کام کر رہا ہے۔ ہم اس سے پہلے یہ کام کرنا چاہتے ہیں''۔ جیمز

نے کہا۔

"آپ اس وقت رہائش گاہ سے ہی بول رہے ہیں"...... ہنری نے پوچھا۔

"ہاں"...... جیمز نے جواب دیا۔

"آدمی ابھی پہنچ جائے گا۔ وہ میرے کلب میں سپروائزر ہے۔ انتہائی بااعتماد آدمی ہے اور میرے پاس آنے سے پہلے وہ پہاڑ پور میں ہی ایک ہوٹل میں کام کرتا رہا ہے اور وہیں کا پیدائشی ہے۔ اس کا نام ولیم ہے"...... ہنری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بھجوا دیں اور ہاں۔ ایک بڑی اور مضبوط جیپ کا بھی بندوبست کرنا ہے"...... جیمز نے جیسے اچانک یاد آنے پر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ولیم کے ساتھ جیپ بھی بھجوا دوں گا۔ وہ اچھا ڈرائیور بھی ہے اور جیپ چلانے میں مددگار رہے گا"...... ہنری نے کہا تو جیمز نے اس کا شکریہ ادا کر کے رسیور رکھ دیا اور پھر اس نے اپنے ساتھیوں کو بات چیت کی تفصیل بتا دی کیونکہ اس نے لاؤڈر آن نہیں کیا تھا اس لئے اس کے ساتھیوں کو علم نہ ہو سکتا تھا کہ ہنری نے کیا بات کی ہے۔

"یہ اچھا ہو گیا لیکن اب ہمیں وہاں کام کرنے کا کوئی واضح پلان بنانا چاہئے۔ دونوں صورتوں میں کہ وہاں آسٹن اور اس کے ساتھی ہم سے پہلے موجود ہوں یا ہمارے پہنچنے کے بعد وہاں آئیں یا سرے سے ہی نہ آئیں اور ہم نے اس لیبارٹری میں داخل کیسے

ہونا ہے۔ وہاں کے سائنسی حفاظتی انتظامات کو کس طرح زیرو کرنا ہے۔ یہ سب پلاننگ پہلے سے تیار کرنی چاہئے"...... آئزک نے کہا۔

"فکر مت کرو۔ یہ ہمارا پہلا آپریشن نہیں ہے۔ ساری زندگی ایسے ہی آپریشنز کرنے میں گزری ہے۔ میں کاسٹریا سے ہی اپنے ساتھ الیون زیرو مشین اور نائٹ سپاٹ چیکنگ مشین لے آیا تھا۔ وہ اس آپریشن میں کام آئے گی۔ الیون زیرو مشین سے حفاظتی انتظامات چاہے کتنے ہی طاقتور ہوں ایک لمحے میں زیرو ہو جائیں گے اور نائٹ سپاٹ چیکنگ مشین کے ذریعے وسیع رینج میں جہاں بھی کوئی آدمی موجود ہو گا مشین نقشے پر اس کی نشاندہی کر دے گی پھر ہم اسے کلوز سرکٹ میں لا کر اس کو پہچان بھی سکتے ہیں۔ جہاں تک لیبارٹری کے اندر جانے کا تعلق ہے تو ہمارا جو ایجنٹ پہلے یہاں کام کرتا رہا ہے اس نے وہاں کا چکر لگا کر پوری رپورٹ بھجوائی تھی۔ اس کراس ٹائیگر پہاڑی کے فرنٹ میں ایک مصنوعی چٹان ہے جسے میکنیکل انداز میں کھولا اور بند کیا جاتا ہے۔ وہاں سے ایک سرنگ نما راستہ نیچے اتر جاتا ہے۔ آگے لوہے کا بند دروازہ ہے جسے کمپیوٹر ہی کھولتا اور بند کرتا ہے۔ الیون زیرو مشین سے تمام نظام زیرو ہو جائے گا تو ہم خود آسانی سے یہ راستہ کھول اور بند کر لیں گے"...... جیمز نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو آئزک اور رابرٹ دونوں کے چہروں پر اطمینان کے تاثرات ابھرتے چلے

گئے۔ پھر شام پڑتے ہی جیمز اور اس کے ساتھی جیپ میں سوار ہو کر دارالحکومت سے پہاڑ پور کی طرف روانہ ہو گئے۔ ولیم جیپ لے کر رہائش گاہ پر پہنچ گیا تھا اور اب ولیم ہی جیپ ڈرائیو کر رہا تھا۔ جیمز نے اس سے کراس ٹائیگر پہاڑی اور اس کے ارد گرد علاقے سمیت وہاں موجود چیک پوسٹوں کے بارے میں تفصیل معلوم کر لی تھی۔ پہاڑ پور کے بعد پہاڑی راستے پر جانے کے لئے ایک چیک پوسٹ تھی لیکن ولیم نے بتایا کہ وہ صرف اسلحہ اور منشیات چیک کرتے ہیں کیونکہ اس علاقے سے اسلحہ اور منشیات کے اسمگلر اکثر گزرتے رہتے ہیں لیکن ولیم نے رشوت دے کر وہاں سے آسانی سے جیمز اور اس کے ساتھیوں کو گزارنے کا دعویٰ کیا تھا اور جیمز کو تسلی ہو گئی تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ پاکیشیا میں رشوت عام سی بات سمجھی جاتی ہے اور پھر ایسا ہی ہوا۔ چیک پوسٹ پر جیسے ہی انہیں روکا گیا ولیم نے خود بات کی اور چند لمحوں بعد بغیر کسی چیکنگ کے انہیں آگے جانے کی اجازت مل گئی اور پھر تقریباً ایک گھنٹہ پہاڑی سڑک پر جیپ چلانے کے بعد وہ کراس ٹائیگر پہاڑی کی سائیڈ پر پہنچ گئے۔

''پہلے مجھے چیک کرنے دو کہ ادھر ادھر یہاں کتنے آدمی موجود ہیں''...... جیمز نے جیپ سے اترتے ہوئے کہا اور پھر جیپ کی عقبی سائیڈ پر پڑے ہوئے تھیلے میں سے اس نے ایک مشین نکالی جس کے نیچے باقاعدہ فولڈنگ اسٹینڈ لگا ہوا تھا۔ اس نے مشین کو ایک

چٹان پر رکھ کر اسے ایڈجسٹ کیا اور پھر اس کا بٹن آن کر دیا تو مشین پر کئی چھوٹے بڑے بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے اور پھر مشین کے اوپر موجود سکرین ایک جھماکے سے روشن ہو گئی۔ پھر اس پر سرخ رنگ کے چار نقطے ابھر آئے۔

''چار آدمی موجود ہیں اور چاروں اکٹھے ہیں''...... جیمز نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین کے مختلف بٹن پریس کر دیئے تو سکرین ایک لمحے کے لئے تاریک ہوئی اور پھر روشن ہو گئی تو اب وہاں چار افراد واضح طور پر نظر آ رہے تھے اور اس کے ساتھ ہی جیمز کا قہقہہ فضا میں گونج اٹھا۔

''کیا ہوا''...... آئزک اور رابرٹ نے چونک کر پوچھا۔ ولیم سمیت وہ سب جیپ سے نیچے اتر چکے تھے۔

''مشین ہم چاروں کو دکھا رہی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہاں اور کوئی موجود نہیں ہے''...... جیمز نے کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''اوکے۔ پھر اب ہمیں آپریشن مکمل کر لینا چاہئے''...... آئزک نے کہا۔

''ہاں۔ یہ موقع اچھا ہے۔ کم از کم دو سو میٹر کے احاطے میں ہمارے علاوہ کوئی آدمی باہر نہیں ہے''...... جیمز نے کہا اور پھر انہوں نے جیپ کو ایک چٹان کے پیچھے کھڑا کیا اور اسلحہ اور مشینری ساتھ لے کر پیدل چل پڑے۔ تقریباً ایک گھنٹے تک محتاط انداز میں چلنے

کے بعد وہ کراس ٹائیگر پہاڑی کے فرنٹ پر پہنچ گئے۔ وہاں ایک چیک پوسٹ موجود تھی لیکن وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ وہ چاروں آگے بڑھے۔

''اوہ۔ اوہ۔ راستہ تو کھلا ہوا ہے۔ چٹان ایک سائیڈ پر ہٹی ہوئی ہے''...... جیمز نے پہاڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ یا تو کوئی باہر آ رہا ہے یا پھر کوئی اندر گیا ہے''...... آئزک نے کہا تو جیمز نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اسلحہ نکال لو''...... جیمز نے کہا اور خود بھی جیب سے مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا۔

''اندر تو حفاظتی نظام کام کر رہا ہوگا''...... اس بار رابرٹ نے کہا تو جیمز اچھل پڑا۔

''اوہ۔ اوہ۔ مجھے اس کا خیال ہی نہیں رہا تھا۔ تم نے یاد دلا دیا۔ ولیم اپنا تھیلا دکھاؤ''...... جیمز نے ولیم کی طرف مڑتے ہوئے کہا جس کی پشت پر سیاہ رنگ کا ایک بڑا تھیلا لدا ہوا تھا۔ ولیم نے تھیلا اتار کر نیچے رکھ دیا تو جیمز نے اسے کھول کر اس میں سے ایک اور مشین نکال لی اور اسے آن کر کے اس کا رخ سرنگ کی اندرونی طرف کر کے اس نے مشین کا ایک بڑا بٹن پریس کر دیا تو زوں زوں کی آواز مشین سے نکلنے لگی اور اس پر موجود چھوٹی سکرین پر ہندسے سے دوڑنے لگے۔ چند لمحوں بعد زوں زوں کی آوازیں نکلنا بند ہو گئیں اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر زیرو کا ہندسہ ابھر آیا تو

جیمز نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے مشین آف کر دی اور اسے اٹھا کر دوبارہ تھیلے میں ڈال دیا۔

''اب یہ تھیلا اٹھا لو ولیم''...... جیمز نے ولیم سے کہا اور ولیم نے تھیلا اٹھا کر اسے دوبارہ اپنی پشت پر لاد لیا۔

''آؤ اب اندر چلیں۔ اب سارا نظام زیرو ہو چکا ہے''...... جیمز نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور مشین پسٹلز ہاتھوں میں لئے وہ سرنگ میں داخل ہو گئے۔ کافی اندر جانے اور نیچے اترنے کے بعد وہ ایک لوہے کے بڑے سے بند گیٹ کے سامنے پہنچ گئے۔ جیمز نے آگے بڑھ کر گیٹ پر ہاتھ رکھ کر اسے دھکیلا تو چھت سے چٹک کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی چھت سے سرخ رنگ کی روشنی نکلی اور جیمز اور اس کے ساتھی اس روشنی میں نہا سے گئے اور دوسرے ہی لمحے جیمز کے ذہن پر سیاہ رنگ کی چادر پھیلتی چلی گئی۔ آخری احساس اس کے ذہن میں بھی یہی ابھرا تھا کہ مشین نے دھوکہ دیا ہے اور سسٹم زیرو نہیں ہوا تھا۔ اس کے بعد تمام احساسات جیسے منجمد سے ہو کر رہ گئے اور وہ چاروں ریت کے خالی ہوتے ہوئے بوروں کی طرح زمین پر گرتے چلے گئے۔

عمران، سرداور کے آفس میں داخل ہوا تو سرداور نے اٹھ کر اس کا استقبال کیا۔ ان کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

''کیا کوئی خاص بات ہے جو تمہیں فون کرنے کی بجائے خود آنا پڑا ہے''...... رسمی فقروں کی ادائیگی کے بعد سرداور نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ جو بات میں نے کرنی ہے وہ فون پر نہیں ہو سکتی اس لئے آپ کو ڈسٹرب کیا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا بات ہے۔ جلدی بتاؤ۔ میں تو پریشان ہو گیا ہوں''۔ سرداور نے کہا۔

''کاسپر ریز کی لیبارٹری کہاں ہے''...... عمران نے کہا تو سرداور بے اختیار اچھل پڑے۔

''کس لیبارٹری کے بارے میں پوچھ رہے ہو۔ نئی یا سابقہ۔ اور

تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے۔ یہ تو ٹاپ سیکرٹ ہے''...... سرداور نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''جسے آپ ٹاپ سیکرٹ بنائے ہوئے ہیں اس کے پیچھے دو یورپی ملکوں کے ایجنٹ کام کر رہے ہیں لیکن آپ نے نئی یا سابقہ کیوں کہا ہے۔ کیا مطلب ہوا اس کا''...... عمران نے کہا۔

''کاسپر ریز کی پہلی لیبارٹری پہاڑ پور میں واقع کراس ٹائیگر پہاڑی کے اندر تھی جو بعد ازاں کلوز کر دی گئی کیونکہ وہاں یکے بعد دیگرے دو بڑے سائنس دان ہلاک ہو گئے تھے اور ان کی ہلاکت کی وجہ اس بند ماحول میں کاسپر ریز پر ہونے والے تجربات تھے۔ یہ ریز حد درجہ تباہ کن ہیں۔ ان کے اثرات ساری پہاڑیوں میں پھیل گئے اور بڑے سائنس دانوں کے ساتھ عملہ بھی یکے بعد دیگرے ہلاک ہونے لگ گیا تو میں نے اسے کلوز کرا دیا۔ عملے کو دوسری لیبارٹریوں میں ٹرانسفر کر دیا گیا اور اسے خفیہ رکھنے کے لئے ڈاکٹر شہاب کو بھی فوت شدہ ظاہر کیا گیا اور باقاعدہ اس کا عملی مظاہرہ بھی کیا گیا۔ ہسپتال کے سرد خانے سے ایک لاش لے کر اسے ڈاکٹر شہاب ظاہر کر کے باقاعدہ جنازہ پڑھا گیا اور پھر دفن کر دیا گیا جبکہ ڈاکٹر شہاب زندہ ہیں اور نئے عملے کے ساتھ دوسری لیبارٹری میں کام کر رہے ہیں جو قدرے بہتر لیبارٹری ہے۔ وہاں کاسپر ریز کے زہریلے اثرات اثرانداز نہیں ہو سکتے۔ تم کس لیبارٹری کے بارے میں پوچھ رہے ہو''...... سرداور نے تفصیل

بتاتے ہوئے کہا۔

''تو پہاڑ پور والی لیبارٹری کلوز ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ وہ تو کلوز ہے۔ صرف اندر دو افراد ہیں جو چوکیداری کرتے ہیں۔ دن کو باہر بنی ہوئی چیک پوسٹ پر رہتے ہیں اور رات کو لیبارٹری کے اندر تاکہ گیس کے اثرات سے بچ سکیں''۔ سرداور نے جواب دیا۔

''دوسری لیبارٹری کہاں ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''دارالحکومت میں''...... سرداور نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ لیکن بند لیبارٹری میں کاسپر ریز کے فارمولے کے سلسلے میں تو کوئی نوٹس یا فائل وغیرہ موجود نہیں ہے''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ ڈاکٹر شہاب وہاں سے سب کچھ لے آئے تھے''۔ سرداور نے جواب دیا۔

''کیا آپ کنفرم ہیں''...... عمران نے کہا۔

''ظاہر ہے۔ ڈاکٹر شہاب بہت سینئر سائنس دان ہیں۔ وہ غلط بیانی تو نہیں کر سکتے''...... سرداور نے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ ہمیں ان ایجنٹوں کے پیچھے نہیں جانا چاہئے۔ وہ وہاں سے کچھ حاصل نہ کر سکیں گے''...... عمران نے کہا۔

''انہیں گرفتار تو ہونا چاہئے۔ وہ پاکیشیا کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ پھر عدالت انہیں جو سزا دے گی سو دے گی''...... سرداور نے

کہا۔

''وہاں کلوز لیبارٹری میں حفاظتی سائنسی انتظامات کیا ہیں''۔ عمران نے پوچھا تو سرداور اٹھے اور الماری میں سے ایک فائل نکال کر انہوں نے عمران کے سامنے رکھ دی۔ عمران نے فائل کھول کر اسے پڑھنا شروع کر دیا۔ کافی دیر بعد اس نے فائل بند کر دی۔

''ٹھیک ہے۔ اب میں مطمئن ہوں۔ وہاں چوکیداروں کے پاس فون تو ہو گا۔ وہ نمبر مجھے دیں اور انہیں بتا دیں کہ میں ان سے کسی بھی وقت بات کر سکتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں انہیں کہہ دیتا ہوں''...... سرداور نے فائل اٹھا کر اسے کھولا اور پھر چند صفحے الٹانے کے بعد ان کی نظریں ایک صفحے پر جم سی گئیں۔ پھر انہوں نے فائل اٹھا کر عمران کے سامنے رکھ دی۔

''یہ ہے ان کا فون نمبر۔ ان کے نام ہیں اکبر اور رحمت''۔ سرداور نے صفحے پر انگلی رکھتے ہوئے کہا تو عمران کے اثبات میں سر ہلانے پر انہوں نے انگلی ہٹائی اور فون کا رسیور اٹھا کر فون سیٹ کے نیچے موجود بٹن انہوں نے پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں انہوں نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

''میں اکبر بول رہا ہوں سر''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ

آواز سنائی دی۔

''داور بول رہا ہوں''...... سرداور نے قدرے نرم لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ حکم سر''...... اکبر نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''لیبارٹری کی کیا پوزیشن ہے''...... سرداور نے پوچھا۔

''سب اوکے ہے سر۔ بالکل اوکے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''رحمت کہاں ہے''...... سرداور نے پوچھا۔

''وہ سر آپ سے چھٹی لے کر دو روز کے لئے دارالحکومت گیا ہوا ہے۔ میں یہاں اکیلا ہوں سر''...... اکبر نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ مجھے یاد نہیں رہا۔ اس کی بیٹی کی شادی تھی۔ اب سنو۔ ایک صاحب ہیں علی عمران۔ وہ مجھ سے بھی بڑے افسر ہیں۔ وہ جب تمہیں فون کریں تو تم نے ان کا حکم اس طرح ماننا ہے جس طرح میری بات مانتے ہو۔ کیا نام بتایا ہے میں نے''۔ سرداور نے کہا۔

''علی عمران صاحب سر۔ میں جانتا ہوں انہیں سر۔ جب میں آپ کی کوٹھی پر تھا تو وہ اکثر آیا کرتے تھے''...... اکبر نے جواب دیا۔

''اوہ۔ پھر تو اور بھی اچھا ہے۔ لو ان سے بات کرو''...... سرداور نے کہا اور رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں''۔

عمران اپنا پورا تعارف کرانے سے باز نہ آیا تو سرداور نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''یس سر۔ حکم سر''...... اکبر نے قدرے مسکراتے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''میرا نمبر نوٹ کر لو۔ کوئی مسئلہ ہو تو مجھے فون کر دینا۔ اگر میں فون پر نہ ملوں تو پیغام دے دینا''...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے اپنے فلیٹ کا نمبر بتا دیا۔

''یس سر۔ میں نے نوٹ کر لیا ہے سر''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اب سنو۔ پوری طرح ہوشیار رہنا ہے۔ اس لیبارٹری کے خلاف دو یورپی ملکوں کے ایجنٹ کام کر رہے ہیں اور کسی بھی وقت وہ تم تک پہنچ سکتے ہیں۔ تم نے ہر طرح سے اپنا خیال رکھنا ہے۔ جیسے ہی وہ پہنچیں یا ان کے بارے میں تمہیں کچھ معلوم ہو تم نے فوراً مجھے فون کرنا ہے''...... عمران نے کہا۔

''یس سر۔ میں سمجھتا ہوں سر''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اوکے۔ میرا فون نمبر دوہراؤ''...... عمران نے کہا تو اکبر نے اس کا فون نمبر دوہرا دیا۔

''گڈ۔ ویری گڈ۔ اوکے''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''یہ ڈگریاں اس چوکیدار کو بتانے کی کیا ضرورت تھی''۔ سرداور

نے عمران کے رسیور رکھتے ہی غصیلے لہجے میں کہا۔

"تاکہ اسے معلوم ہو سکے کہ آپ کے پاس کوئی پڑھا لکھا آدمی بھی آ سکتا ہے۔ آپ کا رعب قائم رہے گا نا"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو سرداور بے اختیار ہنس پڑے۔

"تم سے کوئی نہیں جیت سکتا۔ بہرحال اب تمہاری تسلی ہو گئی ہے"...... سرداور نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن آپ ڈاکٹر شہاب کو بھی الرٹ کر دیں۔ ہو سکتا ہے کہ ان ایجنٹوں کو اصل بات کا علم ہو جائے اور وہاں ریڈ کر دیں جبکہ میں یہاں بیٹھا ان کا انتظار کرتا رہوں"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ انہیں گرفتار کرو تاکہ یہ خطرہ ختم ہو سکے"...... سرداور نے کہا۔

"وہ تو ہوتا رہے گا لیکن مجھے جو فوری خطرہ محسوس ہو رہا تھا وہ تو ختم ہو گیا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر سرداور سے اجازت لے کر وہ ان کے آفس سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار دانش منزل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس نے ڈاکٹر تصدق سے آسٹن اور بعد میں اس کے کمرے میں آ کر چیک لے جانے والے یورپی دونوں کا حلیہ اور قدوقامت معلوم کر لئے تھے اس لئے وہ چاہتا تھا کہ دانش منزل جا کر ٹیم کو ان کی تلاش پر لگا دے اور پھر دانش منزل پہنچ کر وہ جیسے ہی آپریشن روم میں داخل ہوا بلیک

زیرو حسب روایت اس کے احترام میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"بیٹھو"...... رسمی سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور خود بھی اپنے لئے مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"آج لگتا ہے عمران صاحب کہ آپ کی آمد کسی خاص وجہ سے ہوئی ہے ورنہ آپ تو ادھر آنے کا راستہ ہی بھول جاتے ہیں"۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ کیا کہتے ہیں صبح کا بھولا شام کو واپس آ جائے تو اسے بھولا نہیں کہنا چاہئے اور میں تو صرف ایک ہفتے کا بھولا ہوں۔ میرے ساتھ تو مزید رعایت ہونی چاہئے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"اب آپ خود ہی ایک ہفتے کا اقرار کر رہے ہیں جبکہ میرے خیال میں آپ پندرہ روز بعد آئے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"چلو مہینہ تو نہیں ہوا۔ اس میں صبح اور شام کے سلسلے بھی آ جاتے ہیں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے اس لئے بلیک زیرو بولتے بولتے خاموش ہو گیا۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی تو بلیک زیرو چونک کر سیدھا ہو گیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

"لیس سر۔ حکم"...... جولیا کا لہجہ مزید مؤدبانہ ہو گیا۔

"دو آدمیوں کے حلیئے اور قدوقامت کی تفصیل نوٹ کرو اور پوری ٹیم کو ان کی تلاش پر لگا دو۔ یہ یورپی ایجنسی کے سپر ایجنٹس ہیں اور یہاں ایک لیبارٹری کو ٹریس کرنے میں مصروف ہیں"۔ عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ بتائیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے تفصیل سے حلیئے اور قدوقامت کی تفصیل بتا دی۔

"یس سر۔ میں ٹیم کو الرٹ کر دیتی ہوں"...... دوسری طرف سے جولیا نے کہا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"وہ سرخ ڈائری دینا"...... عمران نے بلیک زیرو سے کہا تو بلیک زیرو نے میز کی سب سے نچلی دراز کھولی اور سرخ کور والی ایک ضخیم ڈائری نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے اسے کھولا اور اس کی ورق گردانی شروع کر دی۔ تھوڑی دیر بعد اس کی نظریں ایک صفحے پر چند لمحے جمی رہیں۔ پھر اس نے ڈائری بند کر کے میز پر رکھی اور رسیور اٹھا کر اس نے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"یس۔ انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یہاں سے کاسٹریا کا رابطہ نمبر اور اس کے دارالحکومت وانا کا رابطہ نمبر دیں"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں پلیز"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... تھوڑی دیر بعد انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو انکوائری آپریٹر نے دونوں رابطہ نمبر بتا دیئے۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"کارپوریٹ ایکسپریس"...... رابطہ ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ یورپی تھا۔

"میں پاکیشیا سے علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ کارپوریٹ ایکسپریس کا جنرل مینجر جیگر سمتھ میرا انکل ہے اور میں نے اپنے انکل سے دو تین سال ہوئے بات ہی نہیں کی۔ میری ان سے بات کرا دو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ انکل اپنی وصیت تبدیل کر دیں اور مجھے اپنی وراثت سے ہی محروم کر دیں"...... عمران نے بغیر کسی وقفے کے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے صرف اتنا کہا گیا اور سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم ہنس کیوں رہے ہو۔ ان چچاؤں کی خیر خیریت معلوم کرتے رہنا چاہئے ورنہ باقی عمر بھی اسی طرح جوتیاں چٹخاتے پھرنا پڑ جائے گا"...... عمران نے بلیک زیرو سے کہا تو بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"ہیلو۔ کون بول رہا ہے"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری لیکن بلغم

زندہ آواز سنائی دی جس سے اندازہ ہوتا تھا کہ بولنے والا بڑی عمر کا آدمی ہے۔

"شکر ہے۔ شکر ہے۔ انکل ابھی زندہ ہیں اور نہ صرف ابھی زندہ ہیں بلکہ بول بھی سکتے ہیں۔ واہ۔ کیا قسمت پائی ہے انکل نے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ تم کہیں عمران تو نہیں ہو ناٹی بوائے۔ کیا واقعی تم ہو"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد دوسری طرف سے یکلخت چیختے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"ارے۔ انکل کی یادداشت بھی موجود ہے۔ وری گڈ۔ انکل زندہ باد"...... عمران نے شوخ لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے بولنے والا بے اختیار ہنسنے لگا۔

"انکل کی ہنسی کا مطلب ہے کہ آنٹی کی موت کا غم بھلا کر اب انکل کسی نئی آنٹی کے پیچھے ہنستے پھر رہے ہیں کیونکہ آنٹی کو انکل کی یہی ہنسی پسند تھی اور اسی ہنسی کی خاطر آنٹی نے اتنا بڑا ادارہ انکل کے سپرد کر دیا تھا"...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"تم میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ ویسے کے ویسے ہی ہو۔ اگر تمہاری آنٹی مر نہ چکی ہوتی تو تمہاری باتیں سن کر وہ میرے پیچھے لٹھ لے کر پڑ جاتی کہ اس کے پیارے بھتیجے کی کال کیوں دیر سے سنی گئی۔ بہرحال بولو۔ آج اتنے عرصے بعد تمہیں انکل کی یاد کیسے آ گئی تم جیسے مصروف آدمی کو"...... جیگر سمتھ نے قدرے سنجیدہ ہوتے

ہوئے کہا۔

"ایک حلیہ سنو قدوقامت سمیت اور مجھے بتاؤ کہ اس کا تعلق کاسٹریا کی کس ایجنسی یا تنظیم سے ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تفصیل سے حلیہ بتانا شروع کر دیا۔ حلیہ کے بعد اس نے قدوقامت کے بارے میں بتایا تاکہ اگر وہ شخص میک اپ میں ہو تو قدوقامت کی وجہ سے کوئی نہ کوئی اندازہ لگایا جا سکے۔

"یہ تو آسٹن کا حلیہ ہے۔ کاسٹریا کی سرکاری ایجنسی لوزاٹ کا سپر ایجنٹ۔ یہ تم سے کیسے ٹکرا گیا۔ لوزاٹ تو صرف سائنسی فارمولوں اور سائنسی لیبارٹریوں کے خلاف کام کرتی ہے"...... جیگر سمتھ نے فوراً جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میری ڈگریاں بھول گئے۔ چلو میں نے جیسے بھی حاصل کی ہیں ڈگریاں تو سائنس سے متعلقہ ہیں۔ ویسے یہ صاحب پاکیشیا کی ایک لیبارٹری سے فارمولا حاصل کرنے کے چکر میں ہیں۔ ان سے پہلے اسی ایجنسی کا ایک ایجنٹ گریگ بھی اس پر کام کر چکا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ گریگ بھی سپر ایجنٹ تھا۔ وہ کار ایکسیڈنٹ میں زخمی ہوا اور پھر ہسپتال میں ہی ہلاک ہو گیا۔ بہرحال یہ بتا دوں کہ آسٹن خاصا تیز اور ہوشیار ایجنٹ ہے"...... جیگر سمتھ نے کہا۔

"اس اطلاع کا شکریہ۔ میرا نام وصیت میں موجود ہے یا نہیں"۔

عمران نے کہا تو دوسری طرف سے جیگر سمتھ بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا تو عمران نے گڈ بائی کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"یہ کون سا کیس ہے عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اسے ڈاکٹر تصدق سے ملاقات سے لے کر سرداور سے ملاقات تک تمام تفصیل بتا دی۔

"اگر وہ لیبارٹری کلوز ہے تو پھر وہ خود ہی ٹکریں مار کر رہ جائیں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ انہیں جیسے ہی اطلاع ملی کہ یہ لیبارٹری کلوز کر دی گئی ہے تو وہ دوسری لیبارٹری کو ٹریس کرنا شروع کر دیں گے جبکہ سرداور نے مجھے دوسری لیبارٹری کے بارے میں نہیں بتایا۔ صرف اتنا کہا ہے کہ وہ دارالحکومت میں ہے۔ ہمیں اس لیبارٹری کی نگرانی کرنا ہو گی"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"کرنل شاہ بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل شاہ کی آواز سنائی دی کیونکہ یہ ان کا براہ راست نمبر تھا اس لئے براہ راست ان کی آواز سنائی دی تھی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... کرنل شاہ کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

"پہاڑ پور میں کراس ٹائیگر نامی پہاڑی کے اندر اہم سائنسی لیبارٹری تھی جسے کلوز کر دیا گیا تھا اور ڈاکٹر شہاب کو دوسری لیبارٹری

میں شفٹ کر دیا گیا تھا"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ یہ تبدیلی دو اڑھائی سال پہلے عمل میں لائی گئی تھی"۔ کرنل شاہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کلوز لیبارٹری پر آپ کی انٹیلی جنس پہرہ دے رہی ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"نو سر۔ کلوز لیبارٹری پر پہرہ دینے کا کوئی بظاہر فائدہ تو نہیں ہے سر"...... کرنل شاہ نے کہا۔

"مجھے اطلاعات مل رہی ہیں کہ اس لیبارٹری کے خلاف دو یورپی ملکوں کے ایجنٹ کام کر رہے ہیں اور جب انہیں معلوم ہو گا کہ یہ لیبارٹری کلوز کر دی گئی ہے تو پھر وہ اصل لیبارٹری جو دارالحکومت میں ہے، پر ریڈ کر دیں گے۔ اگر آپ کے آدمی وہاں ہوتے تو ان ایجنٹوں کا خاتمہ وہیں کیا جا سکتا تھا۔ اب وہاں دو چوکیدار ٹاپ آدمی ہیں اور ہو سکتا ہے کہ انہیں دوسری لیبارٹری کے بارے میں بھی علم ہو"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ہو سکتا ہے۔ پھر جیسے آپ حکم دیں"...... کرنل شاہ نے کہا۔

"یہ ایجنٹ کسی بھی وقت وہاں پہنچ سکتے ہیں۔ آپ فوری طور پر وہاں نگرانی کے انتظامات کرائیں اور ان ایجنٹوں کو گرفتار کرنے کی کوشش کریں تاکہ ان سے مزید معلومات حاصل کی جا سکیں"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مزید کچھ کہے بغیر

رسیور رکھ دیا۔

''آپ نے کام ملٹری انٹیلی جنس پر ڈال دیا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''یہ کام ان کا ہے۔ انہیں ہی کرنا چاہئے۔ ہمارے آدمی تو شہر میں انہیں ٹریس کرنے کی کوشش میں لگ گئے ہیں''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''میرے خیال میں تو اصل نگرانی دوسری لیبارٹری کی ہونی چاہئے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''سرداور نے بتایا ہی نہیں اور میں نے کرنل شاہ سے پوچھنا ایکسٹو کی توہین سمجھا ہے اس لئے مجبوری ہے۔ البتہ اگر تم کہو تو سرداور پر رعب ڈال کر پوچھا جا سکتا ہے''...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا لیا تو بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔ عمران نے رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''داور بول رہا ہوں''...... رابطہ ہوتے ہی سرداور کی آواز سنائی دی۔

''ایکسٹو فرام دس اینڈ''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ حکم سر''...... سرداور نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''مجھے عمران نے شکایت کی ہے کہ آپ نے اس سے اس لیبارٹری کا محل وقوع دانستہ چھپایا ہے جہاں اب ڈاکٹر شہاب کا سپر ریز پر کام کر رہے ہیں۔ کیا آپ کو عمران پر اعتماد نہیں رہا۔ اگر ایسا

ہے تو پھر اسے زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں ہے''...... عمران نے مخصوص لہجے میں خاصے سرد انداز میں کہا۔

''اوہ نہیں سر۔ میں جتنا اعتماد عمران پر کرتا ہوں اتنا تو شاید اپنے آپ پر بھی نہیں کرتا۔ نجانے اسے شکایت کا موقع کیوں ملا ہے۔ ویسے ہی عمران بھول گیا ہوگا ورنہ مجھے یاد ہے میں نے اسے بتایا تھا کہ دوسری لیبارٹری دارالحکومت میں ہے۔ وہ انڈسٹریل ایریا میں ہے سر''...... سرداور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ آئندہ خیال رکھا کریں''...... عمران نے کہا اور مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

''آپ نے خواہ مخواہ سرداور کو ڈانٹ دیا۔ وہ اب کئی دنوں تک خاصے پریشان رہیں گے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''وہ استادوں کے بھی استاد ہیں۔ ٹاپ سیکرٹ کو ٹاپ سیکرٹ رکھتے ہیں۔ پہلے صرف دارالحکومت کہہ کر بات ٹال دی۔ اب انڈسٹریل ایریا کہہ کر بات ٹال دی ہے۔ دارالحکومت کے انڈسٹریل ایریا میں ایسی کئی خفیہ لیبارٹریاں ہیں جن پر بظاہر انڈسٹری بنائی گئی ہے تاکہ کسی کو شک نہ پڑ سکے۔ ہماری مطلوبہ لیبارٹری پر انڈسٹری کون سی ہے یہ نہیں بتایا۔ ڈھونڈتے پھرو تم خود ہی''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

''ڈاکٹر شہاب کے بارے میں آپ بتا رہے ہیں کہ باقاعدہ ان کا جنازہ پڑھایا گیا، تدفین کی گئی۔ اس کی کیا ضرورت تھی''۔

بلیک زیرو نے کہا۔

''نجانے کس نے یہ تجویز سوچی ہو گی لیکن ایک بات ہے۔ یہ ایجنٹ ڈاکٹر شہاب کو نہیں ڈھونڈ رہے ورنہ وہ فارمولے کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر شہاب کو بھی لے اڑتے''...... عمران نے کہا۔

''اب آپ کا کیا پروگرام ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''پروگرام کیا ہونا ہے۔ ٹیم انہیں ڈھونڈ رہی ہے۔ ادھر پہاڑ پور لیبارٹری میں وہ لوگ گئے تو ملٹری انٹیلی جنس انہیں کور کر لے گی اور اس طرح یہ پکڑے جائیں گے یا ہلاک ہو جائیں گے اور ہم نے کیا کرنا ہے''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

اکبر لیبارٹری کے اندر ایک کمرے میں گہری نیند سویا ہوا تھا۔ وہ یہاں چوکیدار تھا۔ اس کا تعلق وزارت سائنس سے تھا۔ اس کے ساتھ دوسرا آدمی رحمت تھا جو چھٹی پر گیا ہوا تھا اس لئے اکبر کمرے میں فرش پر بستر بچھا کر سویا ہوا تھا۔ لیبارٹری کے اندر ایک کمرے کو انہوں نے بیڈ روم اور دوسرے کو کچن بنا رکھا تھا جہاں کھانے پینے کا خاصا سامان ہر وقت موجود رہتا تھا کیونکہ وہ ایک بار پہاڑ پور جا کر وہاں سے کئی ہفتوں کے لئے خریداری کر آتے تھے۔ چونکہ اس کے لئے معاوضہ وزارت سائنس ادا کرتی تھی اس لئے رقم کی پرواہ نہ ہوتی تھی۔ دن کے وقت وہ لیبارٹری سے نکل کر باہر بنی ہوئی چیک پوسٹ پر رہتے تھے جبکہ رات کو اندر جا کر سو جاتے تھے۔ یہاں کے حفاظتی انتظامات ویسے ہی موجود تھے جنہیں سونے سے پہلے وہ باقاعدہ آن کر کے سوتے تھے۔ یہاں

چونکہ انتہائی قیمتی مشینری ابھی تک موجود تھی اس لئے انہیں یہاں رکھا گیا تھا۔ گہری نیند سوئے ہوئے اکبر کی اچانک آنکھ کھل گئی اور وہ بے اختیار ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اسے شاید پیاس محسوس ہو رہی تھی اور ساتھ ہی اس کی ناک میں نامانوس سی بو بھی آ رہی تھی۔

"یہ بو کہاں سے آ رہی ہے"...... اکبر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر ساتھ ہی رکھا ہوا پانی سے بھرا ہوا جگ اٹھا کر اس نے گلاس میں پانی ڈالا اور پی گیا۔ پیاس اتنی تھی کہ وہ یکے بعد دیگرے کئی گلاس پی گیا۔ پانی پینے سے اسے بو محسوس ہونا بند ہو گئی تھی۔ اس نے جگ گلاس رکھا اور دوبارہ لیٹ کر آنکھیں بند کر لیں۔ پھر اچانک سائرن کی تیز آواز اس کے کانوں میں پڑی تو وہ بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ کمرے میں سائرن کی آواز صاف سنائی دے رہی تھی۔

"اوہ۔ گیٹ پر کوئی موجود ہے۔ یہ سائرن اسی وقت بجتا ہے جب کوئی غلط آدمی گیٹ کو چھوتا ہے۔ رحمت بھی نہیں ہو سکتا۔ میری طرح اس کے بارے میں بھی کوائف کمپیوٹر میں فیڈ ہیں"...... اکبر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ اس کمرے سے نکل کر ایک اور کمرے میں پہنچ گیا۔ یہاں ایک مشین موجود تھی جس پر سکرین بھی تھی۔ اکبر اور رحمت دونوں کو یہاں کے سائنسی انتظامات آف کرنے اور آن کرنے ہوتے تھے اس کے لئے ضروری مشینری کو

چلانے اور بند کرنے کی بھی باقاعدہ تربیت دی گئی تھی تاکہ کسی بھی ایمرجنسی میں وہ کام کر سکیں۔ اکبر نے مشین کا ایک بٹن آن کیا تو سکرین پر جھماکا سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی سکرین روشن ہو گئی۔ سکرین پر لوہے کا بڑا سا گیٹ اور اس کا سرنگ والا حصہ نظر آ رہا تھا۔ یہ منظر دیکھتے ہی اکبر ایک بار پھر اچھل پڑا کیونکہ گیٹ کی دوسری طرف تین افراد فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ان میں سے دو یورپی تھے جبکہ ایک مقامی تھا۔

"یہ کہاں سے آ گئے۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ بو شاید ان کی وجہ سے تھی۔ اب کیا کیا جائے"...... اکبر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ایک طویل سانس لے کر مشین کے اور بٹن پریس کر دیئے اور اس کے ساتھ ہی پھاٹک خودبخود اندر کی طرف کھلتا چلا گیا تو اکبر اس کمرے سے نکل کر ایک راہداری میں گیا اور وہاں سے دوڑتا ہوا پھاٹک کی طرف بڑھ گیا جہاں تین افراد بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ اس نے ان تینوں بے ہوش افراد کو اندر لا کر رسیوں سے جکڑنے کا پلان بنایا تھا تاکہ صبح کو عمران کے فون نمبر پر فون کر کے اطلاع دے دے۔ اس وقت رات گئے وہ فون نہ کرنا چاہتا تھا۔

چنانچہ ایک ایک کر کے وہ ان تینوں کو اٹھا کر اندر ایک کمرے میں لے آیا اور پھر اس نے ایک الماری سے رسی کا بڑا سا بنڈل نکالا اور ان تینوں کے ہاتھ عقب میں کر کے باندھ دیئے۔ ساتھ

ہی ان کی ٹانگیں بھی باندھ دیں۔ پھر اس نے ان کی تلاشی لی تو ان سب کی جیبوں سے مشین پسٹلز اور دوسرا اسلحہ نکال کر ایک طرف رکھ دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ غیر ملکی ایجنٹ ہیں اور لیبارٹری میں موجود قیمتی مشینری کو تباہ کرنے آئے ہیں۔ ایک بار تو اسے یہ خیال بھی آیا کہ وہ انہیں گولی مار دے لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ اس سے پوچھا جا سکتا تھا کہ جب یہ بے ہوش تھے تو انہیں گولی کیوں ماری گئی اور ایسا نہ ہو کہ الٹا وہ کسی بڑے چکر میں پھنس جائے اس لئے انہیں باندھ کر رکھنے کا فیصلہ کیا تھا۔

اکبر نے ان افراد کو باندھنے کے بعد مشین کے ذریعے پھاٹک دوبارہ بند کر دیا اور واپس آ کر اپنے بستر پر لیٹ گیا۔ اسے چونکہ معلوم تھا کہ یہ لوگ جن شعاعوں سے بے ہوش ہوئے ہیں ان کا دورانیہ کئی گھنٹوں پر محیط تھا اس لئے وہ مطمئن تھا کہ صبح سے پہلے یہ ہوش میں نہیں آ سکتے۔ تھوڑی دیر بعد وہ دوبارہ گہری نیند سو گیا۔ پھر نجانے کس وقت اچانک وہ ایک بار پھر ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا کیونکہ اب ایک بار پھر سائرن کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

”اوہ۔ تو کچھ اور لوگ آئے ہیں۔ یہ آج کیا ہو رہا ہے۔ پہلے تو کبھی ایسا نہیں ہوا“..... اکبر نے اٹھتے ہوئے بڑبڑا کر کہا اور دوسرے کمرے میں جا کر ایک بار پھر مشین آن کر دی اور اس بار منظر دیکھ کر ایک بار پھر اچھل پڑا۔ اس بار چار افراد پھاٹک کی

دوسری طرف بے ہوش پڑے ہوئے تھے جن میں سے تین یورپی نژاد تھے جبکہ ایک مقامی آدمی تھا۔

”یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ اب میں کیا کروں۔ چلو انہیں بھی باندھ دیتا ہوں۔ ایک بنڈل اور ہے تو سہی۔ صبح دن چڑھے دیکھا جائے گا“..... اکبر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر مشین کے ذریعے اس نے پھاٹک کھولا اور پھر ایک ایک کر کے وہ ان چاروں کو اٹھا کر اندر اسی کمرے میں لے آیا جہاں پہلے بھی تین افراد بندھے ہوئے پڑے تھے۔ الماری سے اس نے رسی کا بنڈل نکالا اور ایک بار پھر وہ ان چاروں بے ہوش افراد کو باندھنے میں مصروف ہو گیا۔ باندھنے کے بعد اس نے ایک بار پھر تسلی کی کہ کہیں وہ اپنے آپ کو چھڑا تو نہیں لیں گے۔ پھر مشین کے ذریعے پھاٹک بند کر کے وہ ایک بار پھر اپنے بستر پر آ کر لیٹ گیا لیکن اب اس کی آنکھوں سے نیند غائب ہو گئی تھی۔ اسے اب ان سات بے ہوش اور بندھے ہوئے افراد کا خیال بار بار آ رہا تھا لیکن پھر تھوڑی دیر بعد وہ خود بخود سو گیا۔ پھر نجانے کتنا وقت گزرا تھا کہ دور سے اس کے کان میں ہلکی سی کھٹک کی آواز پڑی تو وہ یکلخت جاگ اٹھا۔ چونکہ وہ چوکیدار تھا اس لئے اس کی نیند بھی ہوشیار ہوتی تھی۔ معمولی سی آواز سے بھی وہ جاگ اٹھتا تھا۔ اس بار بھی ایسا ہی ہوا۔

”اب کیا ہو گیا ہے۔ اور لوگ تو نہیں آ گئے“..... اکبر نے اٹھتے ہوئے بڑبڑا کر کہا اور پھر سلیپر پیروں میں ڈالے وہ دروازے کی

طرف بڑھنے لگا۔ پھر جیسے ہی وہ دروازے تک پہنچا اچانک کوئی سایہ اس پر جھپٹا اور اکبر سینے پر ضرب کھا کر چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل کمرے کے اندر گرا۔ اس کا سر ایک میز سے ٹکرایا اور اس کے ساتھ ہی اس کے احساسات اس کا ساتھ چھوڑ گئے۔ پھر درد کی تیز لہر سے اس کے حواس دوبارہ جاگ اٹھے اور آنکھیں کھولتے ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن وہ اٹھ نہ سکا کیونکہ اس کا جسم رسی سے بندھا ہوا تھا اور وہ دیوار کے ساتھ پشت لگائے بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے رسیاں کھولنے کی کوشش کی لیکن اسے کچھ اس انداز سے باندھا گیا تھا کہ وہ حرکت بھی نہ کر سکتا تھا۔ کمرہ خالی تھا اور کوئی آدمی موجود نہ تھا۔

"یہ کون تھا۔ کیا کوئی روح تھی۔ وہ تو بے ہوش پڑے ہوں گے۔ پھر یہ کون تھا جس نے مجھے ضرب لگائی اور پھر رسی سے باندھ دیا۔ اب روح کو تو ضرورت نہیں تھی مجھے رسی سے باندھنے کی۔ پھر یہ کون تھا"...... اکبر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن کوئی کمرے میں نہ آیا اور نہ ہی کسی قسم کی حرکت کی آواز اسے سنائی دی۔ ہر طرف مکمل خاموشی طاری تھی۔ پھر کچھ دیر بعد اسے دور سے چلتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی اور اس کا جسم بے اختیار تن سا گیا۔ اس کی آنکھیں دروازے پر جیسے جم سی گئی تھیں۔

آسٹن کے اندھیرے میں ڈوبے ہوئے ذہن پر اچانک روشنی کا ایک نقطہ نمودار ہوا اور پھر یہ نقطہ تیزی سے پھیلتا چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں کھل گئیں اور آنکھیں کھلتے ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ایسا کرتے ہوئے اسے جھٹکا سا لگا کیونکہ وہ رسی سے بندھا ہوا تھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر بے ہوش ہونے سے پہلے کے مناظر گھومنے لگے۔ اسے یاد آ گیا کہ وہ اپنے ساتھیوں انتھونی اور جیرالڈ کے ساتھ سرنگ میں داخل ہو کر پھاٹک کے پاس پہنچا تھا اور پھر جیسے ہی اس نے پھاٹک کو ہاتھ لگایا چھت سے سرخ روشنی نکلی تھی اور وہ بے ہوش ہو گیا تھا جبکہ اس سے پہلے انہوں نے پہاڑی کے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس بھی فائر کر دی تھی لیکن اب وہ سرنگ کی بجائے کسی کمرے میں پڑا ہوا تھا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے ساتھ تھے۔

اس بار وہ کسی نہ کسی طرح اٹھ کر بیٹھ گیا اور پھر جیسے ہی اس نے گردن گھمائی تو اس طرح اچھلا جیسے کسی بچھو نے اسے کاٹ لیا ہو۔

"اوہ۔ اوہ۔ جیمز اور اس کا گروپ بھی یہاں موجود ہے۔ حیرت ہے۔ اگر یہ لیبارٹری ہے تو یہاں تو بے ہوش کر دینے والی گیس فائر ہوئی تھی۔ ایسی گیس جس کے اثرات فوری ہوتے تھے اور پھر فوری ہی ختم ہو جاتے تھے اس لئے لیبارٹری کے اندر تو سب افراد حقیقی طور پر بے ہوش ہو گئے ہوں گے پھر انہیں باہر سے کون اٹھا کر اندر لایا اور رسیوں سے باندھ دیا۔ اسی ادھیڑ بن میں مبتلا ہونے کے ساتھ ساتھ اس نے رسی سے بندھے ہوئے اپنے ہاتھ کھولنے کی کوشش بھی شروع کر دی اور چند لمحوں بعد اسے محسوس ہو گیا کہ باندھنے والا کوئی عام آدمی ہے کیونکہ رسی عام انداز میں بندھی ہوئی تھی اور چند لمحوں بعد اس نے گرہ کھولی اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا تو اس کی جیبیں خالی تھیں۔ اس نے ادھر ادھر نظریں دوڑائیں اور پھر ایک کونے میں موجود میز پر اسے کافی تعداد میں مشین پسٹلز پڑے نظر آئے۔ ایک سیاہ رنگ کا بڑا سا تھیلا بھی میز پر پڑا تھا۔ اس نے اپنا مشین پسٹل پہچان لیا اور آگے بڑھ کر اس نے اسے اٹھایا اور میگزین چیک کر کے اس نے مشین پسٹل جیب میں ڈال لیا۔

پھر وہ دوسری طرف بڑھ گیا لیکن اندر پہنچتے ہی اسے ساتھ والے کمرے میں کسی آدمی کے بڑبڑانے اور چلنے کی آواز سنائی دی تو وہ

محتاط ہو گیا۔

پھر جیسے ہی وہ ساتھ والے کمرے کے دروازے پر پہنچا اس نے ایک لمبے تڑنگے آدمی کو کمرے سے باہر آتے دیکھا تو اس نے بجلی کی سی تیزی سے اس آدمی کے سینے پر زوردار ضرب لگائی اور وہ آدمی چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل کمرے میں گرا تو اس کا سر ایک میز سے ٹکرایا اور اس کا تنا ہوا جسم یکلخت ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ آسٹن نے آگے بڑھ کر اسے چیک کیا۔ وہ واقعی سر پر لگنے والی چوٹ سے بے ہوش ہو چکا تھا۔ آسٹن واپس مڑا اور اس نے دوسرے کمرے میں موجود اپنے ساتھیوں کے ہاتھوں پر بندھی ہوئی رسی کھولی اور واپس دوسرے کمرے میں آ کر اس نے اس آدمی کے ہاتھ اور پیر اس انداز میں باندھے کہ وہ زیادہ حرکت بھی نہ کر سکے اور اپنے آپ کو آزاد بھی نہ کرا سکے۔ وہ پہلے اس جگہ کا راؤنڈ لگانا چاہتا تھا۔ اس کا اندازہ تھا کہ وہ لیبارٹری کے اندر ہے لیکن یہاں سوائے اس آدمی کے اور کوئی موجود نہیں ہے۔ چنانچہ اس آدمی کو باندھ کر اس نے لیبارٹری کے اندرونی حصوں کا راؤنڈ لگایا۔ وہاں اب بھی خاصی قیمتی مشینری موجود تھی لیکن کوئی آدمی موجود نہ تھا اور نہ ہی کسی قسم کی فائل حتیٰ کہ کوئی کاغذ کا ٹکڑا تک موجود نہ تھا۔ وہ واپس آ کر اس کمرے میں داخل ہوا جہاں اس کے آدمی موجود تھے جبکہ ساتھ ہی جیمز اور اس کے تین ساتھی رسی سے بندھے ہوئے پڑے تھے۔

"مشن تو ناکام ہو گیا۔ یہاں تو کچھ بھی نہیں ہے لیکن اب ان کا تو خاتمہ کیا جائے"...... آسٹن نے جیب سے مشین پسٹل نکالتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی بے ہوش پڑے ہوئے جیمز اور اس کے تینوں ساتھیوں کے سینوں پر گولیوں کی بوچھاڑ پڑی اور وہ چند لمحے تڑپنے کے بعد اسی بے ہوشی کے عالم میں ہی ساکت ہو گئے۔ دل پر پڑنے والی گولیوں نے انہیں زیادہ تڑپنے کا موقع نہیں دیا تھا۔ اسی لمحے اس کے ساتھیوں کے جسموں میں حرکت کے تاثرات ابھرنے لگے۔ شاید فائرنگ کی آوازوں نے ان کے ذہنوں کو جھٹکا دیا تھا جس کی وجہ سے وہ ہوش میں آ رہے تھے۔

"اٹھو انتھونی، جیرالڈ۔ ہم خطرے میں ہیں"...... آسٹن نے کہا تو وہ دونوں جھٹکے سے اٹھ بیٹھے اور دوسرے لمحے جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"یہ۔ یہ کون ہیں۔ ہم کہاں ہیں"...... انتھونی نے کہا تو آسٹن نے اپنے ہوش میں آنے سے لے کر اب تک کے سارے حالات مختصر طور پر بتا دیئے۔

"وہ آدمی زندہ ہے باس جو ہمیں یہاں اٹھا لایا تھا۔ اسے تو فوراً ہلاک ہونا چاہئے"...... انتھونی نے کہا۔

"نہیں۔ اسے میں نے باندھ دیا ہے۔ اب اس سے یہاں کے حالات معلوم ہوں گے کہ اس لیبارٹری کو کلوز کر کے کہاں شفٹ کیا

گیا ہے"...... آسٹن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس دروازے سے نکل کر وہ دوسرے کمرے میں داخل ہوا تو سامنے بندھا ہوا آدمی ہوش میں تھا اور اٹھ کر بیٹھا ہوا تھا۔

"تمہیں۔ تمہیں کیسے ہوش آ گیا۔ سرخ شعاعوں کا شکار تو کئی گھنٹوں تک ہوش میں نہیں آتا اور یہ فائرنگ کی آوازیں کیسی تھیں"...... اس آدمی نے بڑے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں تربیت یافتہ آدمی ہوں۔ میں ذہنی مشقیں مسلسل کرتا رہتا ہوں۔ میں زیادہ دیر تک بے ہوش نہیں رہ سکتا اور جہاں تک فائرنگ کا تعلق ہے وہ چار یورپی جو بندھے پڑے ہیں انہیں میں نے اس لئے ہلاک کر دیا کہ وہ بھی تربیت یافتہ لوگ تھے۔ وہ ہوش میں آ کر کچھ بھی کر سکتے تھے۔ تمہارا کیا نام ہے اور تم یہاں کیا کر رہے تھے"...... آسٹن نے جواب دیتے ہوئے آخر میں سوال کر دیا۔

"میں یہاں چوکیدار ہوں۔ میرا نام اکبر ہے۔ میرا ساتھی چوکیدار رحمت چھٹی پر گیا ہوا ہے۔ تم کون ہو۔ تم کہاں سے آئے ہو اور کیوں آئے ہو"...... اکبر نے کہا تو آسٹن بے اختیار ہنس پڑا۔

"ابھی تم نے یہ نہیں پوچھا کہ میں تمہاری بندھی ہوئی رسیوں سے کیسے آزاد ہو گیا"...... آسٹن نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے ہاں۔ مجھے تو یاد نہیں رہا تھا۔ میں نے تو تمہیں باندھ دیا تھا رسی سے۔ پھر تم کیسے آزاد ہو گئے"...... اکبر نے چونک کر کہا۔ اسی لمحے جیرالڈ اور انتھونی اندر داخل ہوئے۔

"باس۔ یہاں تو اور کوئی آدمی موجود نہیں ہے۔ یہ کیسی لیبارٹری ہے"...... انتھونی نے کہا۔

"تم یہاں تفصیلی چیکنگ کرو۔ شاید یہاں ہونے والے کام کے سلسلے میں کوئی نوٹس ردی کی ٹوکری سے یا کسی الماری سے یا کسی کونے میں پڑا مل جائے۔ میں تب تک اکبر سے بات کرتا ہوں"...... آسٹن نے کہا تو انتھونی اور جیرالڈ دونوں مڑ کر کمرے سے باہر چلے گئے۔

"اب باتیں بہت ہو گئی ہیں مسٹر اکبر۔ اب تم میرے سوالوں کے جواب دو گے اور ہاں۔ یہ سن لو اگر تم نے جھوٹ بولا یا غلط بیانی کی تو تمہاری لاش کو گٹر کے کیڑے بھی کھانے سے انکار کر دیں گے۔ بولو۔ یہ لیبارٹری کب کلوز ہوئی ہے۔ بولو"...... آسٹن نے مشین پسٹل کا رخ اکبر کی طرف کرتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ سخت اور سرد ہو گیا تھا۔

"میں تو چوکیدار ہوں۔ میں یہاں ڈیڑھ سال پہلے آیا تھا۔ تب بھی یہاں کوئی آدمی نہیں تھا اور ابھی تک ہم دو چوکیداروں کے علاوہ اور کوئی آدمی یہاں نہیں آیا"...... اکبر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو یہ لیبارٹری ڈیڑھ سال پہلے کلوز کی گئی تھی"...... آسٹن نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ میں ڈیڑھ سال قبل آیا تھا۔ پھر چند روز بعد میرا ساتھی رحمت بھی آ گیا تھا"...... اکبر نے جواب دیا۔

"ان ڈیڑھ سالوں کے دوران کوئی سائنس دان نہیں آیا یہاں"۔ آسٹن نے پوچھا تو اکبر نے ہچکچاتے ہوئے نہیں کہہ دیا۔

"تم غلط بیانی کر رہے ہو۔ سنو۔ آخری بار کہہ رہا ہوں سچ بول دو"...... آسٹن نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میں سچ بول رہا ہوں"...... اکبر نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا تو آسٹن نے آگے بڑھ کر اس کی پیشانی پر مشین پسٹل کی نال رکھ دی۔

"آخری بار کہہ رہا ہوں سچ بول دو ورنہ کھوپڑی اڑ جائے گی۔ بولو"...... آسٹن نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ ایک سائنس دان ڈاکٹر شہاب آئے تھے۔ وہ یہاں اپنی ڈائری بھول گئے تھے۔ وہ لینے آئے تھے۔ ہمیں پہلے بڑے صاحب کا فون آیا تھا۔ پھر وہ آئے تھے۔ بس اس کے بعد کوئی نہیں آیا"...... اکبر نے اس بار لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کتنا عرصہ پہلے آئے تھے"...... آسٹن نے اسی طرح پیشانی پر موجود مشین پسٹل کی نال کو دباتے ہوئے کہا۔

"دو ماہ پہلے"...... اکبر نے جواب دیا۔

''بکواس مت کرو۔ انہیں دو سال ہو گئے ہیں مرے ہوئے۔ ان کا جنازہ پڑھایا گیا تھا۔ انہیں دفن کیا گیا تھا اور تم کہہ رہے ہو کہ دو ماہ پہلے وہ آئے تھے''...... آسٹن نے چیختے ہوئے کہا۔

''میں بھی انہیں دیکھ کر بے حد حیران ہوا تھا کیونکہ میں بھی ان کے جنازے میں شریک تھا۔ میں نے پوچھا تو وہ ہنس کر کہنے لگے کہ دشمنوں کو دھوکہ دینے کے لئے حکومت نے ڈرامہ کیا تھا''۔ اکبر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم نے پوچھا تھا کہ اب وہ کہاں ہیں۔ سنو۔ اگر تم یہ بتا دو تو نہ صرف تم زندہ رہو گے بلکہ ایک ہزار ڈالر بھی تمہیں ملیں گے۔ بولو''...... آسٹن نے کہا۔

''ایک ہزار ڈالر مجھے دو گے۔ واقعی''...... اکبر نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے آسٹن کی بات پر یقین نہ آ رہا ہو۔

''ہاں۔ ابھی اور اسی وقت۔ نقد اور ساتھ ہی زندہ رہنے کی گارنٹی بھی''...... آسٹن نے کہا۔

''لیکن میں نے تمہاری جیبوں کی تلاشی لی تھی۔ تمہارے پاس تو رقم ہے ہی نہیں۔ پھر''...... اکبر نے کہا تو آسٹن مسکرا دیا۔ اس نے کوٹ کی اندرونی جیب کی زپ کھولی اور نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر اکبر کی آنکھوں کے سامنے لہرائی۔

''یہ دیکھو۔ میں نے تمہیں بتایا ہے کہ ہم تربیت یافتہ لوگ ہیں''...... آسٹن نے کہا۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں اب سب کچھ بتا دوں گا۔ ہاں۔ میں نے اس سے پوچھا تھا کہ کیا میں ان کی لیبارٹری میں چوکیدار بن سکتا ہوں کیونکہ میں یہاں اکیلا رہ رہ کر تنگ آ گیا ہوں۔ وہاں ڈیوٹی ختم ہونے کے بعد میں گھر تو جا سکوں گا تو انہوں نے کہا کہ ان کی لیبارٹری دارالحکومت کی انڈسٹریل ایریا میں ہے۔ ان کے پاس تو کسی چوکیدار کی جگہ نہیں ہے۔ ان کی لیبارٹری کے اوپر جو پلاسٹک کے برتن بنانے کی فیکٹری ہے وہاں رکھوا دوں گا۔ پھر وہ واپس چلے گئے لیکن پھر انہوں نے میرا کام ہی نہیں کیا۔ بڑے آدمی ہیں اس لئے بھول گئے''...... اکبر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''انڈسٹریل اسٹیٹ میں پلاسٹک کے برتن بنانے والی فیکٹری کے نیچے ان کی لیبارٹری ہے''...... آسٹن نے کہا۔

''ہاں۔ انہوں نے خود بتایا تھا''...... اکبر نے جواب دیا۔

''اوکے۔ تم نے سچ بتایا ہے اس لئے تمہیں انعام ملنا چاہئے اور وہ انعام ہے آسان موت''...... آسٹن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین پسٹل کا ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے گولیوں کی بوچھاڑ اکبر کے سینے پر پڑی اور وہ چیختا ہوا پہلو کے بل نیچے گرا اور بندھا ہونے کی وجہ سے اس کا جسم کھل ہی نہ سکا۔ اس نے دو چار جھٹکے کھائے اور پھر ساکت ہو گیا۔ وہ ہلاک ہو چکا تھا۔

''ہونہہ۔ تمہیں زندہ چھوڑ کر میں نے اپنے لئے موت خریدنی

تھی۔ نانسنس''...... آسٹن نے کہا اور اس مشین پسٹل اور رقم واپس
جیبوں میں ڈال کر وہ کمرے سے باہر آ گیا۔

''باس۔ ہم نے چیک کر لیا ہے۔ اس مشین سے گیٹ کھلتا اور
بند ہوتا ہے''...... انتھونی نے کہا تو آسٹن چونک پڑا۔

''اوہ۔ میں تو یہ بات اکبر سے پوچھنا بھول گیا تھا۔ تم نے کیسے
چیک کر لیا''...... آسٹن نے کہا۔

''اس مشین پر میں نے ہاتھ رکھا تو یہ گرم تھی جبکہ لیبارٹری میں
باقی جو مشینری ہے وہ سب یخ ٹھنڈی ہے اس لئے میں سمجھ گیا کہ
اسے آپریٹ کیا جاتا ہے اور پھر میں نے اسے آن کر دیا۔ پھر
اسے آپریٹ کیا گیا اور مین گیٹ کھولنے اور بند کرنے میں کامیاب
ہو گیا''...... انتھونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ اب گیٹ کھولو اور چلو تاکہ جس قدر جلد یہاں سے
نکل سکیں نکل جائیں''...... آسٹن نے کہا تو انتھونی نے سر ہلاتے
ہوئے مشین کو آن کر دیا۔

عمران نے ناشتے کے بعد اخبارات کے بنڈل کی طرف ہاتھ
بڑھایا ہی تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

''ارے۔ اخبارات تو پڑھنے دو۔ ایسا نہ ہو کہ سیاست کوئی چال
چل جائے اور عوام کو خبر تک نہ ہو''...... عمران نے شکایتی انداز میں
کہا اور پھر دوسری بار گھنٹی بجنے پر اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خود بول
رہا ہوں''...... عمران نے اپنے مخصوص انداز میں بولتے ہوئے کہا۔

''داور بول رہا ہوں۔ عمران بیٹے''...... دوسری طرف سے
سرداور کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

''اوہ آپ۔ خیریت۔ کیسے اس وقت فون کیا ہے''...... عمران
نے بڑے بے چین سے لہجے میں کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس
طرح بے وقت سرداور کسی عام بات کے لئے فون نہیں کر سکتے۔

''تم جس معاملے میں انٹرسٹ لیتے ہو اس میں ہی معاملات خراب ہو جاتے ہیں۔ کراس ٹائیگر پہاڑی والی لیبارٹری اب تک پرسکون تھی لیکن کل تم نے اس پر بات کی اور آج ہی جو اطلاعات ملی ہیں وہ انتہائی تشویش ناک ہیں''...... سرداور نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''کیا ہوا ہے سرداور۔ جو آپ اس قدر پریشان ہیں''...... عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''لیبارٹری کا ایک چوکیدار چھٹی پر گاؤں گیا ہوا تھا۔ اس کی واپسی آج صبح ہوئی اور اس نے براہ راست مجھے فون کیا کیونکہ وہ میرے گھر کام کرتا رہا ہے اور میں نے ہی اسے وہاں رکھوایا تھا کیونکہ وہ انتہائی ذمہ دار آدمی ہے۔ اس نے مجھے بتایا کہ لیبارٹری کا بیرونی راستہ کھلا ہوا ملا۔ جب وہ اندر گیا تو اندرونی گیٹ بھی کھلا ہوا تھا۔ پھر وہ لیبارٹری کے اندر گیا تو وہاں اس کا ساتھی اکبر چوکیدار رسیوں میں جکڑا ہوا تھا اور اس کے سینے پر گولیاں مار کر اسے ہلاک کر دیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ وہاں رسیوں میں بندھی ہوئی چار لاشیں موجود تھیں جن میں تین یورپی نژاد تھے جبکہ ایک مقامی آدمی تھا۔ میں وہاں جا رہا ہوں۔ تم نے آنا ہو تو ایئر پورٹ پر پہنچ جاؤ۔ ہم نے ہیلی کاپٹر پر وہاں جانا ہے''...... سرداور نے کہا۔

''میں پہنچ رہا ہوں سرداور''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور تیزی سے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ لباس تبدیل کر

کے وہ فلیٹ سے باہر آیا اور چند لمحوں بعد اس کی کار تیزی سے ایئر پورٹ کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ اس کے ذہن میں واقعی دھماکے سے ہو رہے تھے۔ یہ بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی کہ جب یورپی نژاد تین افراد کی وہاں لاشیں پڑی ہیں تو انہیں ہلاک کرنے والا کون تھا جبکہ چوکیدار کی بھی لاش ملی ہے۔ ہیلی کاپٹر کراس ٹائیگر پہاڑی کے سامنے ایک کھلی جگہ پر اتارا گیا اور پھر سرداور اپنے سٹاف اور دیگر ساتھیوں کے ساتھ جب لیبارٹری کے اندر گیا تو وہاں واقعی وہی کچھ موجود تھا جو سرداور نے فون پر بتایا تھا لیکن عمران یورپی نژاد ہلاک شدہ افراد کو دیکھ کر سمجھ گیا کہ ان میں وہ آسٹن شامل نہیں ہے جس کا حلیہ اس نے ڈاکٹر تصدق سے معلوم کیا تھا اور جسے جیگر سمتھ نے کنفرم کیا تھا۔ لاشوں کے چہروں پر میک اپ بھی نہیں تھا۔

''یہاں یہ قیمتی مشینری کیوں رکھی گئی ہے۔ جب لیبارٹری کلوز کر دی گئی ہے تو پھر اسے مکمل طور پر کلوز کر دینا چاہئے تھا''۔ عمران نے سرداور سے کہا۔

''ہم سوچ رہے تھے کہ اس لیبارٹری میں دوبارہ کام کا آغاز کیا جائے۔ ایک فارمولا ایسا سامنے آیا تھا جس پر ابتدائی کام ہو رہا ہے۔ جلد ہی وہ فائنل ہو جائے گا تو پھر یہاں اس پر کام ہو سکتا ہے۔ یہاں موجود مشینری اس فارمولے کے لئے خاصی کارآمد رہے گی''...... سرداور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب واپس چلیں۔ یہاں دیکھنے کے لئے اور کچھ نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"تم نے کیا اندازہ لگایا ہے۔ یہ مرنے والے کون لوگ ہو سکتے ہیں اور مارنے والا کون ہے"...... سرداور نے کہا۔

"جہاں تک میرے ذہن میں تصویر بنتی ہے اس کے مطابق دو یورپین گروپ اس لیبارٹری کے خلاف کام کر رہے تھے اور اتفاق سے دونوں یہاں پہنچ گئے۔ اندر کیسے گئے یا کیا ہوا اس کا اندازہ تو نہیں لگایا جا سکتا البتہ ایک گروپ نے دوسرے کو ہلاک کر دیا اور ساتھ ہی چوکیدار کو بھی اور پھر وہ نکل گئے اور یہ بھی بتا دوں کہ اب یہ لوگ اصل لیبارٹری پر ریڈ کریں گے"...... عمران نے کہا تو سرداور نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہیلی کاپٹر پر سوار واپس دارالحکومت کی طرف جا رہے تھے اور پھر دارالحکومت پہنچ کر سرداور کار پارکنگ کی طرف جا رہے تھے کہ ان کے سیل فون کی گھنٹی بجی۔ انہوں نے فون نکال کر اسے آن کیا اور کان سے لگا لیا۔ عمران بھی ان کے ساتھ چلتا ہوا خاموشی سے پارکنگ کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا کیونکہ اس کی کار بھی پارکنگ میں موجود تھی۔

"کیا کہہ رہے ہیں۔ یہ کیسے ہو گیا"...... سرداور نے یکلخت اونچی آواز میں کہا تو عمران چونک کر ان کی طرف دیکھنے لگا کیونکہ سرداور بے حد رکھ رکھاؤ والے آدمی تھے۔ وہ اس طرح چیخ کر فون پر عام طور پر بات نہ کر سکتے تھے۔ ان کا اس انداز میں چیخنا بتا رہا

تھا کہ کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔

"ٹھیک ہے۔ میں آ رہا ہوں"...... سرداور نے کہا اور فون آف کر کے انہوں نے جیب میں رکھ لیا۔

"نجانے آج کا دن مزید کیا دکھائے گا۔ عمران تم جو کہہ رہے تھے وہی ہو گیا ہے"...... سرداور نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا ہوا ہے سرداور"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"آج صبح ہی دوسری لیبارٹری جو انڈسٹریل اسٹیٹ میں ہے اس پر حملہ ہوا ہے اور ڈاکٹر شہاب اور ان کے چار ساتھیوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ لیبارٹری تباہ کر دی گئی ہے اور فارمولا بھی شاید غائب کر دیا گیا ہے"...... سرداور نے کہا

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ ان کے اس قدر جلدی حملے کا مجھے بھی اندازہ نہ تھا۔ ویری بیڈ"...... عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کی کار سرداور کی کار کے عقب میں دوڑتی ہوئی انڈسٹریل اسٹیٹ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس کے ذہن میں ایک بار پھر دھماکے ہو رہے تھے کیونکہ وہ اس ساری کارروائی کو اپنی غفلت کا نتیجہ قرار دے رہا تھا۔ انڈسٹریل اسٹیٹ پہنچ کر عمران کو وہاں کی کارروائی کا شدت سے احساس ہوا۔ لیبارٹری زیر زمین تھی جبکہ اوپر پلاسٹک کے برتن بنانے والی فیکٹری تھی۔ رات کو فیکٹری بند رہتی تھی اور دن کے وقت ہنرمندوں کی شفٹ آتی تھی اور پھر شام تک فیکٹری میں کام ہوتا رہتا تھا۔ یہ حملہ شاید پچھلی رات کو ہوا تھا کیونکہ فیکٹری کے

پانچ چوکیدار اس انداز میں پڑے تھے جیسے سو رہے ہوں اور سوتے ہوئے انہیں گولیاں مار دی گئی ہوں لیکن ان میں سے چند اس انداز میں پڑے تھے کہ وہ کسی طرح بھی سونے کا انداز نہیں ہو سکتا۔ عمران کو شک پڑا تو اس نے ایک چوکیدار کی آنکھ کھول کر دیکھی اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اب یہ بات یقینی ہو گئی تھی کہ پہلے فیکٹری کے اندر بے ہوش کر دینے والی زود اثر گیس فائر کی گئی تھی۔ پھر انہیں ہلاک کیا گیا تھا۔ لیبارٹری میں بھی مرنے والوں کی یہی کیفیت تھی۔ وہاں بھی پہلے بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی گئی۔ پھر لیبارٹری کی مشینری فائرنگ سے تباہ کی گئی اور سائنس دانوں کو ہلاک کیا گیا۔ البتہ سرداور کے مطابق ڈاکٹر شہاب جو قدرے بڑھاپے کی طرف مائل تھے ان کے چہرے پر تشدد کے نشانات موجود تھے جس سے معلوم ہوتا تھا کہ انہیں ہوش میں لا کر ان پر تشدد کیا گیا ہے۔ شاید یہ تشدد فارمولے کے حصول کے لئے کیا گیا تھا۔ اس بات کو مزید تقویت اس سے بھی ملتی تھی کہ مخصوص خفیہ سیف کھلا ہوا تھا اور اس میں فارمولا موجود نہ تھا۔

''یہ فارمولا واپس آنا چاہئے عمران''...... سرداور نے فیکٹری سے باہر آتے ہوئے کہا۔

''انشاء اللہ۔ نہ صرف فارمولا واپس آئے گا بلکہ جن لوگوں نے یہ کارروائی کی ہے ان کی لاشیں بھی یہاں لا کر انہیں سرعام جلایا جائے گا''...... عمران نے قدرے جذباتی انداز میں کہا۔ اسے واقعی

فیکٹری میں ہونے والی تباہی اور بڑے نامور سائنس دانوں کے اس طرح بہیمانہ قتل پر دلی افسوس ہو رہا تھا۔

''لاشیں۔ کیا مطلب۔ کیا تم ان پر مقدمہ چلائے بغیر انہیں ہلاک کر دو گے''...... سرداور نے اس طرح چونک کر پوچھا جیسے عمران نے کوئی ناقابل یقین بات کر دی ہو۔

''انہوں نے ہمارے سائنس دانوں پر مقدمہ چلایا ہے''۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''سوری۔ میں اس کی حمایت نہیں کر سکتا۔ یہ قتل ہو گا۔ انہیں پکڑ کر یہاں لے آؤ۔ پھر ان پر مقدمہ چلایا جائے گا اور پھر عدالت جو سزا دے وہ انہیں ملنی چاہئے''...... سرداور نے تیز لہجے میں کہا اور اپنی کار میں بیٹھ گئے۔ عمران نے ان کی بات کا کوئی جواب دینے کی بجائے انہیں سلام کیا اور سائیڈ پر موجود اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ کار میں بیٹھتے ہی اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تو اس نے جیب سے سیل فون نکالا۔ اسے آن کرنے کے بعد زیرو کا کوڈ لگا کر اس نے بلیک زیرو کا نمبر پریس کرنا شروع کر دیا۔

''ایکسٹو''...... رابطہ ہوتے ہی ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''علی عمران بول رہا ہوں طاہر۔ ہماری غفلت کی وجہ سے بڑی بھیانک کارروائیاں ہو گئی ہیں''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

''کون سی کارروائیاں عمران صاحب۔ کیا ہوا ہے''...... بلیک زیرو نے اس بار اپنی اصل آواز میں بات کرتے ہوئے کہا تو

عمران نے پہاڑ پور لیبارٹری میں ہونے والی کارروائی کے بعد اب صبح کو انڈسٹریل اسٹیٹ میں ہونے والی کارروائی کی تفصیل بتا دی۔

''اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ کارروائی کس نے کی ہو گی''..... بلیک زیرو نے کہا۔

''تین یورپی تو پہاڑ پور والی لیبارٹری میں ہلاک کر دیئے گئے تھے۔ البتہ وہ آسٹن جس کا حلیہ ٹیم کو بتایا گیا تھا وہ کہیں نظر نہیں آ رہا۔ اس بارے میں ٹیم نے کوئی رپورٹ دی ہے''..... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ ابھی تک تو کوئی رپورٹ نہیں آئی''..... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم صفدر اور کیپٹن شکیل کی ڈیوٹی ایئر پورٹ پر لگا دو اور چوہان اور صدیقی کی ڈیوٹی بندرگاہ پر۔ اس کے علاوہ تنویر اور خاور کی ڈیوٹی کافرستان جانے والے راستے پر لگا دو کیونکہ اگر آسٹن نے یہ واردات کی ہے تو اسے معلوم نہ ہو گا کہ اس کا حلیہ چیک کیا جا چکا ہے اس لئے لازماً وہ اپنے اصل حلیئے میں ہی یہاں سے فرار ہونے کی کوشش کرے گا''..... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں ابھی احکامات دے دیتا ہوں''..... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اللہ حافظ کہہ کر فون آف کر کے اسے جیب میں ڈال لیا۔

کار خاصی تیز رفتاری سے ایک رہائشی کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر جیرالڈ تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر آسٹن اور عقبی سیٹ پر انتھونی بیٹھا ہوا تھا۔ پہاڑ پور لیبارٹری سے جیپ میں واپس دارالحکومت پہنچتے ہی انہوں نے جیپ رہائشی کالونی میں واقع اپنی رہائش گاہ پر چھوڑی اور پھر وہاں سے بے ہوش کر دینے والی گیس کے دو پسٹل اٹھا کر وہ پچھلی رات کو ہی انڈسٹریل اسٹیٹ کی طرف روانہ ہو گئے۔ انڈسٹریل اسٹیٹ کے آغاز میں ہی ایک بڑے بورڈ پر انڈسٹریل اسٹیٹ میں کام کرنے والی فیکٹریوں کے بارے میں تفصیلات موجود تھیں تاکہ کسی بھی فیکٹری میں پہنچنے کے لئے کوئی پریشانی نہ ہو۔

اس بورڈ پر جب پلاسٹک فیکٹری کو تلاش کیا گیا تو اتفاق سے ایک ہی فیکٹری پلاسٹک کے برتن بنانے والی نظر آئی۔ اس کے

علاوہ ایسی اور کوئی فیکٹری نہیں تھی اس لئے آسٹن کنفرم ہو گیا کہ یہی فیکٹری ان کی مطلوبہ فیکٹری ہے۔ اس فیکٹری کا راؤنڈ لگانے کے بعد آسٹن نے جیرالڈ کو کار سمیت کسی ایسی جگہ رکنے کے لئے کہا جہاں کار کی موجودگی مشکوک نہ سمجھی جائے اور خود وہ انتھونی کو لے کر فیکٹری میں کارروائی کرنے کے لئے کار سے اتر گیا۔ آسٹن نے پہلے فیکٹری کے اندر بے ہوش کر دینے والی زود اثر گیس فائر کی۔ اسے یقین تھا کہ اس وقت فیکٹری نہ صرف بند ہے بلکہ چوکیدار بھی اگر سو نہیں رہے ہوں گے تو اونگھ ضرور رہے ہوں گے۔
گیس فائرنگ کے دس منٹ بعد وہ فیکٹری کی دیوار پھلانگ کر اندر پہنچ گئے۔ یہ عام سی فیکٹری تھی اور یہاں حفاظتی اقدامات بھی مفقود تھے۔ صرف چوکیدار تھے جو اب بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔
آسٹن نے اپنے تجربے کی بناء پر لیبارٹری کا راستہ ٹریس کر لیا اور پھر الیون زیرو مشین سے اس نے لیبارٹری میں موجود حفاظتی انتظامات زیرو کئے اور لیبارٹری میں داخل ہو گیا۔ یہاں چار افراد موجود تھے جو اپنے کمروں میں گیس کی وجہ سے بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ پھر طویل کارروائی اور ایک سائنس دان پر تشدد کے بعد وہ فارمولے کی مائیکرو ٹیپ حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ اس کے بعد انہوں نے سائیلنسر لگے ریوالوروں کی مدد سے لیبارٹری کی تمام مشینری تباہ کر دی اور سائنس دانوں کو ہلاک کر دیا۔ پھر اوپر فیکٹری میں آ کر بے ہوش پڑے چوکیداروں کو بھی سائیلنسر

لگے ریوالوروں سے ہلاک کر کے وہ ایک بار پھر دیوار پھلانگ کر باہر آ گئے۔ وہ چاہتے تو پھاٹک کھول کر بھی باہر آ سکتے تھے لیکن اس طرح پھاٹک کھلا ملتا اور کارروائی جلدی ٹریس ہو جاتی جبکہ وہ چاہتے تھے کہ جس قدر دیر سے یہ کارروائی سامنے آئے اتنا ہی ان کے حق میں بہتر رہے گا۔ پھر واردات مکمل ہونے کے بعد اب وہ واپس اپنی رہائش گاہ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ آسٹن اور انتھونی دونوں کے چہروں پر فتح مندی اور کامیابی کے گہرے تاثرات نمایاں تھے۔
''باس۔ اب یہاں سے نکلنے کی ہمیں فوری کارروائی کرنا ہو گی''...... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے انتھونی نے کہا۔
''ہاں۔ لیکن جانے سے پہلے جیرالڈ کو ہم نے خصوصی انعام بھی دینا ہے کیونکہ اس کی وجہ سے یہ ساری کارروائی مکمل ہوئی ہے''۔ آسٹن نے کہا تو جیرالڈ کے ستے ہوئے چہرے پر مسکراہٹ کھل اٹھی۔
''شکریہ سر۔ آپ کی مہربانی ہو گی''...... جیرالڈ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
''کوئی مہربانی نہیں۔ یہ تمہارا حق ہے اور انعام اس قدر زیادہ ہو گا کہ تم حیران رہ جاؤ گے''...... آسٹن نے کہا تو جیرالڈ کا چہرہ مزید کھل اٹھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اپنی رہائش گاہ پر پہنچ گئے۔ جیرالڈ نے کار ایک سائیڈ پر کر کے روکی تو آسٹن اور انتھونی نیچے اتر

آئے۔ جیراللہ بھی نیچے اترا اور اس نے کار کا دروازہ بند کر دیا۔

''آؤ جیراللہ تاکہ تمہیں خصوصی انعام دیا جائے''...... آسٹن نے جیراللہ سے کہا اور پھر عمارت کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے پیچھے انتھونی اور آخر میں جیراللہ چل رہا تھا۔

''انتھونی''...... کمرے میں پہنچ کر آسٹن نے انتھونی سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس باس''...... انتھونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''میں چیف کو فون کر لوں۔ تم جیراللہ کو بھاری انعام دے کر رخصت کر دو''...... آسٹن نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ آؤ جیراللہ ادھر بڑے کمرے میں بیگ ہے۔ آؤ میرے ساتھ''...... انتھونی نے مسکراتے ہوئے کہا تو جیراللہ نے آسٹن کو سلام کیا اور پھر مڑ کر انتھونی کے پیچھے کمرے سے باہر چلا گیا تو آسٹن نے ایک طویل سانس لیا اور پھر اس نے اٹھ کر الماری میں موجود ایک بیگ کھولا۔ اس میں سے سرخ رنگ کا ایک کارڈلیس فون نکال کر اس نے بیگ بند کر دیا اور اسے واپس الماری میں رکھ کر مڑا اور واپس آ کر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے فون کو آن کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''ریڈ سٹار''...... رابطہ ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''چیف۔ میں آسٹن بول رہا ہوں پاکیشیا سے''...... آسٹن نے

مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ کیا ہوا۔ کوئی خاص رپورٹ''...... چیف نے چونک کر پوچھا۔

''کامیابی چیف۔ میں کاسپر ریز کا فارمولا حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا ہوں اور اس وقت فارمولا میری جیب میں ہے''۔ آسٹن نے مسرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تفصیل سے رپورٹ دو''...... چیف نے سرد لہجے میں کہا تو آسٹن نے پہاڑ پور لیبارٹری جانے اور وہاں ہونے والے تمام واقعات کی تفصیل بتانے کے بعد وہاں سے واپس آ کر انڈسٹریل اسٹیٹ لیبارٹری میں جا کر وہاں ہونے والے تمام واقعات کی تفصیل بتا دی۔

''جو مقامی آدمی تمہارے ساتھ ہے اس کا کیا ہوا''...... چیف نے پوچھا۔

''اسے ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اس کی لاش گٹر میں ڈال دی جائے گی''...... آسٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''گڈ۔ اب یہ بتاؤ کہ تم اپنے اصل چہرے میں ہو یا میک اپ میں''...... چیف نے پوچھا۔

''اصل چہرے میں چیف۔ لیکن مجھے آج تک کسی نے چیک نہیں کیا''...... آسٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ایسی لیبارٹریوں میں خفیہ کیمرے نصب ہوتے ہیں اور اب

تک پاکیشیا میں بھونچال آ چکا ہوگا۔ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی یقیناً حرکت میں آ چکی ہوگی اس لئے تم سب سے پہلے اپنا اور انتھونی کا میک اپ کرو۔ گو تم میک اپ میں ماہر ہو لیکن پھر بھی انتہائی مہارت سے میک اپ کرنا کیونکہ عمران اور اس کے ساتھی میک اپ کے ماہر ہیں۔ معمولی سی کمی بھی اگر ان کی نظروں میں آ گئی تو وہ تم پر ٹوٹ پڑیں گے''...... چیف نے کہا۔

''یس چیف۔ یہ کیمروں والی بات میرے ذہن میں نہیں تھی۔ تھینکس چیف''...... آسٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اور سنو۔ فارمولے کی مائیکرو ٹیپ تم فوراً ہانگری کے سفارت خانہ میں سیکنڈ سیکرٹری رونالڈ کو پہنچا دو۔ وہ سفارتی بیگ کے ذریعے مجھے تک پہنچ جائے گی۔ میں رونالڈ کو فون کر کے احکامات دے دیتا ہوں لیکن تم انتہائی احتیاط سے کام لینا۔ میک اپ کر کے وہاں جانا اور وہ کار استعمال نہ کرنا جو تم نے لیبارٹری جاتے ہوئے استعمال کی تھی کیونکہ ہو سکتا ہے کہ کار کے بارے میں اطلاعات ان تک پہنچ گئی ہوں''...... چیف نے کہا۔

''کار کی نمبر پلیٹ تبدیل شدہ ہے چیف اور دوسری بات یہ کہ ابھی تک کسی کو اس واردات کا علم بھی نہیں ہوا ہوگا۔ شاید دو تین گھنٹوں بعد اس کا علم ہو اس لئے فی الحال ایسا نہیں ہو سکتا۔ اس کے باوجود میں محتاط رہوں گا''...... آسٹن نے کہا۔

''ہر طرح سے محتاط رہنا اور ایئر پورٹ سے ہانگری کا ٹکٹ لینا۔

کاسٹریا کا نہیں۔ تم ہانگری کے سیاح ہو، کاسٹریا کے نہیں۔ سمجھ گئے''...... چیف نے کہا۔

''یس چیف''...... آسٹن نے کہا۔

''فارمولا سفارت خانے پہنچا کر مجھے فون کرنا۔ میں تمہارے فون کا انتظار کروں گا''...... چیف نے کہا۔

''یس چیف''...... آسٹن نے کہا اور پھر دوسری طرف سے رسیور رکھ دیئے جانے کے بعد اس نے فون آف کیا اور اٹھ کر اسے الماری میں موجود بیگ میں رکھ دیا۔ اسی لمحے انتھونی اندر داخل ہوا۔

''کیا ہوا جیرالڈ کا''...... آسٹن نے چونک کر پوچھا۔

''اسے خصوصی انعام دے دیا گیا ہے۔ اس کی لاش تیسرے کمرے میں پڑی ہے۔ اب کیا حکم ہے''...... انتھونی نے کہا۔

''چیف کا حکم ہے کہ ہم دونوں نے ہانگرین میک اپ کرنا ہے۔ اس کے کاغذات ہمارے پاس پہلے سے موجود ہیں اور یہ فارمولا ہانگری سفارت خانے پہنچانا ہے۔ اس کے بعد ہم یہاں سے ہانگری روانہ ہو جائیں گے۔ آؤ پہلے میں تمہارا میک اپ کر دوں''۔ آسٹن نے کہا تو انتھونی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو حسب عادت احتراماً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''بیٹھو''...... رسمی سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور خود بھی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

''عمران صاحب۔ اس بار تو ان لوگوں کا کوئی سراغ ہی نہیں مل رہا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ یہ خاصے تیز، تربیت یافتہ اور ہوشیار ایجنٹ ثابت ہو رہے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''کیا آپ کنفرم ہیں کہ یہ کارروائی آسٹن اور اس کے ساتھی کی ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ وہاں خفیہ کیمرے نصب تھے جنہوں نے فلمیں بنائی ہیں۔ سرداور نے وہ فلمیں مجھے فلیٹ پر بھجوا دی ہیں۔ ان فلموں میں

آسٹن اور اس کا ساتھی دونوں واضح طور پر نظر آ رہے ہیں''۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس کے باوجود آج اس کارروائی کو دو روز گزر گئے ہیں لیکن ان کے بارے میں کہیں سے کچھ معلوم نہیں ہو رہا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ ہر طرف مسلسل نگرانی کی جا رہی ہے حتیٰ کہ میں نے سرسلطان سے کہہ کر تمام کوریئر سروسز پر بھی پابندی شروع کرا دی ہے کہ کسی مائیکرو فلم کو کسی صورت ہمارے آدمی سے چیک کرائے بغیر وہ بھجوا نہیں سکتے۔ وہاں سے بھی ابھی کوئی مثبت رپورٹ نہیں ملی''...... عمران نے کہا۔

''پھر اب آپ نے کیا سوچا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''وہ ڈائری دو۔ اب مجھے وانا سے اطلاع منگوانا پڑے گی کہ آسٹن واپس پہنچ گیا ہے یا نہیں''...... عمران نے کہا۔

''کیا آپ اس جیگر سمتھ سے بات کریں گے''...... بلیک زیرو نے میز کی دراز کھول کر سرخ جلد والی ضخیم ڈائری نکالتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ اس نے جو بتانا تھا وہ بتا دیا۔ وہ بے حد محتاط آدمی ہے۔ اس نے تو ایجنسی کا نام تک نہیں بتایا۔ البتہ وانا میں ایک پرائیویٹ ایجنسی ہے۔ اس کا سربراہ ہارڈی ہمارے ساتھ بین الاقوامی مشنز پر کام کرتا رہا ہے۔ اسے معقول معاوضہ دیا جائے تو

وہ سب کچھ آسانی سے معلوم کر سکتا ہے''...... عمران نے ڈائری لے کر اسے کھولتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران کچھ دیر ڈائری دیکھتا رہا۔ پھر اس نے ڈائری رکھ کر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ وہ چونکہ پہلے وانا میں جیگر سمتھ کو فون کر چکا تھا اس لئے اسے کاسٹریا اور وانا دونوں کے رابطہ نمبر یاد تھے اس لئے دوبارہ اسے انکوائری سے معلوم کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ دوسری طرف گھنٹی بجتی رہی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

''رائل کلب''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ یورپین تھا۔

''پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ ہارڈی سے بات کراؤ''...... عمران نے کہا۔

''پاکیشیا سے۔ یہ کہاں ہے''...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

''ایشیا کا ایک ملک ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''اوہ اچھا۔ ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

''یس۔ ہارڈی بول رہا ہوں''...... تھوڑی دیر بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) فرام پاکیشیا

بول رہا ہوں''...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ اوہ تم۔ ارے اتنے عرصے بعد کیسے یاد آ گیا تمہیں ہارڈی''...... ہارڈی نے یکلخت بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

''ہارڈ کو نرم کرنے میں عرصہ تو بہرحال لگ ہی جاتا ہے''۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ہارڈی بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

''تمہاری یہی باتیں مدتوں یاد رہتی ہیں۔ آج اتنے عرصے بعد کیسے فون کر لیا تم نے''...... ہارڈی نے ہنستے ہوئے کہا۔

''تمہاری مالی پوزیشن معلوم کرنا تھی۔ پہلے تو تمہاری مالی حالت خاصی دگرگوں تھی۔ اب کیا پوزیشن ہے''...... عمران نے کہا۔

''ارے۔ ارے۔ کیوں۔ وجہ''...... ہارڈی نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''اس لئے کہ آج کل میری حالت نہ صرف دگرگوں ہے بلکہ ناگفتہ بہ ہے۔ مفلسی اور قلاشی کا دور دورہ ہے اور مجھے تم سے چند معلومات لینی ہیں اس لئے میں نے سوچا کہ پہلے پوچھ لوں۔ اگر تو تم بھی میری طرح ہو تو پھر تو مفت میں کام نہ ہو سکے گا اور اگر تمہاری مالی حالت بہت اچھی ہے تو پھر نہ صرف مفت میں معلومات مہیا کر دو گے بلکہ کچھ قرضہ بھی دے دو گے''...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے ہارڈی بے اختیار قہقہہ مار کر مسلسل ہنسنے لگ گیا۔

''تم واقعی نہیں بدلے۔ اتنے طویل عرصے کے بعد بھی تمہاری باتیں ویسی ہی ہیں۔ تم میری مالی حالت کی فکر مت کرو۔ اپنا کام بتاؤ''...... ہارڈی نے کہا۔

''ارے نہیں۔ کچھ نہ کچھ معاوضہ تو دینا ہی پڑے گا۔ اب میں بھکاری تو نہیں ہوں کہ صرف دعاؤں پر تمہیں ٹال دوں''...... عمران نے پینترہ بدلتے ہوئے کہا اور ہارڈی ایک بار پھر ہنسنے لگ گیا۔

''اچھا جو تمہارا جی چاہے معاوضہ دے دینا۔ اب تو خوش ہو''...... ہارڈی نے کہا۔

''معاوضہ کے ساتھ قرضہ کتنا دینا پڑے گا''...... عمران نے کہا۔

''قرضہ۔ میں نے کب تم سے قرضہ مانگا ہے''...... ہارڈی نے اس بار مصنوعی طور پر غصیلے لہجے میں کہا۔

''میرے قرضے والی بات تو تم گول کر گئے۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہیں خود قرضے کی ضرورت ہے''...... عمران نے کہا۔

''مجھے کوئی قرضہ نہیں چاہئے۔ سنا تم نے۔ اب آئندہ ایسی بات مت کرنا اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ تم پرنس ہو۔ تم سے قرضے کی بات کرنا تمہیں تھپڑ مارنے کے مترادف ہے''...... ہارڈی نے کہا۔

''ارے۔ پھر دو چار تھپڑ تو مار ہی دو۔ وہ سیانے کہتے ہیں کہ دو تھپڑوں سے کچھ فرق نہیں پڑتا اور لاتیں مکے مارنے کوئی آتا نہیں''...... عمران نے کہا تو ہارڈی ایک بار پھر قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

''اب بتا دو کہ کس ٹائپ کی معلومات چاہئیں تمہیں''...... ہارڈی نے کہا۔

''ارے ہاں۔ مجھے تو یاد ہی نہیں رہا تھا کہ ہمارے ملک میں فون سروس بے حد مہنگی ہے۔ میں سمجھا تھا کہ تم مجھے فون کر رہے ہو''...... عمران نے کہا تو ہارڈی ایک بار پھر ہنس پڑا۔

''میرا خیال ہے کہ تم فون کال کے لئے ہی قرضہ مانگ رہے تھے''...... ہارڈی نے ہنستے ہوئے کہا۔

''فون تو کٹوا دوں گا لیکن قرضہ واپس کرنا ہی پڑتا ہے۔ بہرحال تمہارے ملک میں ایک سرکاری ایجنسی ہے جس میں ایک ایجنٹ کام کرتا ہے جس کا نام آسٹن ہے۔ اس بارے میں معلومات چاہئیں تھیں''...... عمران نے کہا۔

''آسٹن۔ ہاں۔ وہ ریڈ سٹار کا سپر ایجنٹ ہے لیکن ریڈ سٹار ایجنسی تو صرف سائنسی لیبارٹریوں کے خلاف کام کرتی ہے اور وہ بھی یورپ میں۔ پاکیشیا میں وہ کہاں سے پہنچ گئے''...... ہارڈی نے کہا۔

''آسٹن نے پاکیشیا میں ایک مشن مکمل کیا ہے۔ پوری لیبارٹری کو تباہ کر کے اور چار بڑے اور اہم سائنس دانوں کو ہلاک کر کے وہ فارمولا لے اڑا ہے۔ یہ بات آج سے دو روز پہلے کی ہے لیکن ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ واپس دانا پہنچ چکا ہے یا نہیں۔ اگر وہ پہنچ چکا ہے تو پھر فارمولا کہاں ہے۔ ان معلومات کے لئے

معاوضہ بھی دیا جا سکتا ہے“...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”سوری عمران۔ آسٹن انتہائی سفاک فطرت آدمی ہے اس لئے میں اس کے خلاف تمہاری کوئی مدد نہ کرسکوں گا۔ میں اب ریٹائرڈ زندگی گزار رہا ہوں“...... ہارڈی نے کہا۔

”میں نے کب کہا ہے کہ تم اس کے خلاف میری مدد کرو اور میری وجہ سے اس سے لڑتے رہو۔ میں تو صرف اتنا معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا آسٹن وانا پہنچ چکا ہے یا نہیں اور اگر پہنچ چکا ہے تو فارمولا کہاں ہے۔ میں یہی تفصیل معلوم کرنا چاہتا ہوں“...... عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ یہ معلومات تمہیں دی جا سکتی ہیں اور تمہارے جیسے پرنس کے لئے معاوضہ صرف پچاس ہزار ڈالرز“...... ہارڈی نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ دونوں سوالات کے جوابات مجھے چاہئیں۔ اپنا بینک اکاؤنٹ بتا دو“...... عمران نے کہا تو ہارڈی نے بینک اکاؤنٹ کی تفصیل بتا دی جو سامنے بیٹھے بلیک زیرو نے نوٹ کر لی۔

”رقم پہنچ جائے گی۔ بے فکر رہو۔ اب کتنی دیر بعد فون کروں“۔ عمران نے کہا۔

”صرف دو گھنٹے دے دو۔ تمہارا کام ہو جائے گا“...... ہارڈی نے کہا۔

”اوکے۔ میں دو گھنٹے بعد دوبارہ فون کروں گا اور ہاں۔ اپنی فون سیکرٹری کو سمجھا دینا۔ وہ پاکیشیا کے بارے میں دوبارہ پوچھنا شروع کر دے گی“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”اسے پچاس ہزار ڈالرز بھجوا دینا۔ انتہائی قیمتی معلومات مل جائیں گی“...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا جبکہ عمران اٹھ کر لائبریری کی طرف چل پڑا۔ وہ ریڈ سٹار کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اس نے لائبریری میں پوری دنیا کی ایجنسیوں اور بڑی مجرم تنظیموں کے بارے میں کوائف اکٹھے کر رکھے تھے اور اسے یاد تھا کہ ریڈ سٹار کے بارے میں معلومات لائبریری میں موجود ہیں۔ چنانچہ اس نے لائبریری میں بیٹھ کر کمپیوٹر آن کیا اور پھر کافی دیر تک وہ ریڈ سٹار کے بارے میں معلومات حاصل کرتا رہا۔ پھر اس نے کمپیوٹر آف کیا اور اٹھ کر واپس آپریشن روم میں آ گیا۔

”آپ بیٹھیں۔ میں چائے لے آتا ہوں“...... بلیک زیرو نے اپنی کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

”واہ۔ نیکی اور پوچھ پوچھ“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اپنے لئے مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد بلیک زیرو نے چائے کی بھاپ نکالتی ہوئی پیالی عمران کے سامنے رکھ دی اور

دوسری پیالی اٹھا کر وہ اپنی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

''کیا معلوم ہوا ہے ریڈ سٹار کے بارے میں''...... بلیک زیرو نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

''صرف اتنا کہ وہ کاسٹریا کی سرکاری ایجنسی ہے۔ بنیادی طور پر سائنس لیبارٹریوں پر کام کرتی ہے۔ خاصی فعال ایجنسی ہے۔ اس کے موجودہ چیف کا نام رابرٹ ہے جو پہلے بین الاقوامی سیکرٹ ایجنسیوں میں انتہائی فعال ایجنٹ رہا ہے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس کے ہیڈکوارٹر کا علم ہوا ہے''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''اس کی ضرورت نہیں۔ فارمولا ہیڈکوارٹر میں نہیں بلکہ کسی خاص لیبارٹری میں ہی بھیجا جائے گا۔ ہمیں پہلے فارمولا واپس حاصل کرنا ہے''...... عمران نے بھی چائے کی چسکی لیتے ہوئے جواب دیا۔

''لیکن عمران صاحب۔ اس فارمولے کی کاپیاں تو کر لی جائیں گی۔ پھر''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''میری سرداور سے اس بارے میں بات ہوئی ہے۔ انہوں نے بتایا ہے کہ انڈسٹریل اسٹیٹ میں واقع لیبارٹری میں کاسپر ریز کو کنٹرول کرنے پر کام ہو رہا تھا جبکہ پہاڑ پور والی لیبارٹری میں کاسپر نامی دھات پر کام ہوتا رہا ہے اور یہ ریز کاسپر دھات سے حاصل کی گئی ہیں۔ کاسپر نام بھی یہاں کا مقامی نام ہے بلکہ اس جگہ کا مقامی نام ہے جہاں سے یہ دھات ملی ہے۔ کاسپر دھات پر

ہونے والے کام کے بغیر کاسپر ریز فارمولا کسی طرح کام ہی نہیں کر سکتا کیونکہ کاسپر دھات کے بغیر یہ ریز وجود میں ہی نہیں آ سکتیں اور جو فارمولا انڈسٹریل اسٹیٹ والی لیبارٹری سے اڑایا گیا ہے وہ صرف ریز کا فارمولا ہے۔ اس میں یہ ریسرچ شامل نہیں ہے کہ کاسپر دھات میں سے کاسپر ریز کس طرح نکالی جاتی ہیں۔ یہ صرف کاسپر ریز کو کنٹرول کرنے کا فارمولا ہے۔ یہ بھی انتہائی اہم فارمولا ہے جبکہ کاسپر دھات والا فارمولا سرداور کی تحویل میں ہے اس لئے جب دونوں ملیں گے تو کاسپر ریز فارمولا مکمل ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ وہاں کے سائنس دانوں کو جب یہ فارمولا ملے گا تو وہ ادھورا ہو گا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن ریز پر کام میں ہمارے سائنس دانوں نے بے حد محنت کی ہے اور اس پر حکومت نے بے پناہ اخراجات کیے ہیں اس لئے ہمیں ہر صورت میں یہ فارمولا واپس لانا ہے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن عمران صاحب۔ یہ فارمولا تو انسانیت کے خلاف ہے۔ یہ تو قیامت برپا کر دینے والا اور عوام کا قتل عام کرنے والا فارمولا ہے۔ ایسے فارمولے پر تو کام ہی نہیں ہونا چاہئے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''تمہاری بات درست ہے لیکن اس فارمولے کی سب سے

بڑی اہمیت اوزون کی پھٹی ہوئی سطح کو دوبارہ جوڑ دینا ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ دنیا میں سائنسی ترقی کا سب سے خطرناک اثر اوزون پر پڑ رہا ہے۔ مختلف گیسیں اوزون کے لئے انتہائی خطرناک ثابت ہو رہی ہیں اور سائنس دان اب اس ترقی کو واپس تو نہیں لے جا سکتے اور جو ایجادات ہو چکی ہیں انہیں ختم تو نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی عوام کو ان سہولتوں سے روکا جا سکتا ہے جنہیں وہ سائنسی ترقی کی وجہ سے استعمال کر رہے ہیں۔ اگر یہی حالت رہی تو ویسے ہی دنیا تباہ ہو جائے گی جبکہ کاسپر ریز سے پھٹی ہوئی اوزون کی تہہ کو جوڑا جا سکتا ہے اور دنیا کو اس تباہی سے بچایا جا سکتا ہے''...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اب بات سمجھ میں آ گئی ہے۔ اب وہ چاہے جتنی بھی کاپیاں کر لیں وہ اس سے کوئی فائدہ نہ اٹھا سکیں گے''۔ بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے گھڑی دیکھ کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''رائل کلب''...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے نسوانی آواز سنائی دی۔

''پاکیشیا سے علی عمران ایم ایس سی''...... عمران ابھی تعارف کرا ہی رہا تھا کہ دوسری طرف سے ہولڈ کریں کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

''یہ وقت بھی آنا تھا کہ لوگ تعارف سننا بھی پسند نہیں

کرتے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

''ہیلو۔ ہارڈی بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ہارڈی کی آواز سنائی دی۔

''تمہاری فون سیکرٹری نے تو میرا پورا تعارف سننا بھی پسند نہیں کیا۔ اگر تم سنو تو میں تعارف کراؤں ورنہ پھر علی عمران پر ہی گزارہ کر لیتا ہوں''...... عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے ہارڈی بے اختیار ہنس پڑا۔

''تمہارا تعارف تو سب کو زبانی یاد ہو گیا ہے۔ بہرحال تمہارا کام ہو گیا ہے اور ہاں۔ معاوضہ بھی پہنچ گیا ہے جس کے لئے شکریہ ادا کرتا ہوں اور یہ بھی بتا دوں کہ آسٹن اپنے ساتھی انتھونی کے ساتھ واپس وانا پہنچ گیا ہے۔ وہ پاکیشیا سے ہانگری اور ہانگری سے وانا پہنچے ہیں''...... ہارڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اور دوسرا کام فارمولے والا''...... عمران نے کہا۔

''اس بارے میں ابھی کوئی رپورٹ نہیں مل سکتی۔ یہاں فارمولا وزارت سائنس کو بھجوا دیا جاتا ہے جہاں سائنس دانوں کا ایک بورڈ اس کا جائزہ لیتا ہے۔ پھر جس لیبارٹری میں اسے بھجوانا ہوتا ہے وزارت سائنس یہ فارمولا اس لیبارٹری میں بھجوا دیتی ہے اور یہ کام ریڈ سٹار کے ذریعے نہیں ہوتا کیونکہ ریڈ سٹار فارمولا وزارت سائنس کو بھجوانے کے بعد اس سے فارغ ہو جاتی ہے۔ پھر ان کا کوئی

تعلق اس فارمولے سے نہیں رہتا اس لئے ابھی تو فارمولا وزارت سائنس کو بھجوایا گیا ہو گا۔ اب یہ کہاں جاتا ہے اس کا فیصلہ کچھ دنوں بعد ہی ہو گا اس لئے ابھی کچھ بتایا نہیں جا سکتا“...... ہارڈی نے جواب دیا۔

”اس بورڈ کا چیئرمین کون ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”بورڈ کی میٹنگ کبھی کبھار ہوتی ہے اور اس کا مستقل چیئرمین کوئی نہیں ہوتا۔ جب بھی میٹنگ ہوتی ہے تو اسی وقت سب مل کر کسی کو بھی چیئرمین بنا لیتے ہیں۔ سارے ہی کاسٹریا کے بڑے سائنس دان ہوتے ہیں“...... ہارڈی نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”او کے۔ شکریہ۔ گڈ بائی“...... عمران نے کہا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”جولیا بول رہی ہوں“...... رابطہ ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

”ایکسٹو“...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

”یس سر“...... جولیا کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا۔

”جن لوگوں کو ٹریس کرنے کے لئے کہا گیا تھا وہ واپس وانا پہنچ چکے ہیں اس لئے اب انہیں ٹریس کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور تم خود بھی تیار ہو جاؤ اور اپنے ساتھ صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر کو

بھی تیار ہونے کا حکم دے دو۔ عمران تمہیں بریف کرے گا۔ تم لوگوں نے عمران کی سربراہی میں وانا مشن پر جانا ہے“...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

”کب جانا ہے چیف“...... جولیا نے کہا۔

”اس کا فیصلہ بھی عمران ہی کرے گا“...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

فان لینڈ کی سرکاری ایجنسی بلیو ایجنسی کا چیف آرتھر اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر ایک لمحے کے لئے فون کی طرف دیکھا جیسے یقین کر رہا ہو کہ گھنٹی اسی فون کی بجی ہے اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... چیف نے سرد لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سے ریمنڈ کی کال ہے"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ریمنڈ کی۔ اوہ۔ جلدی بات کراؤ"...... چیف نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ چیف۔ میں ریمنڈ بول رہا ہوں پاکیشیا سے"۔ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"جیمز نے کال کیوں نہیں کی۔ تم نے کیوں کی ہے۔ کوئی خاص بات"...... چیف نے تیز لہجے میں کہا۔

"چیف۔ جیمز اور اس کے ساتھیوں آئزک اور رابرٹ تینوں کو ہلاک کر دیا گیا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... چیف نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں۔ مجھے اطلاع مل گئی تھی اس لئے میں نے پولیس سے رابطہ کیا اور پھر سفارت خانے کے ذریعے لاشیں حاصل کیں۔ اس وقت لاشیں سفارت خانے میں موجود ہیں۔ میں نے اس لئے فون کیا ہے کہ ان لاشوں کو فان لینڈ بھجوا دیا جائے یا یہاں پاکیشیا میں ہی دفن کر دیا جائے"...... ریمنڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ ہوا کیسے۔ جیمز، آئزک اور رابرٹ سپر ایجنٹ تھے۔ وہ تینوں کیسے اکٹھے مارے گئے۔ کس نے مارا ہے۔ یہ بتاؤ۔ جہاں تک لاشوں کا تعلق ہے ان تینوں کا یہاں کوئی وارث موجود نہیں ہے۔ یہ تینوں اکیلے ہی رہتے ہیں اس لئے یہاں لاشیں لانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ وہیں دفن کرا دو لیکن یہ سب ہوا کیسے۔ تفصیل بتاؤ"...... چیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں نے جو تحقیقات کرائی ہیں اس کے مطابق ان کی لاشیں پاکیشیا کے ایک پہاڑی علاقے پہاڑ پور کی ایک پہاڑی کے نیچے

موجود کلوز لیبارٹری سے ملی ہیں۔ ان تینوں کو رسیوں سے باندھ کر بے ہوشی کے دوران ہلاک کیا گیا ہے۔ ان کی لاشوں کے ساتھ وہاں کے چوکیدار کی لاش بھی ملی ہے۔ وزارت سائنس کے چند بڑے افسران نے بتایا ہے کہ یہ لیبارٹری کلوز تھی لیکن وہاں خفیہ کیمرے لگے ہوئے تھے جن سے معلومات ملی ہیں کہ تین آدمیوں نے یہ ساری کارروائی کی ہے۔ میں نے بھاری رقومات دے کر معلومات حاصل کی ہیں اور مجھے تصاویر کی جو کاپیاں ملی ہیں ان کے مطابق کاسٹریا کا سپر ایجنٹ آسٹن اپنے ساتھی انتھونی اور ایک مقامی آدمی کے ساتھ اس کلوز لیبارٹری میں داخل ہوا اور پھر نتیجہ یہ نکلا کہ جیمز اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں وہاں سے ملی ہیں''۔ ریمنڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ جیمز اور اس کے ساتھیوں کو آسٹن نے ہلاک کیا ہے''..... چیف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہ بات فلموں سے معلوم ہوئی ہے''..... ریمنڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''آسٹن اب کہاں ہے''..... چیف نے پوچھا۔

''آسٹن کے بارے میں اب تک جو اطلاعات ملی ہیں ان کے مطابق آسٹن پاکیشیا سے ہانگری اور پھر ہانگری سے وانا پہنچ گیا ہے اور یہاں وزارت سائنس کے افراد سے رپورٹیں ملی ہیں کہ آسٹن نے پہاڑ پور کی کلوز لیبارٹری سے نکل کر دارالحکومت کے

انڈسٹریل اسٹیٹ میں ایک فیکٹری کے نیچے بنی ہوئی خفیہ لیبارٹری پر ریڈ کیا اور وہاں موجود سائنس دانوں اور ان کے ساتھیوں کو ہلاک کر کے وہاں سے فارمولا لے اڑا ہے۔ یہ بھی سنا گیا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خطرناک ایجنٹ علی عمران بھی اس فارمولے کو حاصل کرنے کے لئے حرکت میں آ گیا ہے''..... ریمنڈ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''عمران کے بارے میں تمہیں اطلاع کہاں سے ملی ہے''۔ چیف نے حیران ہو کر پوچھا۔

''پاکیشیا کے بڑے سائنس دان سرداور سے عمران نے خصوصی طور پر پوچھا ہے کہ فارمولا واپس لایا جائے یا اس کی کوئی کاپی یہاں موجود ہے تو انہوں نے کہا کہ انہیں فارمولا واپس چاہئے چاہے اس کی کاپیاں کیوں نہ کر لی جائیں اور عمران نے وعدہ کر لیا''..... ریمنڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم خصوصی طور پر معلومات حاصل کرتے رہو اور عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس جب بھی فارمولے کے پیچھے وانا کا رخ کریں تو تم نے مجھے ضرور بتانا ہے''..... چیف نے کہا۔

''تو کیا آپ فارمولا حاصل کرنے کی کوشش نہیں کریں گے''۔ ریمنڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی نگرانی کرتے رہنا۔ ہم کوشش کریں گے کہ آسٹن سے جیمز اور اس

کے ساتھیوں کی ہلاکت کا بھرپور انتقام لے سکیں اور فارمولا بھی کاسٹریا کی بجائے فان لینڈ میں لایا جائے اور یہ کام ہم نے عمران اور اس کے ساتھیوں سے پہلے کرنا ہے ورنہ وہ تو آندھی اور طوفان کی طرح کام کرتے ہیں۔ فارمولا ان کے ہاتھ لگ گیا تو ہم اس سے محروم ہو جائیں گے''...... چیف نے کہا۔

''یس چیف۔ میں خود نگرانی کروں گا''...... ریمنڈ نے کہا تو چیف نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ وہ چند لمحے بیٹھا سوچتا رہا پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور ایک بٹن پریس کر دیا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''مرجینا سے بات کراؤ جہاں بھی وہ ہو''...... چیف نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''ہاں۔ مرجینا اس کام کے لئے ٹھیک رہے گی''...... چیف نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے بڑبڑا کر کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد جب فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... چیف نے کہا۔

''مرجینا لائن پر ہے سر''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''ہیلو۔ چیف بول رہا ہوں''...... چیف نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ مرجینا بول رہی ہوں۔ آپ نے یاد فرمایا ہے''۔ ایک مترنم نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

''کیا تم یہاں موجود ہو یا شہر سے باہر ہو''...... چیف نے کہا۔

''اپنے فلیٹ میں ہوں چیف''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''فوراً میرے آفس پہنچو۔ جیمز اور اس کے ساتھیوں کو پاکیشیا میں ہلاک کر دیا گیا ہے۔ ہم نے فوری طور پر ان کا انتقام لینا ہے''...... چیف نے تیز لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ نیوز چیف۔ میں آ رہی ہوں''...... دوسری طرف سے مرجینا نے کہا تو چیف نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد آفس کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی تیز تیز قدم اٹھاتی اندر داخل ہوئی۔ اس نے جینز کی پینٹ اور سرخ رنگ کی شرٹ پہنی ہوئی تھی۔ اس کے سنہرے بال اس کے کاندھوں پر پڑے ہوئے تھے۔ لڑکی نہ صرف خوبصورت تھی بلکہ خاصے متناسب جسم کی مالک تھی۔ اس نے چیف کو سلام کیا جو اسے اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے زندگی میں پہلی بار کسی عورت کو دیکھ رہا ہو۔

''بیٹھو مرجینا''...... چیف نے سر کو جھٹکتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا چہرہ نارمل ہو گیا۔

''جیمز تو بے حد ہوشیار ایجنٹ تھا۔ وہ کیسے ہلاک ہو گیا۔ مجھے ذاتی طور پر بے حد افسوس ہوا ہے۔ وہ میرا بہت اچھا دوست تھا''۔ مرجینا نے کرسی پر بیٹھتے ہی تیز تیز لہجے میں کہا تو چیف نے اسے ریمنڈ سے ہونے والی بات چیت سنا دی۔

''چیف۔ اس کا مطلب ہے کہ آسٹن نے نہ صرف بلیو ایجنسی کو شکست دی ہے بلکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور پاکیشیا کی ملٹری انٹیلی جنس سب کو شکست دے کر فارمولا حاصل کر لیا ہے''۔ مرجینا نے کہا۔

''ہاں۔ بظاہر یہی لگتا ہے۔ جہاں تک جیمز اور اس کے ساتھیوں کی موت کا تعلق ہے تو مجھے یقین ہے کہ جیمز اور اس کے ساتھی کسی غلط فہمی یا خوش فہمی میں مارے گئے ہیں اور وہ چونکہ بلیو ایجنسی کے سپر ایجنٹ تھے اس لئے ان کی موت کا انتقام لینا بھی ہماری ڈیوٹی میں شامل ہے۔ دوسری بات یہ کہ ہمیں کاسٹریا سے یہ فارمولا بھی حاصل کرنا ہے۔ کاسپر ریز فارمولا فان لینڈ کی ملکیت ہونا چاہئے ورنہ کاسٹریا نے سب سے پہلے فان لینڈ پر ہی تباہی نازل کر دینی ہے''...... چیف آرتھر نے مسلسل بات کرتے ہوئے کہا۔

''لیکن چیف۔ جیمز اور آسٹن دونوں ایجنٹ ہیں اور ایجنٹ مشنز کے دوران ایک دوسرے کے ہاتھوں مرتے ہی رہتے ہیں۔ پھر انتقام کیسا''...... مرجینا نے کہا تو چیف آرتھر کے چہرے پر ہلکے سے غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

''اس نے دھوکے سے جیمز اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کیا ہے۔ میں اس کی فطرت جانتا ہوں اس لئے انتقام لینا ضروری ہے تاکہ کل کو بلیو ایجنسی پر ہاتھ ڈالتے ہوئے سب ذہنی طور پر خوفزدہ رہیں اور ہاں۔ ہم نے فوری طور پر فارمولا کاسٹریا سے حاصل کرنا

ہے ورنہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس وہاں پہنچ گئے تو پھر فارمولا واپس لے جائیں گے اور ہم منہ دیکھتے رہ جائیں گے''...... چیف نے کہا۔

''عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اپنے ملک میں تو فارمولے کا تحفظ نہیں کر سکے۔ اب کہاں سے واپس حاصل کر لیں گے''۔ مرجینا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''یہ لوگ ملک سے باہر دوسرے ملکوں میں کام کرتے ہیں''۔ چیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اب میرے لئے کیا حکم ہے''...... مرجینا نے کہا۔

''آسٹن سے انتقام لینے اور فارمولا واپس حاصل کرنے کے مشن کے لئے میں نے تمہارا انتخاب کیا ہے۔ مجھے جلد از جلد مشن کی تکمیل چاہئے''...... چیف نے کہا۔

''یہ دو علیحدہ علیحدہ کام ہیں چیف۔ ان میں سے ایک کام مجھے دے دیں اور دوسرا کسی اور کو تاکہ دونوں کام تیز رفتاری سے ہو سکیں''...... مرجینا نے کہا۔

''تم فارمولا حاصل کرو۔ یہ زیادہ ضروری ہے کیونکہ اس فارمولے کے پیچھے عمران اور اس کے ساتھی کسی بھی وقت کام شروع کر سکتے ہیں۔ آسٹن سے انتقام بعد میں لے لیا جائے گا''۔ چیف نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ آپ کا یہ فیصلہ دانشمندانہ ہے۔ اب ہمیں پہلے یہ

معلوم کرنا ہو گا کہ فارمولا کہاں ہے''...... مرجینا نے کہا۔

''ہاں۔ کیسے معلوم کرو گی''...... چیف نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

''وانا کی وزارت سائنس کے کسی باخبر آفیسر سے معلومات حاصل کرنا ہوں گی کیونکہ وہاں سائنس دانوں کا بورڈ اس بارے میں فیصلہ کرتا ہے۔ ویسے تو بورڈ کی تمام کارروائی خفیہ ہوتی ہے لیکن بورڈ کے ممبران کی معاونت وزارت کے اعلیٰ افسران کرتے ہیں۔ ایسے ہی کسی افسر سے معلوم کرنا ہو گا۔ اگر آپ کہیں تو آپ کے سامنے ہی معلومات حاصل کر لوں تاکہ ہم فوری طور پر براہ راست مشن پر کام کر سکیں''...... مرجینا نے کہا۔

''کیا تم فون پر یہ اہم بات معلوم کر لو گی''...... چیف نے کہا تو مرجینا بے اختیار ہنس پڑی۔

''آپ مجھے بجلی کا لقب ایسے تو نہیں دیتے''...... مرجینا نے ہنستے ہوئے کہا تو چیف آرتھر بھی بے اختیار ہنس پڑا۔ مرجینا نے کرسی سے اٹھ کر چیف کی سائیڈ پر موجود کرسی پر بیٹھ کر سامنے موجود فون کا رسیور اٹھایا۔ اس نے فون سیٹ کے نیچے موجود سفید بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور پھر رابطہ ہو گیا۔

''یس۔ وزارت سائنس سیکرٹریٹ''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''میں فان لینڈ سے مرجینا بول رہی ہوں۔ مسٹر شراڈ سے بات کرنی ہے''...... مرجینا نے کہا۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو۔ شراڈ بول رہا ہوں''...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''مرجینا بول رہی ہوں فان لینڈ سے''...... مرجینا نے قدرے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

''اوہ مرجینا۔ تم نے فون کیا۔ ویری گڈ۔ یہ تو میری خوش قسمتی ہے''...... شراڈ نے اس بار بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

''میں آج کاسٹریا آنے کا پروگرام بنا رہی تھی لیکن تمہارے بغیر وہاں رہنا فضول ہے۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم دفتر سے چھٹی لے لو تاکہ ہم اکٹھے گھومیں پھریں اور ایک ہفتہ کسی اچھے سے ہوٹل میں اکٹھے گزاریں اور وہاں تمہیں ایک لاکھ ڈالرز بھی مل جائیں''۔ مرجینا نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''یہ تم یقیناً مذاق کر رہی ہو''...... شراڈ نے کہا۔

''نہیں۔ میں مذاق نہیں کر رہی۔ ایسا ہی ہو گا لیکن اس کے لئے تمہیں میرا ایک کام کرنا ہو گا اور وہ بڑا آسان سا کام ہے۔ تم فون پر بھی یہ کام کر سکتے ہو اور پھر جیسے میں نے کہا ہے ویسے ہی

ہو گا''...... مرجینا نے کہا۔

''کیا کام ہے۔ کھل کر بات کرو''...... شراڈ نے کہا۔

''کاسپر ریز کا فارمولا سائنس دانوں کے بورڈ نے کس لیبارٹری میں بھجوایا ہے۔ بس تمہیں اتنا ہی بتانا ہے اور بس''...... مرجینا نے کہا۔

''کیا تم واقعی درست کہہ رہی ہو''...... شراڈ کے لہجے میں ایسا تاثر تھا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو۔

''میں تمہیں سمجھاتی ہوں۔ میں نے واناٹا آ کر ایک ہفتے میں اس بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں اور اس کے لئے مجھے ایک لاکھ ڈالر تک کسی کو دینے کا اختیار ہے۔ اب تم فون پر مجھے بتاؤ گے تو میں بجائے ایک ہفتہ دوسروں کے ساتھ کام کرنے کے تمہارے ساتھ گزاروں گی اور ایک لاکھ ڈالر بھی تمہیں مل جائیں گے۔ اب سمجھ میں آئی ہے میری بات''...... مرجینا نے کہا۔

''ہاں۔ اب سمجھ گیا ہوں لیکن کیا تم وعدہ پورا کرو گی''۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

''کیا پہلے میں نے کبھی کسی وعدے کی خلاف ورزی کی ہے''۔ مرجینا نے کہا۔

''تم اپنا نمبر دو۔ میں کسی محفوظ فون پر تم سے بات کرتا ہوں''۔ شراڈ نے کہا۔

''تمہارے فون سیٹ کے نیچے سفید رنگ کا بٹن تو ہے''۔ مرجینا

نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن یہ تو ڈائریکٹ کرنے کے لئے ہے''...... شراڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اسے پریس کر دو۔ فون ڈائریکٹ ہو کر محفوظ ہو جائے گا۔ بالکل محفوظ''...... مرجینا نے کہا۔

''اوکے۔ ایک منٹ ہولڈ کرو''...... شراڈ نے کہا۔

''ہیلو''...... چند لمحوں بعد شراڈ کی آواز سنائی دی۔

''ہاں۔ اب بتاؤ۔ اب فون محفوظ ہے''...... مرجینا نے کہا۔

''لیکن کیا تم واقعی ایک لاکھ ڈالر دو گی اور ایک ہفتہ میرے ساتھ رہو گی بھی سہی''...... شراڈ نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے واقعی مرجینا کی بات پر اعتبار نہ آ رہا ہو۔

''میں تمہیں حلف دیتی ہوں''...... مرجینا نے کہا۔

''اوکے۔ تو سنو۔ کاسپر ریز کا فارمولا جو پاکیشیا سے لایا گیا تھا اسے بورڈ نے ریڈ لیبارٹری گارگو بھجوایا ہے کیونکہ انہیں بتایا گیا تھا کہ اس فارمولے کو حاصل کرنے کے لئے دوسرے ممالک کے ساتھ ساتھ پاکیشیا بھی حرکت میں آ سکتا ہے اس لئے اسے ایسی لیبارٹری میں بھجوایا جائے جہاں اس پر کام بھی ہو سکے اور یہ محفوظ بھی رہے۔ یہ میں نے تمہیں بتا دیا ہے ورنہ بورڈ ممبران نے حلف اٹھایا ہوا ہے کہ کسی کو کچھ نہیں بتایا جائے گا''...... شراڈ نے کہا۔

''بے فکر رہو۔ میں دو روز کے اندر پہنچ رہی ہوں۔ تم بھی آفس

سے چھٹی لے لو''...... مرجینا نے کہا۔

''میری چھٹی ڈیو ہے۔ جیسے ہی تم آؤ گی تو میں فوراً چھٹی اپلائی کر دوں گا اور مجھے فوراً مل جائے گی۔ رقم ساتھ لیتی آنا۔ اس کی مجھے بے حد ضرورت ہے''...... شراڈ نے کہا۔

''تم فکر مت کرو۔ وعدہ ضرور وفا ہو گا۔ گڈ بائی''...... مرجینا نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''کیا یہ شراڈ درست کہہ رہا ہو گا''...... چیف نے کہا۔

''سو فیصد درست۔ مجھے معلوم ہے کہ گارگو کے انتہائی خطرناک پہاڑی علاقے میں ایک بڑی لیبارٹری کاسٹریا نے بنائی ہوئی ہے۔ اسے ریڈ لیبارٹری کہا جاتا ہے اور اس کی سب سے زیادہ حفاظت کی جاتی ہے۔ یہ لیبارٹری زیر زمین ہے اور اوپر ایئر فورس کا باقاعدہ سپاٹ بنا ہوا ہے''...... مرجینا نے کہا۔

''پھر تو وہاں سے فارمولا حاصل کرنا بے حد مشکل ہو گا''۔ چیف نے کہا۔

''کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی چیف۔ حسن اور دولت کا جادو ہر جگہ چل جاتا ہے''...... مرجینا نے مسکراتے ہوئے کہا تو چیف بے اختیار ہنس پڑا۔

حصہ اول ختم شد

عمران سیریز

کاسپر ریز

حصہ دوم

مظہر کلیم ایم اے

خان برادرز گارڈن ٹاؤن ملتان

ناشر ------- مظہر کلیم ایم اے
اہتمام ---- محمد ارسلان قریشی
تزئین ------ محمد علی قریشی
طابع ------ سلامت اقبال پرنٹنگ پریس ملتان

کتب منگوانے کا پتہ

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666
E.Mail.Address
arsalan.publications@gmail.com

ندیم

کار خاصی تیز رفتاری سے معروف سڑک پر آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ یہ کاسٹریا کے دارالحکومت وانا کی ایک سڑک تھی جو وانا سے شمال کی طرف نسبتاً چھوٹے لیکن صنعتی شہر ساکس سے گزرتی تھی۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر آسٹن اور سائیڈ سیٹ پر اس کا اسسٹنٹ انتھونی موجود تھا۔

''باس۔ آپ کا بیٹھے بیٹھے ساکس جانے کا پروگرام کیوں بن گیا ہے۔ یقیناً کوئی خاص اطلاع ملی ہے آپ کو''...... انتھونی نے کہا تو آسٹن بے اختیار ہنس پڑا۔

''ہاں۔ ورنہ مجھے ساکس جانے کا شوق تو نہیں ہے اور نہ ہی وہاں میرے لئے کوئی کشش ہے''...... آسٹن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا خبر ہے باس''...... انتھونی نے اشتیاق بھرے لہجے میں

پوچھا۔

''وہاں ایک کلب ہے جس کا نام ریڈ لائن کلب ہے۔ اس کے جنرل مینجر اور مالک راتھر کو پاکیشیا سے عمران کا فون آیا ہے اور اسے کہا گیا ہے کہ وہ عمران کو یہ معلوم کر کے بتائے کہ پاکیشیا سے لایا جانے والا فارمولا کس لیبارٹری میں بھجوایا گیا ہے اور راتھر نے وعدہ کر لیا ہے''...... آسٹن نے کہا۔

''آپ تک یہ اطلاع کیسے پہنچ گئی اور فارمولا تو سائنس بورڈ نے بھجوایا ہو گا۔ اس کے بارے میں کسی کو کیا معلوم ہو سکتا ہے۔ خاص طور پر ایک کلب کے مینجر کو''...... انتھونی نے بڑے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''سائنس بورڈ کا ممبر ڈاکٹر جیمسن راتھر کا کزن ہے اور دونوں کا دوستانہ ہے۔ ڈاکٹر جیمسن یہاں اکثر کلب میں آتا جاتا رہتا ہے اور آرتھر بھی جب دارالحکومت جائے تو ڈاکٹر جیمسن کے پاس ہی ٹھہرتا ہے''...... آسٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ لیکن آپ کو عمران کی کال کا کیسے علم ہو گیا اور عمران کو کیسے علم ہو گیا کہ راتھر اس بارے میں کچھ کر سکتا ہے''...... انتھونی نے اور بھی زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا تو آسٹن بے اختیار ہنس پڑا۔

''مجھے اس بات کا علم اس لئے ہو گیا کہ میں نے بورڈ میں شامل تمام سائنس دانوں کے بارے میں تحقیقات کرائی تھیں اور

جہاں اس ٹائپ کے کلبوں کا ذکر آیا تو وہاں میں نے نگرانی سخت کرا دی اور فون ٹیپ کئے جانے لگ گئے۔ پھر یہ فون پاکیشیا سے براہ راست کیا گیا تو اس کی ٹیپ مجھے بھجوائی گئی۔ اس طرح یہ بات واضح طور پر سامنے آ گئی اور جہاں تک عمران کا تعلق ہے اس کے بارے میں مشہور ہے کہ اس کے پاس ایسے لنکس موجود ہوتے ہیں جن کی مدد سے وہ ہر بات معلوم کر لیتا ہے جو بظاہر ہر لحاظ سے ٹاپ سیکرٹ ہوتی ہے۔ اس نے کوئی نہ کوئی لنک استعمال کیا ہو گا''۔ آسٹن نے جواب دیا۔

''اس کا یہ بھی تو مطلب نکلتا ہے کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اس فارمولے کی واپسی کے لئے کام کر رہے ہیں''۔ انتھونی نے کہا۔

''ہاں۔ ظاہر ہے کیونکہ ان کا اہم فارمولا ان کے ہاتھ سے نکل گیا ہے اور ان کے بڑے بڑے سائنس دان بھی مارے گئے ہیں۔ اب انہوں نے کام تو کرنا ہے''...... آسٹن نے جواب دیا۔

''لیکن عمران کو کیسے یہ علم ہوا کہ یہ فارمولا ہم نے اڑایا ہے اور ہمارا تعلق کاسٹریا سے ہے جو اس نے یہاں کاسٹریا فون کیا ہے''...... انتھونی نے کہا۔

''ہو گا کوئی نہ کوئی لنک۔ جب سامنے آئے گا تو پوچھ لیں گے''...... آسٹن نے لاپرواہی سے جواب دیا تو انتھونی اس کے اس انداز پر بے اختیار ہنس پڑا۔

ماکس چھوٹا سا شہر تھا لیکن اس کے گرد نواح میں انڈسٹریل ایریا بہت دور دور تک پھیلا ہوا تھا اس لئے شہر میں داخل ہونے سے پہلے انہیں کافی طویل سفر انڈسٹریل ایریا میں کرنا پڑا۔ ریڈ لائن کلب خاصا جدید انداز کا کلب تھا لیکن اس وقت وہاں رش تقریباً نہ ہونے کے برابر تھا۔ پارکنگ تقریباً خالی تھی۔ آسٹن نے کار پارک کی اور پھر نیچے اتر کر انتھونی کے ساتھ کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد ہی وہ دونوں بڑے سے کاؤنٹر پر موجود تھے۔

''میرا نام آسٹن ہے اور ہمیں جنرل مینجر راتھر سے ملنا ہے''۔ آسٹن نے کاؤنٹر پر موجود نوجوان سے کہا۔

''کیا آپ نے وقت لیا ہوا ہے''...... نوجوان نے پوچھا۔

''میرا تعلق ایک ایجنسی سے ہے اس لئے مجھے وقت لینے کی ضرورت نہیں ہے اور اگر مینجر صاحب ملنے سے انکار کر دیں تو پھر انہیں ہیڈکوارٹر بلوایا جائے گا''...... آسٹن کا لہجہ یکلخت سخت ہو گیا۔

''اوکے سر۔ اوکے سر۔ میں بات کرتا ہوں''...... نوجوان نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے دو بٹن پریس کر دیئے۔

''کاؤنٹر سے وکی بول رہا ہوں سر۔ دو صاحبان تشریف لائے ہیں۔ ان کا تعلق کسی ایجنسی سے ہے اور وہ آپ سے ملاقات چاہتے ہیں''...... نوجوان نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اوکے سر''...... نوجوان نے دوسری طرف سے بات سن کر کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''یس سر۔ آپ چوتھی منزل پر ان کے آفس میں جا سکتے ہیں۔ یہاں سائیڈ پر لفٹ موجود ہے سر''...... نوجوان نے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''تھینک یو''...... آسٹن نے کہا اور مڑ کر لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ انتھونی اس کے پیچھے تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں جنرل مینجر کے شاندار آفس میں داخل ہو رہے تھے۔ جنرل مینجر لمبے قد اور قدرے بھاری جسم کا مالک تھا۔ اس نے اٹھ کر ان کا استقبال کیا۔

''میرا نام آسٹن ہے اور یہ میرا ساتھی ہے انتھونی۔ ہمارا تعلق ایک سرکاری ایجنسی سے ہے جس کا نام لینا جرم ہے''...... آسٹن نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

''یس سر۔ تشریف رکھیں اور فرمایئے۔ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں''...... آرتھر نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ایشیائی ملک پاکیشیا سے ایک صاحب عمران نے آپ کو فون کال کی اور آپ سے کہا کہ آپ معلوم کر کے اسے بتائیں کہ پاکیشیا سے لایا جانے والا فارمولا یہاں کاسٹریا کی کس لیبارٹری میں بھجوایا گیا ہے اور آپ نے اس سے وعدہ کر لیا۔ انکار کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمارے پاس اس فون کال کی ٹیپ موجود ہے''...... آسٹن نے کہا۔

''آپ درست کہہ رہے ہیں لیکن آپ کے پاس مکمل ٹیپ ہے تو آپ نے یقیناً میری بات بھی سنی ہوگی کہ میرا ایسے کاموں سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی میرا اس معاملے میں کچھ بتانے والے سے کوئی تعلق ہے''...... راتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''میں نے سنا تھا لیکن اس عمران نے آپ سے کہا کہ سائنس دان جیمسن جو بورڈ کے ممبر ہیں وہ آپ کے کزن ہیں اور آپ نے اقرار کیا ہے''...... آسٹن نے کہا۔

''ہاں۔ وہ واقعی میرے کزن ہیں۔ میرے کلب بھی آتے جاتے رہتے ہیں لیکن میں نے کبھی ان سے ان کے جاب کے بارے میں بات نہیں کی اور نہ ہی میں کرنا چاہتا ہوں اور ڈاکٹر جیمسن تو کسی صورت بھی اس معاملے میں بات نہیں کرتے''۔ راتھر نے جواب دیتے ہوئے۔

''آپ نے یہ الفاظ کہہ کر اپنے آپ کو بچا لیا ہے لیکن عمران بہرحال آپ سے یہاں آ کر ملے گا۔ آپ نے اس کے فون آنے پر یا یہاں آ کر ملنے کے بارے میں اطلاع دینی ہے۔ اگر آپ نے اطلاع نہ دی تو پھر یہی سمجھا جائے گا کہ آپ عمران سے مل کر ملک سے غداری کر رہے ہیں اور اس کا انجام آپ اچھی طرح جانتے ہیں''...... آسٹن نے کہا۔

''میں کس کو کہاں اطلاع دوں''...... آرتھر نے کہا۔

''یہ کارڈ رکھ لیں۔ یہ ملٹری انٹیلی جنس کے ایک آدمی کا کارڈ

ہے۔ آپ اسے فون کر کے بتا دیں گے۔ اسے آپ کے بارے میں بتا دیا جائے گا اور پھر اطلاع ہم تک پہنچ جائے گی لیکن عمران کو آپ نے اشارتاً بھی نہیں بتانا کہ آپ سے ہماری اس بارے میں بات ہو چکی ہے''...... آسٹن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا تو انتھونی بھی اٹھا اور راتھر بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''اوکے۔ خیال رکھنا۔ گڈ بائی''...... آسٹن نے کہا اور مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار ایک بار پھر سڑک پر تھی لیکن آسٹن واپس وانا جانے کی بجائے شہر کے مغربی حصے کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد کار ایک رہائشی کالونی میں داخل ہوئی تو سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا انتھونی چونک پڑا۔

''اس کالونی میں کون رہتا ہے باس''...... انتھونی نے پوچھا۔

''ابھی سامنے آ جائے گا''...... آسٹن نے مختصر سا جواب دیا تو انتھونی ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد ایک جدید انداز کی بنی ہوئی کوٹھی کے بند گیٹ کے سامنے آسٹن نے کار روک دی اور جیب سے سیل فون نکال کر اس نے اس پر چند بٹن پریس کئے اور پھر اس نے فون آف کر کے اسے واپس جیب میں رکھ لیا۔ تھوڑی دیر بعد بڑا سا پھاٹک میکانکی انداز میں کھلتا چلا گیا تو آسٹن نے کار آگے بڑھا دی اور پھر ایک طرف بنی ہوئی پارکنگ میں روک دی۔ وہاں پہلے بھی ایک کار موجود تھی۔

ان کے عقب میں پھاٹک میکانکی انداز میں خود بخود بند ہو گیا تھا۔

"یہ بھی باس کا ایک اڈا ہے اور باس یہاں موجود ہیں"۔ کار سے اتر کر عمارت کی طرف بڑھتے ہوئے آسٹن نے کہا تو انتھونی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمارت میں داخل ہو کر درمیانی راہداری سے گزر کر ایک بند دروازے پر پہنچ کر وہ دونوں رک گئے۔ چند لمحوں بعد دروازہ خود بخود کھلا تو آسٹن اور اس کے پیچھے انتھونی بھی کمرے میں داخل ہوا تو کمرہ خالی تھا۔ البتہ کمرہ آفس کے انداز میں سجا ہوا تھا۔

"بیٹھو"...... آسٹن نے انتھونی سے کہا اور خود بھی آفس ٹیبل کی سائیڈ پر موجود ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ انتھونی بھی خاموشی سے بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد سائیڈ پر موجود دروازہ کھلا اور ریڈ سٹار ایجنسی کا چیف اندر داخل ہوا۔ اس نے گہرے براؤن رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا۔ اس کے سفید بال اس کے کاندھوں پر پڑے ہوئے تھے۔ اس کے اندر داخل ہوتے ہی آسٹن اور انتھونی دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔

"بیٹھو"...... باس نے کہا اور خود بھی اونچی پشت والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ آسٹن اور انتھونی بھی اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"کیا رپورٹ ہے راتھر کے بارے میں"...... باس نے آسٹن سے پوچھا تو آسٹن نے تفصیل سے ساری بات بتا دی۔

"ٹھیک ہے۔ ہم بھی اس پر نگاہ رکھیں گے لیکن اصل مسئلہ

عمران کا نہیں ہے بلکہ مجھے جو اطلاع ملی ہے کہ جیمز اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کی ذمہ داری تم پر ڈالی گئی ہے اور بلیو ایجنسی نے اپنی خاص ایجنٹ مرجینا کو مشن دیا ہے کہ وہ فارمولا حاصل کرے اور اس کے بعد مرجینا ہی تم سے جیمز اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کا انتقام تمہاری موت کی صورت میں لے"...... باس نے کہا۔

"باس۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ انہیں کسی صورت بھی یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ فارمولا کہاں ہے۔ جہاں تک انتقام لینے کی بات ہے تو بے چاری مرجینا مجھ سے کیا انتقام لے گی۔ وہ خود انتقام کا نشانہ بن سکتی ہے۔ مجھے بلیو ایجنسی کے بارے میں کوئی فکر نہیں ہے۔ مجھے پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران کی فکر ہے۔ وہ ایسے لوگ ہیں جو سب کچھ کر سکتے ہیں۔ انہیں روکنا ضروری ہو گا۔ ہمیں اس بارے میں کوئی واضح پلاننگ کرنا ہو گی"...... آسٹن نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے کہ عمران اس لیبارٹری کے بارے میں معلوم کر لے گا جہاں کا سپر ریز کا فارمولا بھجوایا گیا ہے"...... باس نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے سو فیصد یقین ہے اور آپ نے دیکھا کہ اس نے ساکس کے کلب کے مینجر راتھر کو ٹریس کر لیا۔ اگر ہم چیکنگ نہ کر رہے ہوتے تو ہمیں معلوم ہی نہ ہو سکتا تھا اور عمران لیبارٹری پر حملہ

کر کے فارمولا واپس لے جاتا''...... آسٹن نے کہا۔

''لیکن اس فارمولے کی ہزاروں نہیں تو سینکڑوں کاپیاں بھی ہو سکتی ہیں۔ ایسی صورت میں وہ فارمولا واپس لے بھی جائے تو بھی کیا فرق پڑتا ہے''...... اچانک خاموش بیٹھے ہوئے انتھونی نے کہا تو آسٹن اور باس دونوں بے اختیار مسکرا دیئے۔

''یہ کوشش کر کے بھی دیکھ لی گئی ہے۔ فارمولا جس فلم پر موجود ہے اس کی کاپی کرنے کی کوشش کی جائے تو فارمولا فلم سے غائب ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں فلم واش ہو جاتی ہے۔ ایسا یقیناً پاکیشیا کے ان سائنس دانوں نے کیا ہوگا تاکہ فارمولا کی کاپی نہ ہو سکے''...... آسٹن نے انتھونی کو بتاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ یہ تو واقعی حیرت انگیز کارروائی ہے''...... انتھونی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''باس۔ اب پہلی ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمیں حتمی طور پر یہ معلوم ہو کہ یہ فارمولا کس لیبارٹری میں بھجوایا گیا ہے۔ ہم اس لیبارٹری کی نگرانی کریں۔ پھر عمران یا مرجینا جو بھی وہاں آئے اس کا خاتمہ کر دیں۔ اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں ہے''...... آسٹن نے کہا۔

''میں نے معلوم کر لیا ہے۔ تم حیران ہو گے کہ وزارت سائنس کو اس کا علم نہیں ہے لیکن میں نے بورڈ کے چیئرمین ڈاکٹر ہنری سے معلوم کر لیا ہے۔ یہ فارمولا گارگو میں واقع ریڈ لیبارٹری میں

موجود ہے۔ وہیں اس پر کام ہوگا''...... باس نے کہا۔

''گارگو۔ وہ پہاڑی شہر جہاں انتہائی خطرناک پہاڑیاں ہیں''۔ آسٹن نے چونک کر کہا۔

''ہاں وہی''...... باس نے کہا۔

''لیکن یہ ریڈ لیبارٹری گارگو میں کہاں ہے۔ گارگو تو خاصا وسیع پہاڑی علاقہ ہے''...... آسٹن نے کہا۔

''ریڈ لیبارٹری زیر زمین ہے اور اوپر ایئر فورس کا اڈا ہے۔ اس لیبارٹری کا راستہ بھی اسی ایئر فورس سپاٹ سے گزرتا ہے اور وہاں انتہائی جدید ترین حفاظتی انتظامات ہیں۔ لیبارٹری میں کام کرنے والے ہر آدمی کے جسم میں مخصوص چپ موجود ہوتی ہے ورنہ وہ لیبارٹری میں داخل ہی نہیں ہو سکتا اور اگر کوئی داخل ہونے کی کوشش کرے تو فوراً ہلاک ہو جاتا ہے اور ایسی مخصوص چپ اس لیبارٹری کے علاوہ اور کہیں نہیں بن سکتی اور نہ ہی کسی اور کے جسم میں لگائی جا سکتی ہے۔ اگر لگائی جانے کی کوشش کی جائے تو اس آدمی کا فوراً ہارٹ فیل ہو جاتا ہے''...... باس نے کہا۔

''وہ کیسے باس''...... آسٹن نے حیران ہو کر پوچھا۔

''یہ چپ لگانے سے پہلے اس آدمی کے جسم میں ایک مخصوص محلول انجیکٹ کیا جاتا ہے۔ پھر چپ لگائی جاتی ہے ورنہ بغیر مخصوص محلول کے چپ لگائی جائے تو فوراً ہارٹ فیل ہو جاتا ہے''...... باس نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب بات سمجھ میں آ رہی ہے لیکن ہمیں اس کے متبادل راستوں کو چیک کرنا پڑے گا"...... آسٹن نے کہا۔

"اس لیبارٹری کا کوئی متبادل راستہ ہے ہی نہیں۔ میں نے سب سے پہلے یہی بات معلوم کی تھی"...... باس نے کہا۔

"تو پھر ہمیں ایئر فورس سپاٹ پر رہنا ہو گا"...... آسٹن نے کہا۔

"نہیں۔ تم نے گارگو شہر کی نگرانی کرنی ہے۔ جو بھی لیبارٹری تک جائے گا اسے ہر صورت میں گارگو کے چھوٹے سے شہر سے گزرنا ہو گا۔ وہاں اس علاقے میں ایسے آثار قدیمہ موجود ہیں جو سیاحوں کے لئے انتہائی پرکشش ہیں اس لئے سیاح وہاں اکثر آتے جاتے رہتے ہیں اور لازماً مرجینا اور عمران اور اس کے ساتھی سیاحوں کے روپ میں وہاں پہنچیں گے۔ تم نے انہیں ٹریس کر کے ان کا خاتمہ کرنا ہے"...... باس نے کہا۔

"یہ واقعی ٹھیک رہے گا۔ اوکے باس۔ اب ہمیں اجازت دیں تاکہ میں اپنے پورے سیکشن کو گارگو جانے کی تیاری شروع کرا دوں"...... آسٹن نے اٹھتے ہوئے کہا تو باس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"وش یو گڈ لک"...... باس نے کہا تو آسٹن نے تھینک یو کہہ کر سلام کیا اور واپس مڑ گیا۔ انتھونی بھی سلام کر کے اس کے پیچھے چلتا ہوا آفس سے باہر آ گیا۔

عمران نے کار اس بلڈنگ میں روکی جس بلڈنگ میں جولیا گزشتہ دو ماہ سے رہ رہی تھی۔ چونکہ سیکرٹ سروس کے ممبران اپنی رہائش گاہیں وقتاً فوقتاً بدلتے رہتے تھے اس لئے جولیا بھی اکثر اپنی رہائش گاہ تبدیل کر لیتی تھی۔ اس بلڈنگ کا ایک فلیٹ اس نے دو ماہ پہلے لیا تھا اور اپنے پہلے والے فلیٹ سے وہ یہاں منتقل ہو گئی تھی جبکہ صالحہ پہلے سے ہی اس بلڈنگ کے ایک فلیٹ میں رہتی تھی۔ صالحہ کی اپنی ذاتی کوٹھی بھی ایک کالونی میں تھی اور صالحہ اکثر وہاں بھی جا کر کئی ماہ تک رہائش رکھ لیتی تھی لیکن پھر اصول کے مطابق وہ کسی فلیٹ میں منتقل ہو جاتی تھی۔ صالحہ کی وجہ سے جولیا اس بلڈنگ میں آتی جاتی رہتی تھی اور اسے یہ بلڈنگ اور اس کا نظام بے حد پسند تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس بلڈنگ میں جیسے ہی فلیٹ خالی ہوا جولیا نے فوراً وہ فلیٹ بک کرا لیا تھا۔ عمران آج پہلی بار اس

بلڈنگ میں آیا تھا کیونکہ وہ کسی میٹنگ کے سلسلے میں صرف جولیا کے فلیٹ پر ہی آتا تھا اور کسی ممبر کے فلیٹ پر اس کا جانا بہت ہی کم ہوتا تھا۔

''واہ۔ خاصی خوبصورت بلڈنگ ہے''...... عمران نے بلڈنگ کے ڈیزائن کو دیکھتے ہوئے کہا اور پھر وہ لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا کا فلیٹ آٹھویں منزل پر تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ جولیا کے فلیٹ کے بند دروازے کے سامنے موجود تھا۔ عمران نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

''کون ہے''...... صفدر کی آواز سنائی دی۔

''تم پوچھو کون ہو سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ آپ کی آواز تو لاکھوں میں پہچانی جا سکتی ہے''...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا اور ڈور فون آف کر دیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا تو دروازے پر صفدر موجود تھا۔

''کیا مس جولیانا فٹز واٹر یہاں رہتی ہیں جناب''...... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

''تشریف لائیے تاکہ آپ کی ملاقات مس جولیانا فٹز واٹر سے کرا دی جائے''...... صفدر نے بھی سینے پر ہاتھ رکھ کر سر جھکاتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز بادشاہوں کے درباریوں جیسا تھا اور عمران اس کے اس انداز پر بے اختیار ہنس پڑا۔

''کاش تم نے مجھ جیسے مفلس اور قلاش کے سامنے یہ مظاہرہ

کرنے کی بجائے کسی بادشاہ کے سامنے کیا ہوتا تو دس بارہ ہزار گاؤں کی جاگیر تمہیں مل جاتی۔ میں تو دس بارہ ہزار روپے بھی نہیں دے سکتا''...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور فلیٹ میں داخل ہو گیا اور صفدر نے بھی ہنستے ہوئے دروازہ بند کر دیا۔ پھر وہ مین ہال میں داخل ہوا تو وہاں کیپٹن شکیل اور تنویر دونوں بیٹھے ہوئے تھے جبکہ جولیا کچن میں تھی۔

''واہ۔ لیڈیز نام کے مالک بھی یہاں موجود ہیں''...... عمران نے سلام کرتے ہوئے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''اپنی اوقات میں رہا کرو ورنہ کسی روز میرے ہاتھوں مارے جاؤ گے''...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''کیا میں نے کوئی غلط بات کی ہے۔ تنویر عورتوں کا نام بھی تو ہوتا ہے جیسے تنویر فاطمہ''...... عمران بھلا آسانی سے کہاں باز آنے والوں میں سے تھا جبکہ کیپٹن شکیل اور صفدر دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

''تم خواہ مخواہ اس کی باتوں پر ہنس کر اس کا حوصلہ بڑھاتے ہو۔ یہ فضول بات بھی کرے تو تم اس کی حوصلہ افزائی کے لئے ہنسنا شروع کر دیتے ہو''...... تنویر نے اس بار صفدر اور کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

''تنویر۔ غصہ مت کیا کرو۔ ہر وقت کا غصہ اچھا نہیں ہوتا''۔ صفدر نے بزرگوں کے انداز میں کہا اور اسی لمحے جولیا اور صالحہ

دونوں ٹرالی دھکیلتی ہوئیں ہال میں داخل ہوئیں۔

''ارے۔ یہ صالحہ کا فلیٹ تو نہیں ہے جس پر جولیا نے قبضہ کر لیا ہے''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''میرے فلیٹ پر تو آپ آتے نہیں۔ جب بھی آتے ہی جولیا کے فلیٹ پر ہی آتے ہیں۔ اب بھی دیکھیں جولیا نے اس بلڈنگ میں فلیٹ لیا تو آپ آ گئے جبکہ میرا فلیٹ کافی عرصہ سے یہاں ہے اور آپ ایک بار بھی نہیں آئے''...... صالحہ نے الٹا گلہ کرتے ہوئے کہا تو جولیا کا چہرہ یکلخت غصے سے بگڑنے لگا۔ اسے شاید اس بات پر غصہ آ رہا تھا کہ صالحہ، عمران کو اپنے فلیٹ میں آنے کی ترغیب دے رہی تھی۔

''میں پرانے خیالات کا آدمی ہوں اور پرانے خیالات کے آدمی بیٹیوں اور بہنوں کے گھر کا پانی پینا بھی غیرت کے منافی سمجھتے ہیں اور تم میری چھوٹی بہن ہو''...... عمران نے جواب دیا تو جولیا کا بگڑا ہوا چہرہ یکلخت کھل اٹھا۔

''آج کل ان باتوں کو کون پوچھتا ہے''...... صالحہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''یہاں میرے آنے کی ایک وجہ اور بھی ہے۔ وہ ہے تنویر کی یہاں موجودگی۔ وہ ہمارے ایک مشہور شاعر نے کہا ہے کہ کوچہ رقیب میں بھی سر کے بل گیا۔ کوچہ رقیب کی بجائے اب موجودگی رقیب کر لو۔ آخر اتنے طویل عرصے کے بعد اتنی تبدیلی کا حق تو بنتا

ہے''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ چیف نے کہا ہے کہ ہم نے کسی مشن پر جانا ہے اور اس بارے میں ہمیں بریف آپ کریں گے''...... صفدر نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ وہ تنویر کا چہرہ بگڑتے دیکھ رہا تھا اس لئے اس نے اپنے مخصوص انداز میں بات کا رخ بدلنے کی کوشش کی۔

''ہاں عمران۔ چیف نے مجھے فون کیا تھا اور میں نے ٹیم کو کال کیا ہے''...... جولیا نے بھی تائید کرتے ہوئے کہا۔

''لیکن چیف نے مجھے جو لسٹ دی تھی ٹیم ممبران کی اس میں صالحہ کا نام تو شامل نہیں تھا''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا چیف خود ٹیم کا انتخاب کرتا ہے۔ کیا واقعی۔ ہم یہ سمجھتے تھے کہ آپ اپنی مرضی سے ٹیم منتخب کرتے ہیں''...... صفدر نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو سب نے اس انداز میں سر ہلا دیئے جیسے وہ صفدر کی بات کی تائید کر رہے ہوں۔

''ارے۔ تو یہ چیف جیسا ڈکٹیٹر بھلا اپنے اختیارات دوسرے کو کہاں دیتا ہے۔ آج تک جولیا ڈپٹی چیف ہونے کے باوجود کسی ممبر کو ٹیم میں شامل نہیں کرا سکی''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تو پھر سن لو۔ اب جو ٹیم مشن پر جا رہی ہے اس میں صالحہ کو میں نے شامل کر لیا ہے''...... عمران کی بات سن کر جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیا چیف نے اجازت دے دی ہے"...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے مکمل یقین ہو کہ چیف نے انکار کر دیا ہو گا۔

"میں اب بات کرتی ہوں۔ ہم سب کا خیال تھا کہ ٹیم کا انتخاب تم خود کرتے ہو اس لئے ہم سب تمہارا انتظار کر رہے تھے لیکن اب تم کہہ رہے ہو کہ انتخاب چیف کرتا ہے تو میں اب چیف سے بات کروں گی"...... جولیا نے سخت لہجے میں کہا اور رسیور اٹھا لیا۔

"مس جولیا ایک منٹ"...... پاس بیٹھے ہوئے صفدر نے کریڈل پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا"...... جولیا نے چونک کر اور قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے سو فیصد یقین ہے کہ چیف نے عمران صاحب پر بات ڈال دینی ہے کیونکہ عمران صاحب کو ٹیم کا سربراہ بنایا گیا ہے۔ اب اس کے بارے میں تمام فیصلے عمران صاحب کر سکتے ہیں۔ چیف اب معاملات میں مداخلت نہیں کریں گے"...... صفدر نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن ٹیم میں شمولیت کی اجازت تو چیف ہی دیں گے۔ عمران اپنے طور پر تو فیصلہ نہیں کر سکتا۔ وہ تو بطور سربراہ مشن کے سلسلے میں آنے والے مسائل پر فیصلہ کر سکتا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ وعدہ کریں کہ اگر چیف نے آپ پر

بات ڈال دی تو آپ مس صالحہ کو ٹیم میں شامل کر لیں گے"۔ صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سوری۔ یہ فیصلہ یا تو چیف کرے گا یا پھر ڈپٹی چیف۔ میں نہ تین میں نہ تیرہ میں۔ مجھے تو جو ٹیم دی جائے گی میں بس اس کا ذمہ دار ہوں گا"...... عمران نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے بات کرنے دو صفدر"...... جولیا نے صفدر سے کہا جو ابھی تک کریڈل پر ہاتھ رکھے بیٹھا تھا۔

"ٹھیک ہے کر لیں لیکن اگر چیف نے آپ سے پوچھا کہ آپ مس صالحہ کو کیوں لے جانا چاہتی ہیں تو آپ کیا جواب دیں گی"...... صفدر نے کریڈل پر رکھا ہوا ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا۔

"جولیا کہے گی کہ وہ دو ایس کو جدا نہیں کرنا چاہتی"...... جولیا کے جواب دینے سے پہلے عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"میں خود جواب دے لوں گی"...... جولیا نے بھی قدرے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا تو دوسری طرف بجنے والی گھنٹی کی آواز سنائی دینے لگی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"ایکسٹو"...... رابطہ ہوتے ہی ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"جولیا بول رہی ہوں چیف۔ آپ سے ایک درخواست کرنی

تھی کہ آپ مشن پر جانے والی ٹیم میں صالحہ کو بھی شامل کر لیں تو ٹیم متوازن ہو جائے گی“...... جولیا نے درخواست بھرے لہجے میں کہا۔

”تمہارا خیال ہے کہ صالحہ کی عدم موجودگی میں ٹیم غیر متوازن ہے“...... چیف کے لہجے میں ہلکی سی غراہٹ کا عنصر بھی محسوس ہونے لگ گیا تھا اور جولیا کے ہاتھ کی ہلکی سی کپکپاہٹ دیکھ کر سب سمجھ گئے کہ جولیا متوازن کا لفظ غلط استعمال کر گئی ہے۔

”میں نے اپنی بات کی ہے چیف۔ میرے مطابق ٹیم متوازن ہو جائے گی“...... اس بار جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

”چونکہ ٹیم کی سربراہی عمران کو دے دی گئی ہے اس لئے اب یہ فیصلہ عمران کرے گا“...... دوسری طرف سے سرد لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولیا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

”جولیا۔ تم کیوں ضد کر رہی ہو۔ میں ساتھ نہ جاؤں گی تو کیا فرق پڑے گا“...... صالحہ نے کہا۔

”ہاں ٹھیک ہے۔ اور کیا کیا جا سکتا ہے“...... جولیا نے بڑے شکست خوردہ لہجے میں کہا۔

”عمران صاحب۔ آپ صالحہ کو شامل کر لیں“...... اس بار صفدر کی بجائے کیپٹن شکیل نے کہا۔

”صالحہ میری چھوٹی بہن ہے۔ میں تو اسے ہزار بار ساتھ لے

جانے کے لئے تیار ہوں لیکن چیف نے جس طرح جولیا کو جواب دیا ہے وہ ناقابل برداشت ہے اور یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ عمران کے سامنے جولیا کی بے عزتی کی جائے اور عمران خاموش رہے“۔ عمران نے لہجے کو غصیلا بناتے ہوئے کہا تو جولیا کا ستا ہوا چہرہ یکلخت گلاب کے تازہ پھول کی طرح کھل اٹھا۔

”بس۔ بس۔ یہ باتیں رہنے دو اور صالحہ کو ساتھ لے جانے کا اعلان کرو“...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس پر عمران کے فقرے نے واقعی جادو جیسا اثر کیا تھا۔ اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی تھی اور چہرے پر مسکراہٹ تیر رہی تھی۔

”جیسا میں کہوں ویسا کرتی جاؤ۔ پھر دیکھو تمہاری بات کیسے نہیں مانی جاتی“...... عمران نے کہا۔

”بولو۔ کیا کروں“...... جولیا نے کہا۔

”چیف کو فون کر کے صرف یہی کہو کہ میں نے بطور ڈپٹی چیف فیصلہ کر لیا ہے کہ صالحہ مشن پر ٹیم کے ساتھ جائے گی اور اگر عمران نے میرا فیصلہ نہ مانا تو اسے بھی میں ٹیم کی سربراہی سے علیحدہ کر دوں گی۔ میں ڈپٹی چیف ہوں۔ فیصلہ کرنا میرے اختیار میں ہے“...... عمران نے کہا۔

”سوری عمران صاحب۔ میں نے یہی فیصلہ کیا ہے کہ میں اب ساتھ نہیں جاؤں گی۔ آپ شاید جولیا کو چیف کے ہاتھوں مزید بے عزت کرانا چاہتے ہیں۔ جولیا تم نے کوئی فون نہیں کرنا۔ اب چیف

کہے بھی تو میں ساتھ نہیں جاؤں گی''...... صالحہ نے خاصے غصیلے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''چلو میں فون کر دیتا ہوں''...... عمران نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ جولیا کا چہرہ صالحہ کی بات سن کر ایک بار پھر بگڑ سا گیا تھا۔ شاید صالحہ کی بات نے اسے متاثر کیا تھا۔

''ایکسٹو''...... رابطہ ہوتے ہی چیف کی آواز سنائی دی کیونکہ عمران نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا تھا۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ جولیا نے بطور ڈپٹی چیف خود فیصلہ کر لیا ہے کہ صالحہ مشن پر ٹیم میں شامل ہو گی۔ اس نے مجھ سے پوچھا تک نہیں۔ کیا یہ میری بے عزتی نہیں ہے۔ آخر میں ٹیم لیڈر ہوں''...... عمران نے کہا تو صالحہ اور جولیا سمیت سب ممبران عمران کو حیرت بھری نظروں سے دیکھنے لگے۔ شاید انہیں اندازہ ہی نہ تھا کہ عمران اس انداز میں بات کرے گا۔ ان سب کو یقین تھا کہ چیف اب جولیا کو سخت سزا سنا دے گا۔

''جولیا نے اگر فیصلہ بطور ڈپٹی چیف کیا ہے تو پھر تم سے کیوں پوچھتے۔ تمہیں مشن کا سربراہ اس لئے نہیں بنایا گیا کہ تم چیف اور ڈپٹی چیف سے زیادہ اختیارات کے مالک بن جاؤ۔ جولیا بطور ڈپٹی چیف تمہیں سربراہی سے ہٹانے کا بھی فیصلہ کر سکتی ہے۔ ہاں اگر وہ

بطور جولیا ایسا فیصلہ کرتی تو میں اسے انتہائی سخت سزا دیتا۔ اب تمہیں اس کا فیصلہ تسلیم کرنا پڑے گا ورنہ تم دوسرے روز کسی کچرے کے ڈھیر پر پڑے نظر آؤ گے''...... چیف نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

''لو ہو گیا فیصلہ۔ کر لو سربراہی''...... عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا اور جولیا کا چہرہ ایک بار پھر کھل اٹھا تھا جبکہ باقی ساتھیوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔ البتہ عمران کا چہرہ بجھا بجھا سا تھا۔ شاید یہ ڈانٹ پڑنے کا نتیجہ تھا۔

''کمال کی اصول پسندی ہے عمران صاحب چیف کی۔ لیکن آپ کو کس نے کہا تھا کہ آپ الٹا مس جولیا کی شکایت کر دیں۔ ہمیں تو خطرہ لاحق ہو گیا تھا کہ چیف اب جولیا کو سزا سنا دے گا''۔ صفدر نے کہا۔

''کاش۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کو اللہ تعالیٰ عقل بھی بخش دیتا۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ چیف نے خوش ہو کر جولیا کا فیصلہ قبول کیا ہے۔ ارے۔ افسروں اور بڑے آدمیوں سے کام لینے کا بھی طریقہ ہوتا ہے کہ ان کی انا کو چیلنج کر دو۔ میں نے چیف کی انا کو چیلنج کر دیا کہ اس کی بنائی ہوئی ڈپٹی چیف کے فیصلے کو چیلنج کر دیا۔ اس طرح چیف کی انا مجروح ہو گئی اور فیصلہ جولیا کے حق میں آ گیا''...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''آپ نے ایسے تجربات تجانے کہاں سے حاصل کئے ہیں عمران صاحب''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''حکیم لقمان سے کسی نے پوچھا تھا کہ آپ نے یہ عقلمندی کہاں سے سیکھی ہے تو انہوں نے کہا کہ اپنے اردگرد موجود جاہلوں سے۔ وہ جو کرتے ہیں میں اس کے الٹ کرتا ہوں۔ یہی میرا جواب ہے کہ جولیا نے جو کچھ کیا اور ڈانٹ کھائی میں نے اس کے برعکس کیا کہ چیف کو جولیا کا فیصلہ ماننا پڑا''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ آپ نے ہمیں اس مثال کے تحت جاہل بنا دیا ہے''...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بنانے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ میں تو صرف حقائق بیان کرنے کا مجرم ہوں''...... عمران نے بڑے منکسرانہ لہجے میں کہا تو سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

''اب صالحہ تو ٹیم میں شامل ہو گئی ہے۔ اب بتاؤ کہ مشن کہاں ہے اور کب جانا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''کمال ہے۔ نہ مٹھائی نہ پارٹی، نہ کھانا، نہ دعوت۔ اتنا بڑا کام ہو گیا ہے اور سوکھے منہ ہم سب بیٹھے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''ابھی تو تمہیں چائے پلائی ہے۔ جب تم آئے تو ہم کچن سے چائے لے کر ہی آئی تھیں''...... جولیا نے کہا۔

''ارے۔ میں دعوت، کھانا اور مٹھائی کی بات کر رہا ہوں۔ تم

چائے کو احسان سمجھ رہی ہو''...... عمران نے جھلانے والے انداز میں کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''عمران صاحب۔ آج رات کا کھانا میرے ذمے''...... صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

''پھر بڑے بھائی کو خودکشی کر لینی چاہئے کہ اس کی زندگی میں چھوٹی بہن کھانا کھلا رہی ہو''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''چلو میں کھانا کھلا دوں گی۔ بس''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ خواتین مردوں کی موجودگی میں کھانا کھلائیں۔ ہم مردوں کی اور خصوصاً تنویر کی غیرت کا سوال ہے۔ کیوں تنویر''...... عمران نے کہا۔

''تمہاری یہ بات تو فضول ہے۔ لیڈیز فرسٹ کا اصول پوری دنیا میں چلتا ہے لیکن مس جولیا کی بجائے کھانا میں کھلا دوں گا''۔ تنویر نے شاید جولیا کو خوش کرنے کے لئے فوراً حامی بھر لی۔

''فائیو سٹار ہوٹل میں کھانا ہے۔ کسی تنور پر لے جا کر نہ کھڑے کر دینا''...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

''چلو کھانے کا مسئلہ بھی حل ہوا۔ اب بتاؤ مشن کے بارے میں''...... جولیا نے کہا۔

''مشن بڑا سادہ سا تھا جو پورا ہو گیا''...... عمران نے کہا تو

سب بے اختیار چونک پڑے۔

''پورا ہو گیا۔ کیا مطلب''...... تقریباً سب نے ہی ایک زبان ہوتے ہوئے کہا۔

''بھوک لگ رہی تھی جیب میں پیسہ نہ تھا اس لئے مشن تھا کہ کسی دوسرے کی جیب سے کھانا کھانا۔ یہ مشن پورا ہو گیا بس''۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔

''عمران صاحب۔ بھوکے کو کھانا کھلانے کا تو ہمارے دین نے بھی حکم دیا ہے۔ آپ بے شک روز کھانا کھا لیا کریں''...... صفدر نے کہا۔

''بھوکا تو وہ ہوتا ہے جسے بھوک لگے اور موجودہ دور میں نوے فیصد لوگوں کو سرے سے بھوک ہی نہیں لگتی۔ بس دس فیصد مجھ جیسے مفلس اور قلاش افراد کو بھوک لگتی ہے اور یہ بھی محاورہ ہے کہ جو پہلے سے سیر ہو اسے سب کھانے کی دعوت دیتے ہیں اور جو بھوکا ہو اسے سوکھے منہ بھی نہیں پوچھا جاتا اور میرا شمار بھی ان ننانوے فیصد میں ہے جو بوجہ امارت نہیں بلکہ بوجہ نظام انہضام کی خرابی مطلب ہے بھوک نہ لگنے کی وجہ سے''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ آپ کا معدہ تو لکڑ ہضم، پتھر ہضم کر جاتا ہے۔ بہر حال اب بتائیں کہ مشن کیا ہے ورنہ میں مس جولیا سے کہوں گا کہ وہ بطور ڈپٹی چیف آپ کو حکم دیں''...... صفدر نے کہا۔

''اچھا تو اب مجھ پر ہی رعب ڈالا جانے لگا ہے۔ ٹھیک ہے۔

پانی نشیب کی طرف ہی بہتا ہے۔ پوری ٹیم میں ایک میں ہی کمزور ہوں نا''...... عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

''آپ کیسے کمزور ہو گئے۔ آپ تو ٹیم کے سربراہ ہیں''۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کرائے کا سربراہ یا صحیح لفظوں میں کرائے کا سپاہی کو کمزور تو ہونا ہی ہوا''...... عمران نے گلوگیر لہجے میں کہا۔

''صفدر پلیز۔ ایسی کوئی بات نہ کرو جس سے عمران کا دل رنجیدہ ہو۔ پلیز''...... جولیا نے بڑے درد بھرے لہجے میں کہا۔

''آپ واقعی دنیا کے سب سے بڑے اداکار ہیں عمران صاحب۔ کاش آپ فلم لائن کی طرف چلے جاتے تو آپ کی اداکاری کی دھوم مچ جاتی''...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

''یہ تم نے کیا اداکاری، اداکاری کی رٹ لگا دی ہے۔ اس نے کیا اداکاری کرنی ہے۔ مشن کی بات کرو یا پھر ہمیں اجازت دو''...... خاموش بیٹھے ہوئے تنویر نے منہ بنا کر کہا۔ اسے شاید عمران کی اداکاری کی تعریف پسند نہیں آئی تھی۔

''اجازت زیادہ بہتر ہے۔ کیوں جولیا''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ تنویر نہیں جائے گا بلکہ ہم میں سے کوئی نہیں جائے گا اور اب تم بتاؤ بھی ہی مشن کے بارے میں تو ہم نہیں سنیں گے۔ ہمیں کوئی ضرورت نہیں۔ یہ تمہارا کام ہے کہ مشن مکمل کرو۔ جس طرح چاہے کرو''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو صفدر اور

کیپٹن شکیل دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرا دیئے۔

''اوہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تمہارے بغیر مشن مکمل ہو سکے۔ نکاح خواں نے نکاح ہی نہیں پڑھانا۔ پھر مشن کیسے پورا ہو گا''۔ عمران نے کہا۔

''یہ خواہش تم دل میں ہی لئے ختم ہو جاؤ گے۔ سمجھے''...... کسی اور کے بولنے سے پہلے تنویر نے فوراً جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تنویر۔ آئندہ ایسی بات منہ سے نہ نکالنا۔ کسی کے ختم ہونے کی بات اس طرح منہ بھر کر نہیں کی جاتی''...... جولیا نے فوراً تنویر کو ڈانٹتے ہوئے کہا اور تنویر ہونٹ چبا کر خاموش ہو گیا جبکہ جولیا کا چہرہ عمران کی بات سن کر ایک بار پھر کھل اٹھا تھا۔ عمران دانستہ ایسی باتیں کرتا تھا جس سے جولیا کا مزاج لمحہ بہ لمحہ تبدیل ہوتا جا رہا تھا۔

''اور تم بھی شرافت سے مشن کے بارے میں بتا دو۔ سنا تم نے''...... اس بار جولیا نے باقاعدہ عمران کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔

''وہ مشن ہمیشہ نیک ہی ہوتے ہیں جن کا انجام نکاح پر ہوتا ہے''...... عمران نے کہا۔ ظاہر ہے عمران آسانی سے کہاں باز آنے والا تھا۔

''آؤ صالحہ۔ ہم کچن میں چلیں۔ سب کے لئے لنچ کی تیاری کریں''...... جولیا نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

''نہیں مس جولیا۔ آپ تکلیف نہ کریں۔ ہم جا رہے ہیں۔

اب جب چیف ہی آپ کو فون کر کے مشن کے بارے میں بتائے تو آپ ہمیں دوبارہ کال کر سکتی ہیں''...... صفدر نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے اٹھتے ہی کیپٹن شکیل اور تنویر بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

''ارے۔ ارے۔ مجھے تنہا چھوڑ کر مت جاؤ۔ بیٹھو۔ بیٹھو۔ میں بتاتا ہوں۔ بیٹھو''...... عمران نے ایسے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا جیسے کوئی بچہ ویرانے میں اکیلا رہنے سے ڈر رہا ہو۔

''عمران صاحب۔ ہم اپنی بات پر قائم ہیں۔ سوچ لیں''۔ صفدر نے قدرے دھمکی آمیز لہجے میں کہا۔

''اچھا بھائی۔ تمہارا زور کمزور پر ہی چلتا ہے۔ اب کیا کیا جائے۔ کمزور کو ہی ہمیشہ سر تسلیم خم کرنا پڑتا ہے۔ او کے بیٹھو۔ میں بتاتا ہوں''...... عمران نے بڑے شکست خوردہ لہجے میں کہا تو سب اس کے اس انداز پر بے اختیار ہنس پڑے اور دوبارہ بیٹھ گئے۔

''تو سنو قصہ پانچویں درویش کا کہ پاکیشیائی سائنس دانوں نے ایک دھات کاسپر سے ایسی ریز دریافت کر لیں جن کی مدد سے اوزون کی تہہ کو پھاڑا اور جوڑا جا سکتا تھا۔ اس پر کام ہو رہا تھا کہ کہیں سے یہ بات لیک ہو گئی اور پھر مختلف ممالک نے یہ فارمولا حاصل کرنے کی کوشش شروع کر دی لیکن کوئی کامیاب نہ ہو سکا مگر یورپ کے دو ممالک اس معاملے پر خاصے تیز تھے۔ ان میں سے ایک ملک کاسٹریا ہے اور دوسرا فان لینڈ۔ دونوں ملکوں کے ایجنٹ یہاں کام کرتے رہے۔ سائنس لیبارٹری کا تحفظ ملٹری انٹیلی جنس

کے ذمے ہے اس لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس کی اطلاع اس وقت ملی جب چڑیاں کھیت چگ چکی تھیں۔ کاسٹریا کا ایجنٹ آسٹن کامیاب رہا جبکہ فان لینڈ کے تین ایجنٹوں کی لاشیں ملیں۔ آسٹن نے ہمارے انتہائی اہم سائنس دانوں کو ہلاک کر دیا اور لیبارٹری تباہ کر کے وہ فارمولا لے اڑا اس لئے مشن یہ ہے کہ ہم نے وہ فارمولا واپس لانا ہے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن فارمولے کی کاپیاں ہو چکی ہوں گی۔ ایسی صورت میں فارمولا واپس لانے کا کیا فائدہ''...... صفدر نے کہا۔

''پہلے میں نے اس پوائنٹ پر سرداور سے بات کی تھی۔ سرداور نے بتایا تھا کہ کاسپر دھات پر تحقیق کا فارمولا علیحدہ ہے اور اس سے نکلنے والی ریز کو کنٹرول کر کے اوزون تک پہنچانے پر تحقیق علیحدہ ہے اور آسٹن جو فارمولا لے گیا ہے وہ کنٹرول ریز کا ہے اور جب تک ان کے پاس کاسپر دھات کا بنیادی فارمولا نہ ہو گا دوسرا کام آگے نہیں بڑھ سکے گا اور دوسری بات یہ کہ جب تک وہ فارمولا واپس نہیں لایا جائے گا اس وقت تک ہمارے پاس جو فارمولا ہے اس کا بھی ہم کوئی فائدہ نہ اٹھا سکیں گے لیکن پھر سرداور کو بتایا گیا جو سائنس دان اس لیبارٹری میں ہلاک ہوئے ہیں ان کے ریکارڈ سے معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے ایک خصوصی فلم پر فارمولا منتقل کر رکھا تھا اور اس فلم کی خاصیت یہ ہے کہ اگر اس پر موجود فارمولے کی کاپی کرنے کی کوشش کی جائے گی تو فارمولا

غائب ہو جائے گا اس لئے اب یہ بات طے ہے کہ اس فارمولے کی کاپی نہیں ہو سکتی''...... عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن اگر فارمولا ہی غائب ہو گیا تو پھر ہم بھی تو زیرو پوائنٹ پر پہنچ جائیں گے''...... اس بار صالحہ نے کہا تو عمران اور دوسرے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

''ہاں۔ تم درست کہہ رہی ہو۔ ویسے سوچا جائے تو یہ انتہائی اہم بات ہے لیکن مجھے معلوم ہے کہ سائنس دان ریسرچ کرتے ہوئے نوٹس بناتے ہیں اور پھر ان نوٹس کی مدد سے فارمولا تیار کیا جاتا ہے اور یہ نوٹس علیحدہ ہوتے ہیں اور علیحدہ ہی رکھے جاتے ہیں اور صرف وہ سائنس دان فارمولے پر دوبارہ کام کر سکتے ہیں جن کے پاس نوٹس موجود ہوتے ہیں اس لئے اگر فان لینڈ سے فارمولا ضائع بھی ہو گیا تو وہ خود تو کچھ نہ کر سکیں گے۔ البتہ ہمارے پاس چونکہ نوٹس موجود ہیں اس لئے مزید محنت کے بعد ان نوٹس کی مدد سے ہمارے سائنس دان فارمولا دوبارہ تیار کر لیں گے''...... عمران نے مزید وضاحت کرتے ہوئے کہا تو سب کے چہروں پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

''اب یہ فارمولا کہاں ہے''...... جولیا نے کہا۔

''اس کے لئے تو کسی نجومی سے رجوع کرنا پڑے گا''...... عمران نے کہا تو سوائے جولیا کے سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"کیا بات ہے۔ تم میری بات پر ہی فضول بات کر دیتے ہو۔ کیا تم مجھ سے نفرت کرتے ہو۔ اگر ایسا ہے تو مجھے بتا دو"...... جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"اگر بتا دوں تو کیا تم میری نفرت کو محبت میں بدل دو گی"۔ عمران نے بڑے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"میں کیوں بدلوں گی"...... جولیا نے یکلخت پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے کے اعصاب غصے کی شدت سے پھڑکنے لگ گئے تھے اور تنویر کا چہرہ جولیا کی حالت دیکھ کر بے اختیار کھل اٹھا تھا۔

"یہ ہے ہی اسی قابل"...... تنویر نے مزید چنگاری لگاتے ہوئے کہا۔

"تم بھی خاموش رہو۔ تم سب مرد ہو ہی ایسے نانسنس"۔ جولیا جب غصے میں آئی تو اس نے تنویر کو بھی رگید ڈالا اور تنویر نے بے اختیار منہ بنا لیا۔

"لیکن اگر میں بھی کہوں کہ میں تم سے فضول بات اس لئے کرتا ہوں کہ تمہیں غصہ آ جائے۔ اب دیکھو غصے کی وجہ سے تم نے تنویر کو بھی کھری کھری سنا دی ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہیں بھی تو سنائی ہیں"...... تنویر نے پلٹ کر کہا۔

"ارے۔ میرا کیا ہے۔ میں تو عادی ہوں سننے کا۔ جیسے

فرمانبردار شوہر بیوی کی جلی کٹی سننے کا عادی ہوتا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"منہ دھو رکھو۔ اگر تم نے یہ بات اس لئے کی ہے کہ تم یقین دلانا چاہتے ہو کہ تم فرمانبردار شوہر بنو گے تو ایسا کبھی نہیں ہو گا۔ تمہاری قسمت میں شوہر بننا لکھا ہی نہیں گیا۔ کیا فرمانبردار اور کیا تابعدار"...... تنویر نے فوراً ہی تیز تیز لہجے میں کہا۔

"یہ تم دونوں نے کیا باتیں شروع کر دی ہیں۔ کیا خواتین تمہارے نزدیک گائے بکری ہوتی ہیں کہ تم ان کے بارے میں جو مرضی آئے کہتے رہو۔ وہ بے حس رہیں گی۔ اب سن لو۔ اگر تم دونوں میں سے کسی نے میرے بارے میں کوئی بات کی تو میں گولی مار دوں گی"...... جولیا نے یکلخت غصیلے لہجے میں کہا۔

"صفدر تمہیں اجازت مل گئی ہے کہ تم صالحہ کے بارے میں بات کر سکتے ہو۔ جولیا نے صرف اپنے بارے میں پابندی لگائی ہے"...... عمران نے فوراً صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"صفدر صاحب میرے بارے میں آپ کی طرح غلط کمنٹس نہیں کر سکتے"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لو۔ اب تو براہ راست اجازت مل گئی ہے۔ صحیح غلط کا فیصلہ تو بعد میں ہوتا رہے گا"...... عمران بھلا کہاں آسانی سے باز آنے والوں میں سے تھا۔

"عمران صاحب۔ کیا آپ نے اس بات کا سراغ لگا لیا ہے کہ

کاسپر ریز کا فارمولا کاسٹریا کی کس لیبارٹری میں ہے“...... اس سے پہلے کہ کوئی اور بات کرتا کیپٹن شکیل نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ اب کوشش ضرور کی ہے اور مجھے امید ہے کہ معلومات مل جائیں گی“...... عمران نے جواب دیا۔

”عمران صاحب۔ آپ نے بتایا ہے کہ فان لینڈ کے تین ایجنٹوں کی لاشیں ملی ہیں۔ انہیں کس نے ہلاک کیا ہے۔ کیا پاکیشیا ملٹری انٹیلی جنس نے یا کسی اور نے ایسا کیا ہے“...... صفدر نے کہا۔

”پہاڑ پور میں ایک لیبارٹری ہے جس میں پہلے کاسپر ریز پر کام کیا جاتا رہا ہے۔ پھر اسے وہاں سے شفٹ کر دیا گیا اور لیبارٹری کو کلوز کر دیا گیا۔ پھر وہاں سے فان لینڈ کے تین ایجنٹوں کی لاشیں ملیں۔ اس پر وہاں نصب کیمروں کو چیک کیا گیا تو معلوم ہوا کہ یہ کارروائی آسٹن نے کی ہے“...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ آسٹن یہاں کھل کھیلا ہے۔ اسے روکنے والا کوئی نہیں تھا“...... صفدر نے کہا۔

”ہاں۔ بظاہر تو ایسا ہی معلوم ہوتا ہے“...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو پھر فارمولا حاصل کرنے سے پہلے اس آسٹن کا خاتمہ کیا جائے“...... تنویر نے کہا۔

”ہمارا ٹارگٹ فارمولا ہو گا۔ جہاں تک آسٹن کا تعلق ہے تو میرا خیال ہے کہ فان لینڈ کی ایجنسی کو اس کی یقیناً اطلاع مل گئی ہو گی کہ ان کے تین ایجنٹوں کو کاسٹریا کے ایجنٹ نے ہلاک کر دیا ہے اس لئے وہ بھی انتقامی کارروائی آسٹن کے خلاف ضرور کریں گے“...... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب۔ جو ایجنٹ ہلاک ہوئے ہیں وہ بھی تو یہی فارمولا حاصل کرنے آئے ہوں گے“...... صفدر نے کہا۔

”ہاں۔ اسی لئے تو ان کی لاشیں بھی اسی لیبارٹری سے ملی ہیں جہاں پہلے اس فارمولے پر کام ہوتا رہا ہے“...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اب کب جانا ہے کاسٹریا“...... جولیا نے کہا۔

”میں تو تیار ہوں۔ اب صرف صفدر یار جنگ بہادر سے پوچھ لو“...... عمران نے جواب دیا۔

”کیا۔ کیا مطلب“...... جولیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”یہ صفدر نجانے کیوں اتنا بھلکڑ ہے کہ خطبہ نکاح ہی یاد نہیں رکھ سکتا“...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو جولیا نے بے اختیار طویل سانس لیا اور پھر اس نے اس انداز میں منہ پھیر لیا جیسے عمران کے فقرے سے شرما گئی ہو۔

”اس نے پہلے کبھی بتایا ہے جو اب بتائے گا۔ تم بطور ڈپٹی چیف اسے ٹیم سے باہر کیوں نہیں نکال دیتیں“...... تنویر نے منہ

بناتے ہوئے کہا۔ اس نے شاید یہی سمجھا تھا کہ جولیا نے ناراضگی کی وجہ سے منہ پھیرا ہے۔

"تم سب نے تیار رہنا ہے۔ کسی بھی وقت ہماری یہاں سے روانگی ہو سکتی ہے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہمیں بھی اجازت دیں مس جولیا"...... صفدر اور کیپٹن شکیل نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"عمران، صالحہ ہمارے ساتھ جائے گی نا"...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر تصدیق کرنے کے لئے پوچھا۔

"ہاں۔ ڈپٹی چیف کا حکم سر آنکھوں پر"...... عمران نے جواب دیا تو جولیا کا چہرہ ایک بار پھر پھول کی طرح کھل اٹھا اور صالحہ اس کی یہ حالت دیکھ کر بے اختیار ہنس پڑی۔

گارگو، کاسٹریا کا معروف پہاڑی علاقہ تھا۔ یہ پہاڑی علاقہ بہت وسیع و عریض تھا۔ اس میں کئی ایسی غاریں بھی دریافت ہوئی تھیں جن سے قدیم ترین دور کے انسان کی رہائش کے ثبوت ماہرین آثار قدیمہ کو ملے تھے۔ قدیم ترین خط میں تحریریں غاروں کی دیواروں پر بھی دستیاب ہوئی تھیں اس لئے اس علاقے کو قدیم غاروں کا علاقہ بھی کہا جاتا تھا۔ ان غاروں کی تعداد اس پورے علاقے میں تقریباً دو سو سے زیادہ تھیں۔ اس بارے میں فلمیں کاسٹریا نے پوری دنیا میں اس انداز میں پھیلائی تھیں کہ پوری دنیا سے سیاح ان غاروں کو دیکھنے کے لئے کھنچے چلے آتے تھے اور ان غاروں کی وجہ سے حکومت کاسٹریا کو بہت زیادہ فارن ایکسچینج ملتا تھا اس لئے حکومت کاسٹریا نے اس علاقے کو سیاحوں کے لئے مزید پرکشش بنانے کے لئے بہت سے اقدامات کئے تھے۔

ان غاروں تک پہنچنے کے لئے پختہ سڑکیں بنائی گئی تھیں اور ان سڑکوں کی دونوں سائیڈوں پر پختہ باڑیں لگائی گئی تھیں تاکہ سیاحوں کی کاریں گہری کھائیوں میں گرنے سے محفوظ رہیں۔ یہاں جگہ جگہ ایسی چیک پوسٹیں بنائی گئی تھیں جہاں سیاحوں کی نہ صرف رجسٹریشن کی جاتی تھی بلکہ ان کی حفاظت کے لئے ساتھ سیکورٹی گارڈ بھیجے جاتے تھے۔ ان غاروں تک پہنچنے والی سڑکوں کے علاوہ یہاں پختہ سڑکیں تقریباً نہ ہونے کے برابر تھیں۔ یہاں گہری ڈھلوانیں اور گہری کھائیاں ایسی تھیں کہ ان کو دیکھتے ہی خوف آتا تھا۔ یہاں کے اکثر راستے انتہائی خطرناک سمجھے جاتے تھے اس لئے چیک پوسٹوں پر موجود افراد سیاحوں اور دیگر افراد کو پختہ سڑکوں کے علاوہ دیگر راستوں پر جانے سے خصوصی طور پر منع کرتے تھے لیکن بعض سیاح ان ہدایات کو نظرانداز کر کے علاقہ دیکھنے اور ان کی فلمیں بنانے کے لئے ہر جگہ پہنچ جانے کی کوشش کرتے رہتے تھے۔ اس طرح اکثر سیاح خوفناک حادثات کا شکار ہو جاتے تھے۔

اس وسیع و عریض پہاڑی علاقے میں ایک پہاڑی پر پہاڑی بکرے کا شکار بھی کھیلا جاتا تھا۔ یہ پہاڑی بکرا بے حد چست، تیز اور پہاڑیوں سے گہری کھائیوں میں چھلانگیں لگانے میں ماہر سمجھا جاتا تھا اس لئے اس کا شکار بے حد مشکل تھا لیکن یہی مشکل شوقین شکاریوں کو اس پہاڑی بکرے کے شکار پر اکساتی رہتی تھی۔ بے شمار شکاری بھی یہاں شکار کھیلتے ہوئے حادثات کا شکار ہو گئے تھے اس

لئے حکومت نے یہاں شکار کھیلنے پر قانوناً پابندی لگا دی تھی لیکن اس کے باوجود چھپ کر اب بھی کئی لوگ سائیلنسر لگی مخصوص رائفلوں سے پہاڑی بکرے کا شکار کھیلنے کے لئے یہاں پہنچ جاتے تھے۔

گارگو شہر رقبے کے لحاظ سے زیادہ بڑا نہ تھا لیکن یہاں سیاحوں کے لئے ہر قسم کی تفریح وافر موجود تھی اور ایسی تفریح گاہیں مہیا کرنے میں حکومت کاسٹریا بھی خصوصی دلچسپی لیتی تھی تاکہ سیاحوں کو یہاں ہر قسم کا آرام مل سکے اور زیادہ سے زیادہ سیاح یہاں آ سکیں اس لئے یہاں نائٹ کلبوں، ہوٹلوں اور کیسینوز کی بھرمار تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک رہائشی کالونی خصوصاً سیاحوں کے لئے بنائی گئی تھی جس کا نام بھی ٹورسٹ کالونی رکھا گیا تھا تاکہ وہ سیاح جو ہوٹلوں میں رہنا پسند نہیں کرتے وہ اس کالونی میں کوئی رہائش گاہ کرائے پر لے کر رہائش رکھ سکیں۔ اس ٹورسٹ کالونی کی ایک درمیانے درجے کی کوٹھی میں آسٹن نے اپنا آفس اور سیکشن ہیڈکوارٹر بنایا ہوا تھا کیونکہ اسے یہ معلوم تھا کہ جب تک اس فارمولے پر کام مکمل ہو کر عملی شکل اختیار نہیں کر لیتا فان لینڈ، پاکیشیا اور دیگر ترقی یافتہ ممالک بھی اس فارمولے کے حصول کے لئے ریڈ لیبارٹری پر حملہ کر سکتے ہیں۔ اس کا سیکشن آٹھ افراد پر مشتمل تھا۔ اس کا اسسٹنٹ انتھونی تھا اور وہ فیلڈ میں سیکشن انچارج تھا۔ آسٹن خود ہیڈکوارٹر میں رہتا تھا جبکہ انتھونی اور اس کے ساتھی شہر میں گشت کرتے رہتے تھے۔ مختلف ہوٹلوں اور کلبوں کا جائزہ

لیتے رہتے تھے تاکہ ایسے ایجنٹوں کا سراغ لگا کر ان کا خاتمہ کر سکیں جو ریڈ لیبارٹری سے فارمولا حاصل کرنے کے لئے یہاں آتے ہیں۔ اس وقت بھی آسٹن اپنے آفس میں بیٹھا ایک رسالہ پڑھنے میں مصروف تھا جبکہ انتھونی اور اس کے ساتھی شہر میں کام کر رہے تھے۔

آسٹن کو یہاں یہ سیٹ اپ بنائے ہوئے دو روز ہو چکے تھے لیکن ابھی تک اسے کوئی ایسی اطلاع نہیں ملی تھی جس پر مزید کام کیا جا سکتا۔ اس لئے وہ تمام وقت اپنے آفس میں بیٹھ کر رسائل اور اخبارات دیکھتا رہتا تھا۔ شام کو وہ تیار ہو کر یہاں کے معروف کلبوں اور جواء خانوں کا خود بھی چکر لگاتا رہتا تھا اور پھر رات گئے اس کی واپسی ہوتی تھی۔ سہ پہر کا وقت تھا جب اچانک پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو رسالہ پڑھتے ہوئے آسٹن بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... آسٹن نے کہا۔

''انتھونی کی کال ہے باس''...... دوسری طرف سے اس کی فون سیکرٹری شیلا کی آواز سنائی دی۔ شیلا اس کی فون سیکرٹری بھی تھی اور گرل فرینڈ بھی۔ البتہ جب وہ فون سیکرٹری کی سیٹ پر بیٹھتی تھی تو وہ آسٹن کو باس اور جب بطور گرل فرینڈ وہ آسٹن کے ساتھ ہوتی تو پھر وہ اسے بطور بوائے فرینڈ ٹریٹ کرتی تھی۔

''ملاؤ کال''...... آسٹن نے کہا۔

''ہیلو باس۔ میں انتھونی بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد انتھونی کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''یس۔ کوئی خاص بات''...... آسٹن نے کہا۔

''ایک عورت اور دو مرد ٹورسٹ کالونی کی کوٹھی نمبر ون زیرو ون میں آ کر ٹھہرے ہیں۔ جس گاڑی پر وہ آئے ہیں اس کی رجسٹریشن پلیٹ فان لینڈ کی ہے''...... انتھونی نے کہا۔

''فان لینڈ کے ٹورسٹ بھی آتے رہتے ہوں گے۔ خاص بات کیا ہے''...... آسٹن نے قدرے ناگوار سے لہجے میں کہا۔

''اس عورت کا قدوقامت مرجینا سے ملتا جلتا ہے۔ وہ یقیناً مرجینا ہے۔ فان لینڈ کی مرجینا''...... انتھونی نے کہا۔

''اس کے ساتھ کتنے آدمی ہیں''...... آسٹن نے اس بار دلچسپی لیتے ہوئے پوچھا۔

''فی الحال تو صرف دو آدمی ہیں۔ مزید اور آ جائیں تو کہہ نہیں سکتا''...... انتھونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم اس وقت کہاں ہو''...... آسٹن نے پوچھا۔

''میں کالونی کی اس کوٹھی سے کچھ ہٹ کر ایک پبلک پارکنگ میں ہوں اور قریبی فون بوتھ سے کال کر رہا ہوں''...... انتھونی نے جواب دیا۔

''تمہارے پاس بے ہوش کر دینے والی گیس کا پسٹل ہے''۔ آسٹن نے پوچھا۔

''یس باس۔ کار میں موجود ہے''...... انتھونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ تم کوٹھی کے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دو۔ میں وہاں آ رہا ہوں۔ پھر اکٹھے ہی اندر چلیں گے۔ اس کے بعد ان کا میک اپ چیک کریں گے''...... آسٹن نے کہا۔

''اس کے لئے تو آپ کو میک اپ واشر ساتھ لانا پڑے گا''۔ انتھونی نے کہا۔

''وہ میں لے آؤں گا۔ تم فکر مت کرو''...... آسٹن نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبا دیا۔ پھر اس نے ہاتھ ہٹایا تو دوسری طرف سے شیلا کی آواز سنائی دی۔

''یس باس''...... شیلا کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا۔

''ڈرائیور سے کہو کہ کار تیار کرے اور اسے کہو کہ سٹور سے جدید ترین میک اپ واشر بھی کار میں رکھ لے''...... آسٹن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر وہ اٹھا اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار کوٹھی کے گیٹ سے نکل کر اس طرف کو مڑ گئی جدھر سے کار کوٹھی نمبر ون زیرو ون پر پہنچ سکتی تھی۔ رہائشی کالونی خاصی وسیع تھی اور آسٹن کا سیکشن ہیڈ کوارٹر جس کوٹھی میں تھا وہ کوٹھی کالونی کے آخری حصے میں تھی جبکہ ون زیرو ون نمبر کوٹھی کالونی کے ابتدائی حصے میں ہو سکتی تھی اس لئے کار کو مطلوبہ کوٹھی تک پہنچنے میں بیس منٹ کا وقت لگ گیا۔ سڑک کی سائیڈ پر بنی ہوئی پبلک

پارکنگ میں آسٹن نے کار رکوائی اور پھر نیچے اتر آیا۔ انتھونی اور ایک دوسرا آدمی مائیک وہاں موجود تھے۔

''کیا ہوا۔ گیس فائر کر دی''...... آسٹن نے کار سے باہر آتے ہی انتھونی سے پوچھا۔

''یس باس۔ مائیک نے سائیڈ دیوار سے چار کیپسول اندر فائر کر دیئے ہیں''...... انتھونی نے جواب دیا۔

''اوکے۔ مائیک اب یہاں ٹھہرے گا جبکہ ہم دونوں اندر جائیں گے۔ انتھونی کار میں سے میک اپ واشر نکال لو''...... آسٹن نے کہا۔

''یس باس''...... انتھونی نے کہا اور آسٹن کی کار کی طرف بڑھ گیا۔

عمران اور اس کے ساتھی کاسٹریا کے دارالحکومت کی ایک رہائشی کالونی کی ایک کوٹھی میں موجود تھے۔ یہ کوٹھی عمران نے ایک رئیل اسٹیٹ ایجنٹ کے ذریعے بک کرائی تھی اور سوائے جولیا کے باقی سب نے یورپی میک اپ کیا ہوا تھا جبکہ جولیا اپنے اصل چہرے میں تھی اور ان کے پاس موجود کاغذات کی رو سے ان کا تعلق یورپی ملک ہانگری سے تھا اور وہ بین الاقوامی سیاحتی کارڈز کے بھی ہولڈرز تھے۔ ان کارڈ کے ہولڈرز کو دیگر کاغذات دکھانے کی ضرورت نہ رہتی تھی کیونکہ ان کارڈز کے جاری ہونے کا مطلب تھا کہ ان کی تفصیلی چھان بین پہلے ہو چکی ہے اور ان کے کوائف ہر لحاظ سے درست ہیں۔ کمرے میں عمران سامنے میز پر ایک نقشہ پھیلائے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ساتھی بھی وہاں موجود تھے لیکن وہ سب چائے پینے میں مصروف تھے جو جولیا اور صالحہ نے مل کر ان

کے لئے تیار کی تھی۔ کوٹھی کا ملازم پٹیر جولیا کے لئے چائے کا سامان قریبی مارکیٹ سے لے آیا تھا۔

”عمران صاحب۔ کیا نقشہ دیکھنے سے لیبارٹری کا محل وقوع معلوم ہو جائے گا“..... قریب بیٹھے صفدر نے کہا۔

”وہ محل وقوع تو مجھے پہلے سے معلوم ہے“..... عمران نے سر اٹھائے بغیر جواب دیا اور اس کی بات سن کر صفدر تو صفدر باقی سب ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے۔

”کیا ہے“..... صفدر نے چونک کر پوچھا۔

”لیبارٹری کے مشرق میں پہاڑی ہے اور مغرب میں۔ اوہ ہاں۔ مغرب میں بھی پہاڑی علاقہ ہے۔ باقی رہے شمال اور جنوب تو دونوں طرف بھی پہاڑیاں ہیں“..... عمران نے اس بار سر اٹھا کر مسکراتے ہوئے کہا تو سب نے بے اختیار طویل سانس لئے۔ وہ سمجھ گئے تھے کہ عمران مذاق کر رہا ہے۔

”کون سا پہاڑی علاقہ“..... اس بار کیپٹن شکیل نے کہا۔

”گارگو“..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”وہ تو شاید مشہور آثار قدیمہ کا مرکز ہے“..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”ہاں۔ وہاں بہت سی ایسی غاریں دریافت ہوئی ہیں جو قدیم ترین دور کے انسانوں کا مسکن رہی ہیں۔ ان غاروں میں ان لوگوں نے کسی نامعلوم خط میں تحریریں بھی لکھی ہیں۔ عجیب ساخت کی

تصویریں بھی ہیں اور نجانے کیا کیا ہے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو کیا یہ لیبارٹری بھی کسی غار میں بنائی گئی ہے''...... صالحہ نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''غار میں تو نہیں البتہ زیر زمین ضرور ہے اور اس کے اوپر ایئر فورس کا اڈا ہے اور اس کا راستہ بھی ایئر فورس کے اس اڈے سے ہی جاتا ہے اور اس کی حفاظت کے انتہائی سخت ترین انتظامات کیے گئے ہیں۔ مثلاً جو آدمی لیبارٹری آتا جاتا ہے اس کے جسم میں ایک مخصوص چیپ لگائی جاتی ہے۔ اس چیپ کے بغیر جو بھی لیبارٹری کے راستے میں داخل ہوگا فوراً ہلاک ہو جائے گا اور دوسری بات یہ کہ اگر یہ چیپ کسی غلط آدمی کو لگا کر اندر جانے کے لئے تیار کیا جائے تو چیپ لگتے ہی اس آدمی کا ہارٹ فیل ہو جاتا ہے کیونکہ چیپ لگانے سے پہلے ایک مخصوص محلول اس کے جسم میں انجیکٹ کیا جانا ضروری ہوتا ہے''...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو سب کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''آپ کو یہ سب کچھ کیسے معلوم ہوا ہے''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کاسٹریا میں سائنس دانوں کا ایک بورڈ ہے جو ایسے فارمولوں کو مختلف لیبارٹریوں میں بھجواتا ہے اور اس کے فیصلے ٹاپ سیکرٹ رکھے جاتے ہیں حتیٰ کہ وزارت سائنس کے اعلیٰ حکام کو بھی اس کا

علم نہیں ہوتا لیکن بورڈ کے سائنس دان بہرحال جانتے ہیں اور وہ انسان ہی ہوتے ہیں۔ میں نے بھی معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ اس بورڈ کا ایک ممبر سائنس دان ڈاکٹر جیمسن ساکس شہر کے ایک کلب جس کا نام ریڈ لائن کلب ہے، کے مالک اور جنرل مینجر راتھر کا کزن ہے اور کلب آ کر اس سے ملتا بھی رہتا ہے اور کئی روز تک رہائش بھی وہاں رکھتا ہے۔ اس راتھر کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ اسلحے کے ناجائز کاروبار میں ملوث ہے اور اس سلسلے میں اس کا کافی روپیہ ایکریمیا کی ایک پارٹی نے دبا رکھا ہے جس سے وصولی اس کے لئے ناممکن ہے اور اس کی وصولی کے بغیر وہ کاروبار میں اس قدر نقصان اٹھا سکتا ہے کہ اسے کلب بیچ کر کہیں نوکری کرنا پڑے گی۔ اس پارٹی سے میں نے ایک ٹیپ کے ذریعے بات کی اور اس سے راتھر کو فون کرایا کہ اگر راتھر مجھے درست معلومات مہیا کر دے تو اس کی رقم اسے مل جائے گی۔ چنانچہ میں نے فون کیا تو راتھر نے فوراً حامی بھر لی۔ میں نے اسے رانا ہاؤس کا نمبر دے دیا۔ پھر اس کا رانا ہاؤس فون آیا جو میرے فلیٹ پر ڈائریکٹ کر دیا گیا۔ اس نے بتایا کہ سرکاری ایجنسی کا ایک ایجنٹ آسٹن ہے۔ اس نے کلب کے فون ٹیپ کرائے اور انہیں میرے اور اس کے درمیان ہونے والی فون کال کی تفصیل معلوم ہو گئی ہے اور آسٹن نے اسے دھمکیاں دی کہ وہ کچھ نہیں بتائے گا بلکہ جب میں وہاں جا کر اس سے ملوں تو وہ آسٹن کو اس کی اطلاع دے گا۔

چنانچہ یہ فون وہ ایک پبلک فون بوتھ سے کر رہا تھا اس لئے اس نے یہ ساری تفصیل بتائی اور ساتھ ہی کہا کہ نہ اسے فون کیا جائے اور نہ ہی اس سے ملاقات کی جائے۔ میں نے اس سے وعدہ کر لیا۔ وہ اس لئے مجبور تھا کہ اگر وہ مجھے نہ بتاتا تو اس کا سب کچھ ختم ہو جاتا''...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''جب آپ کو معلوم ہے تو پھر آپ یہ نقشہ کیوں دیکھ رہے ہیں اور یہاں کیوں موجود ہیں۔ ہمیں تو وہاں پہنچنا چاہئے''...... صفدر نے کہا۔

''میں نے تمہیں تفصیل تو بتائی ہے کہ نہ ہم اندر داخل ہو سکتے ہیں اور نہ ہی ہم پورے ایئر فورس کے اڈے کو تباہ کر سکتے ہیں''۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو پھر فارمولا کیسے حاصل ہوگا''...... صفدر نے کہا۔

''یہی تو میں بھی سوچ رہا ہوں لیکن لگتا ہے کہ اس بار بغیر فارمولے کے واپس جانا ہوگا۔ زیادہ سے زیادہ چیف ایک چھوٹا سا چیک نہیں دے گا''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''خبردار۔ اگر ناکام واپس جانے کے بارے میں سوچا تم نے''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''تو پھر تم ہی کوئی ترکیب سوچو۔ سوچنے کا تمام بوجھ مجھ پر ہی کیوں لاد دیا ہے تم لوگوں نے اور میں اس بوجھ تلے دبا تیزی سے بوڑھا ہوتا جا رہا ہوں اور صفدر خطبہ نکاح بھی یاد نہیں کر رہا''۔

عمران نے کہا۔

''جو ہوگا بعد میں دیکھا جائے گا۔ پہلے اس ایئر فورس کے اڈے کو تباہ کرنا ہوگا''...... تنویر نے فوراً ہی کہا۔

''وہاں کم از کم چار پانچ سو مسلح افراد ہوں گے۔ چیک پوسٹیں ہوں گی۔ ہم کتنے تربیت یافتہ افراد کو مار لیں گے''...... عمران نے کہا۔

''ہم کسی بھی پہاڑی سے ان پر میزائلوں کی بارش کر دیں گے''۔ تنویر نے کہا۔

''اور پورا شہر ان میزائلوں کی فائرنگ سے گونج اٹھے گا۔ پھر''۔ عمران نے جواب دیا۔

''تم تو ہر بات میں رخنہ ڈالنے کے عادی ہو۔ اگر شہر گونج اٹھے گا تو کیا ہو جائے گا''...... تنویر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تنویر خاموش رہو۔ ہمیں واقعی کچھ سوچنا ہوگا''...... صفدر نے کہا تو تنویر نے ہونٹ سکیڑ کر برا سا منہ بنا لیا۔

''ہاں سوچو شاباش۔ جب سوچ لینا تو مجھے بھی بتا دینا۔ میں اس دوران ایک گانے کے چند بول سوچ لوں۔ کافی دیر سے یاد نہیں آ رہے''...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''تو آپ گانے کے بول سوچ رہے تھے''...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"احمق یہی سوچ سکتا ہے"...... تنویر نے کہا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"عمران صاحب۔ لیبارٹری کا کوئی نہ کوئی متبادل راستہ تو یقیناً ہوگا"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"اللہ تعالیٰ تمہیں خوش رکھے۔ بس یہی بات مجھے یاد نہیں آ رہی تھی۔ تم نے یاد دلا دی"...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل بے اختیار مسکرا دیا۔

"آپ تو لیبارٹری ڈیزائن کرنے والے کو ٹریس کر لیتے ہیں۔ اس سے نقشہ لے آتے ہیں۔ اس بار آپ نے ایسا کچھ نہیں کیا"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اس بار مسئلہ یہ ہے کہ فان لینڈ بھی فارمولے کے حصول کے لئے کام کر رہا ہے۔ اس کے تین ایجنٹ کاسٹریا کے ایجنٹ آسٹن نے ہلاک کر دیئے تھے اور مجھے جو معلومات مل سکی ہیں یہ ایجنٹ فان لینڈ کی بلیو ایجنسی سے متعلق تھے۔ یہ ایجنسی سائنسی فارمولوں، سائنسی لیبارٹریوں کے سلسلے میں ہی کام کرتی ہے اور اس کے لئے خصوصی تربیت یافتہ ہے اور بلیو ایجنسی نے اپنے ایجنٹوں کی ہلاکت کا انتقام آسٹن سے لینے اور فارمولا فان لینڈ کے لئے حاصل کرنے کا مشن ایک لیڈی ایجنٹ مرجینا کو دیا ہے اور مرجینا کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ مارشل آرٹ کی بجائے بیوٹی آرٹ پر زیادہ انحصار کرتی ہے اس لئے میں نے سوچا ہے کہ

پہلے بیوٹی آرٹ اور آسٹن کے درمیان فیصلہ ہو جائے پھر ہم آگے بڑھیں گے"...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"تو آپ چاہتے ہیں کہ دو کی بجائے ایک سے مقابلہ ہو۔ اگر مرجینا ہلاک ہو جاتی ہے تو پھر کاسٹریا جا کر آسٹن سے لڑنا ہوگا اور اگر مرجینا کامیاب ہو جاتی ہے تو پھر کاسٹریا جانے کی بجائے فان لینڈ جا کر مرجینا سے فارمولا واپس لانا ہوگا"...... صفدر نے کہا۔

"میرا ووٹ تو مرجینا کے حق میں ہے بشرطیکہ جولیا اس کی اجازت دے دے تو"...... عمران نے کہا۔

"میں اجازت دینے کی بجائے تمہیں گولی نہ مار دوں گی"۔ جولیا نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"اجازت سے میرا مطلب قبول ہے، قبول ہے والی اجازت نہیں بلکہ بیوٹی آرٹ کا مقابلہ کرنے کی اجازت تھی"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔ جولیا بھی بے اختیار مسکرا دی تھی۔

"عمران صاحب۔ آپ بیوٹی آرٹ کا مقابلہ کس آرٹ سے کریں گے"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"بیوٹی آرٹ کا مقابلہ تو کیوٹ آرٹ سے کیا جا سکتا ہے اسی لئے تو جولیا سے اجازت لے رہا تھا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ہوا۔ ذرا وضاحت تو کریں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایک آرٹ ہوتا ہے بیوٹی فل، ایک آرٹ ہوتا ہے کیوٹ، بیوٹی فل کا مطلب ہوا خوبصورت اور کیوٹ کا مطلب ہوا انتہائی پسندیدہ۔ اب ضروری تو نہیں کہ جسے لوگ بیوٹی فل کہیں وہ کیوٹ بھی ہو۔ کیوٹ تو سمجھو خوبصورتی کی سب سے بلند ڈگری ہے"۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ مس جولیا کیوٹ ہیں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"صفدر پلیز"...... جولیا نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرے لئے تو آپ واقعی کیوٹ ہیں"...... صفدر نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اور صالحہ"...... عمران نے ترکی بہ ترکی کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"کیوٹیسٹ کہو"...... عمران نے خود ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ تم نے کیا فضول باتیں شروع کر دی ہیں۔ ہم یہاں مشن مکمل کرنے آئے ہیں یا اس طرح کی فضول باتیں کرنے آئے ہیں"...... خاموش بیٹھے تنویر نے یکلخت غصیلے لہجے میں کہا لیکن اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سوائے عمران کے باقی سب بے اختیار اچھل

پڑے۔ ان کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ شاید ان کے تصور میں بھی نہ تھا کہ یہاں انہیں کوئی فون بھی کر سکتا ہے لیکن عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ پرنس مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے یورپی لہجے میں کہا اور ساتھ ہی لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"جیرالڈ بول رہا ہوں پرنس"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے کہا۔

"مرجینا اپنے چار ساتھیوں سمیت گارگو پہنچ گئی ہے۔ وہ میک اپ میں ہے اور گارگو کی ٹورسٹ کالونی میں کوٹھی نمبر ون زیرو ون میں رہائش پذیر ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اور آسٹن کے بارے میں کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ بھی اسی کالونی میں سیکشن ہیڈکوارٹر بنا چکا ہے۔ اس کے گروپ کے افراد گارگو شہر میں مشکوک افراد کی تلاش میں مصروف ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس لیبارٹری کے بارے میں کچھ معلوم ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ لیبارٹری میں کام کرنے والا ایک سائنس دان ریمنڈ ہنگری کے دارالحکومت میں ایک سائنس کانفرنس میں شریک ہے۔

یہ کانفرنس کل منعقد ہو رہی ہے اور ڈاکٹر ریمنڈ دارالحکومت کے معروف ہوٹل لیونارڈ کے کمرہ نمبر تین سو بارہ میں رہائش پذیر ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ڈاکٹر ریمنڈ کا حلیہ بتا سکتے ہیں آپ"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ نوٹ کیجئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ساتھ ہی حلیے کی تفصیل بتا دی گئی۔

"اوکے۔ اب آئندہ آپ نے میرے سپیشل نمبر پر کال کرنی ہے۔ یہ فون نمبر آج ہم چھوڑ رہے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ کون تھا عمران صاحب"...... صفدر نے پوچھا۔

"تمہارے چیف کا کاسٹریا میں خصوصی نمائندہ"...... عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"یورپ میں بھی خصوصی نمائندے موجود ہیں"...... صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"تمہارے چیف کا بس چلے تو ہر کوٹھی میں بلکہ ہر کوٹھی کے ہر کمرے میں علیحدہ علیحدہ نمائندے مقرر کر دے۔ ان نمائندوں کو تو بھاری تنخواہیں اور الاؤنسز دیئے جاتے ہیں جبکہ میں کہوں کہ میرے چیک کو تھوڑا سا بڑا کر دو تو فوراً جھڑک دیا جاتا ہے کہ قومی خزانہ فضولیات کے لئے نہیں ہے"...... عمران نے برا سا منہ بناتے

ہوئے کہا۔

"تم سے تو الٹا معاوضہ وصول کرنا چاہئے۔ تم نے پوری ٹیم کو بے کار کر کے رکھ دیا ہے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ اس سائنس دان سے آپ لیبارٹری کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے"...... صفدر نے فوراً مداخلت کرتے ہوئے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ عمران نے جواب ایسا دینا ہے کہ تنویر نے مزید بھڑک اٹھنا ہے۔

"ہاں۔ صرف میں اور جولیا وہاں جائیں گے"...... عمران نے کہا اور سامنے رکھا ہوا نقشہ اٹھا کر اس نے تہہ کیا اور پھر اسے جیب میں ڈال کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی جولیا بھی اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

بلیو ایجنسی کی مرجینا اپنے چار ساتھیوں سمیت کاسٹریا کے ایجنٹ آسٹن سے جیمز اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کا انتقام لینے اور ریڈ لیبارٹری سے پاکیشیائی فارمولا کا سپر ریز حاصل کرنے کے لئے اس وقت گارگو کی ٹورسٹ کالونی کی ایک کوٹھی میں موجود تھی۔ کمرے میں اس کے ساتھ دو افراد تھے جبکہ باقی دو افراد کمرے سے باہر تھے۔ ایک کوٹھی کے فرنٹ کی نگرانی کر رہا تھا جبکہ دوسرا عقبی طرف کی نگرانی کر رہا تھا کہ اچانک باہر سے ٹھک ٹھک کی آوازیں یکے بعد دیگرے سنائی دیں تو کمرے میں موجود مرجینا اور اس کے دونوں ساتھی بے اختیار اچھل پڑے۔ ان میں سے ایک اٹھ کر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا لیکن دروازے کے قریب پہنچ کر ایک لمحے کے لئے فضا میں گھوما اور پھر نیچے فرش پر جا گرا۔

''کیا۔ کیا ہوا''...... مرجینا نے تیزی سے اٹھتے ہوئے کہا لیکن

اسی لمحے اس کی ناک سے نامانوس سی بو ٹکرائی اور اس کا ذہن کسی تیز رفتار لٹو کی طرح گھومنے لگا۔ اس نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی بے حد کوشش کی لیکن اس کا ذہن بجائے اس کے کنٹرول میں آنے کے تاریکی میں ڈوبتا چلا تھا۔ پھر جس طرح تاریک راستوں میں جگنو چمکتے ہیں اس طرح اس کے ذہن پر بھی روشنی کے نقطے جگہ جگہ نمودار ہونے لگے اور جیسے ہی روشنی اس کے ذہن پر پھیلی اسے اپنے چہرے پر شدید گرمی کا احساس ہوا۔ اسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے کسی نے اس کے چہرے کو انتہائی گرم ہوا میں رکھ دیا ہو۔ اس نے آنکھیں کھولنے کی کوشش کی لیکن اس کی آنکھیں نہ کھل سکیں۔ البتہ چہرے کو محسوس ہونے والی گرمی لمحہ بہ لمحہ بڑھتی چلی جا رہی تھی اور اسے محسوس ہونے لگ گیا کہ اس کے چہرے سے پسینہ پانی کی طرح بہہ رہا ہے لیکن پھر اچانک گرمی کی شدت ختم ہو گئی اور پھر گرمی لمحہ بہ لمحہ ہلکی پڑتی چلی گئی اور اس کے ساتھ ہی اسے محسوس ہو گیا کہ اس کے چہرے، گردن اور سر سے کوئی چیز ہٹا لی گئی ہے۔ اس نے ایک بار پھر آنکھیں کھولنے کی کوشش کی اور اس بار اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن اسے محسوس ہوا کہ اس کا جسم کرسی کے ساتھ بندھا ہوا ہے۔

''میک اپ تو نہیں ہے لیکن اسے ہوش کیسے آ گیا''...... ایک مردانہ آواز سنائی دی تو مرجینا کے ذہن میں یہ آواز سن کر ایک

دھماکہ سا ہوا کیونکہ وہ یہ آواز بہت اچھی طرح پہچانتی تھی۔ یہ کاسٹریا کے سپر ایجنٹ آسٹن کی آواز تھی۔ بے شمار مواقع پر اس نے اور آسٹن نے کئی مشترکہ معاملے میں مل کر کام کیا تھا اور ویسے بھی آسٹن کے ساتھ اس کی گہری دوستی رہی تھی جو بعد میں ایک اور لڑکی کے درمیان میں آ جانے کی وجہ سے ختم ہو گئی تھی لیکن اب بھی وہ ایک دوسرے سے ملتے رہتے تھے۔ اس نے اس طرف دیکھا جس طرف سے آواز آئی تھی تو اس نے کرسی پر بیٹھے ہوئے آسٹن کو پہچان لیا۔ البتہ یہ کمرہ وہی تھا جہاں وہ اپنے دو ساتھیوں کے ہمراہ بیٹھی ہوئی تھی اور اس کے ساتھ ہی مرجینا نے یکلخت چیخنا اور رونا شروع کر دیا۔ وہ اس طرح چیخ رہی تھی اور رو رہی تھی جیسے اس پر ہسٹریا کا دورہ پڑ گیا ہو۔

''اس کے منہ پر تھپڑ مارو''...... آسٹن نے چیخ کر اپنے ساتھی سے کہا اور دوسرے لمحے مرجینا کے چہرے پر زوردار تھپڑ لگا۔

''خاموش ہو جاؤ ورنہ گولی مار دوں گا''...... آسٹن نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''مم۔ مم۔ مجھے مت مارو۔ مم۔ مم۔ میں بے گناہ ہوں۔ میں نے کوئی غلطی نہیں کی۔ یہ میرا جسم حرکت نہیں کر رہا۔ یہ کیا ہے''...... مرجینا نے سسکیاں لے لے کر روتے ہوئے کہا۔ وہ اصل میں آسٹن پر ظاہر کر رہی تھی کہ وہ عام عورت ہے اور ظاہر ہے عام عورت کا یہی ردعمل ہو سکتا تھا۔

''کیا نام ہے تمہارا۔ کہاں سے آئی ہو''...... آسٹن نے اسی طرح غراتے ہوئے لہجے میں کہا تو مرجینا کا دل بلیوں اچھل پڑا کیونکہ اس کی اداکاری کامیاب رہی تھی۔ آسٹن، مرجینا کی آواز نہ پہچان سکا تھا ورنہ مرجینا کو یہ خطرہ تھا کہ جس طرح وہ آسٹن کو اس کی آواز سے پہچان گئی ہے اسی طرح وہ بھی اسے آواز اور اس کے ردعمل سے پہچان جائے گا لیکن مرجینا اپنی اداکاری میں کامیاب رہی تھی۔

''مم۔ مم۔ میں کورگی ہوں۔ کورگی۔ کورگی جیرالڈ۔ ہاں۔ میں سچ کہہ رہی ہوں۔ میں کورگی ہوں کورگی''...... مرجینا نے رک رک کر اور سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔ اسے معلوم تھا کہ اس کے بیگ کی تلاشی آسٹن پہلے ہی لے چکا ہو گا اور جن کاغذات پر یہاں آئی تھی ان کاغذات میں اس کا نام کورگی جیرالڈ تھا اور اس کا تعلق یورپی ملک سٹونیا سے تھا۔

''کس ملک سے تمہارا تعلق ہے''...... آسٹن نے پوچھا۔

''سٹونیا سے۔ میں سٹونی ہوں۔ ہاں۔ میں وہاں بیلے ڈانسر ہوں۔ اگر تم کہو تو میں بیلے ڈانس کر کے بھی دکھا سکتی ہوں۔ میں سچ کہہ رہی ہوں''...... مرجینا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یہ تمہارے ساتھ چار مرد ہیں۔ یہ کون ہیں''...... آسٹن نے کہا۔

''ہمارا گروپ ہے۔ ہم گروپ ٹورسٹ ہیں۔ ہمارے تین

الاقوامی ٹورسٹ کارڈز ہیں۔ ہاں۔ میں سچ کہہ رہی ہوں''۔ مرجینا نے اپنا فقرہ دوہرایا۔

''انتھونی''...... آسٹن نے ساتھ کھڑے ایک آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ان چاروں کا میک اپ چیک کرو''...... آسٹن نے کہا۔

''یس باس''...... انتھونی نے کہا اور میک اپ واشر جو مرجینا کی سائیڈ میں موجود ایک میز پر پڑا تھا اٹھا کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

''یہ مجھے کیا ہو گیا ہے۔ میرا جسم حرکت کیوں نہیں کر رہا''۔ مرجینا نے ایک بار پھر رو دینے والے لہجے میں کہا۔ وہ دانستہ رو دینے والا لہجہ بنائے ہوئے تھی تاکہ آسٹن کو دھوکہ دے سکے۔

''تمہارا جسم رسی کے ساتھ کرسی سے بندھا ہوا ہے اور تم نے اب تک چونکہ مسلسل جھوٹ بولا ہے اس لئے تمہیں گولی مار دی جائے گی''...... آسٹن نے کہا تو مرجینا نے ایک بار پھر پہلے کی طرح زور زور سے رونا شروع کر دیا۔ اس کے چہرے پر شدید خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''خاموش ہو جاؤ۔ کس مصیبت سے پالا پڑ گیا ہے۔ سٹونیا کی عورتیں واقعی بے حد بزدل ہوتی ہیں''...... آسٹن نے بری طرح جھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو مرجینا نے سسکیاں لینا شروع کر دیں۔

''تمہارا قد و قامت، جسمانی تناسب بالکل میری دوست مرجینا سے ملتا ہے لیکن تمہارا میک اپ واش نہیں ہوا اور اب مجھے یقین آ گیا ہے کہ تم بہرحال وہ نہیں ہو اس لئے اب میں تمہیں گولی مار دوں گا۔ اگر تم میری دوست ہوتی تو میں تمہیں رہا کر دیتا''۔ آسٹن نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہا۔

''مم۔ مم۔ میرا نام کورگی ہے۔ مرجینا نہیں۔ پلیز مجھے مت مارو۔ پلیز''...... مرجینا نے ایک بار پھر رونا شروع کر دیا۔

''تم خاموش ہوتی یا نہیں''...... اس بار آسٹن نے بری طرح جھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی جیب سے مشین پسٹل نکال لیا اور مرجینا اس طرح خاموش ہو گئی کہ جیسے اس نے فیصلہ کر لیا ہو کہ اب وہ زندگی بھر نہ روئے گی لیکن اس کی زیر لب سسکیاں اب بھی جاری تھیں۔

''باس۔ وہ چاروں میک اپ میں نہیں ہیں''...... اسی لمحے انتھونی نے کمرے میں داخل ہو کر کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ یہ ہمارے مطلوبہ لوگ نہیں ہیں۔ آؤ چلیں۔ یہ جب ہوش میں آئیں گے تو اسے کھول دیں گے''۔ آسٹن نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''باس۔ انہیں گولیاں نہ مار دی جائیں''...... انتھونی نے کہا۔

''نہیں۔ یہ بین الاقوامی سرٹیفائیڈ ٹورسٹ ہیں۔ ان کی لاشیں ملنے پر حکومت میں بھونچال آ جائے گا اور معاملات بے حد گھمبیر

ہو جائیں گے اور پھر یہ لوگ بے گناہ ہیں''...... آسٹن نے کہا اور
واپس مڑ گیا۔

''مم۔ مم۔ مجھے کھول دو۔ میں مر جاؤں گی''...... مرجینا نے
گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا لیکن آسٹن نے مڑ کر بھی نہ دیکھا اور
تیزی سے چلتا ہوا باہر نکل گیا جبکہ انتھونی اس کے پیچھے باہر چلا گیا
اور پھر کچھ دیر بعد مرجینا نے پھاٹک کھلنے اور بند ہونے کی آوازیں
سنیں تو وہ سمجھ گئی کہ آسٹن ان کی طرف سے مطمئن ہو کر واپس چلا
گیا ہے لیکن اس کے باوجود وہ ویسے ہی بیٹھی رہی کیونکہ اسے خطرہ
تھا کہ ہو سکتا ہے کہ آسٹن باہر ہی موجود ہو اور جیسے ہی وہ اپنی
رسیاں کھولے تو وہ اندر آ جائے۔ اس طرح اس کا بھرم کھل جائے
گا۔ جہاں تک رسیوں کا تعلق ہے، تو وہ انہیں چیک کر چکی تھی اور گو
انہیں اپنی طرف سے اس انداز میں باندھ دیا گیا تھا کہ مرجینا
تربیت یافتہ ہونے کے باوجود اسے نہ کھول سکے اور آسٹن کی
موجودگی میں وہ واقعی اسے نہ کھول سکتی تھی۔ دس منٹ تک انتظار
کرنے کے بعد جب اسے یقین ہو گیا کہ آسٹن واقعی جا چکا ہے تو
اس نے رسی کھولنے کی کوشش شروع کر دی اور تقریباً چھ سات منٹ
کی کوشش کے بعد وہ آزاد ہو جانے میں کامیاب ہو گئی۔

کرسی سے اٹھ کر اس نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا اور
پھر تیزی سے باہر کی طرف لپکی۔ اس کے چاروں ساتھی گیٹ کے
قریب گارڈز روم کی سائیڈ دیوار کے ساتھ زمین پر پڑے ہوئے

تھے۔ یقیناً انہیں بے ہوش ہونے کے بعد یہاں رکھا گیا تھا۔ مرجینا
نے قریب جا کر انہیں چیک کیا تو وہ سب بے ہوش تھے۔ مرجینا
پہلے ہی سمجھ چکی تھی کہ آسٹن کو ان کے بارے میں کہیں سے علم ہوا
تو اس نے بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر کے ان سب کو بے
ہوش کر دیا تھا۔ مرجینا کو اس لئے ہوش آ گیا کہ جب اس کا میک
اپ انتہائی تیز گرم ہوا سے چیک کیا گیا تو اس کے اعصاب کو
تحریک ملی اور وہ ہوش میں آ گئی۔ مرجینا کے ساتھیوں کے میک
اپ تو چیک کئے گئے لیکن شاید اتنی زیادہ گرم ہوا سے چیکنگ نہیں
کی گئی تھی کہ وہ ہوش میں آ جاتے۔ مرجینا چند لمحے انہیں دیکھتی
رہی اور پھر واپس مڑ کر اور کمرے میں جا کر اس نے الماری کھولی
تو وہاں ان کا سامان تو موجود تھا لیکن اس کی حالت بتا رہی تھی کہ
اس کی بھرپور انداز میں چیکنگ کی گئی ہے۔

مرجینا چونکہ پہلے ہی ہر قسم کے حالات کے لئے تیار ہو کر آئی
تھی اس لئے اسے یہ فکر نہیں تھی کہ ان کی شناخت سامنے آ جائے
گی۔ ایک بیگ میں رکھا ہوا عام سا اسلحہ اٹھا کر اس نے تہہ میں
رکھا ہوا ایک تیز دھار خنجر نکالا اور پھر واپس مڑ کر وہ گیٹ کے قریب
گارڈ روم کی سائیڈ میں زمین پر بے ہوش پڑے ہوئے اپنے
ساتھیوں کے پاس پہنچ گئی۔ اس نے ایک ساتھی کو پہلو کے بل کیا
اور پھر اس کی گردن کے عقب میں مخصوص جگہ پر خنجر سے کٹ لگا
دیا۔ کٹ سے خون بہنے لگا اور اس کے ساتھ ہی اس آدمی کے جسم

میں بھی حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے۔ مرجینا نے یہی کارروائی چاروں کے ساتھ کی تو ایک، ایک کر کے وہ چاروں ہوش میں آ گئے اور پھر ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گئے اور ان کے ہاتھ ان کی گردنوں کے عقب میں پہنچ گئے۔

''پہلے اندر جا کر ایک دوسرے کی بینڈیج کرو پھر بات ہو گی۔ اٹھو جاؤ''...... مرجینا نے کہا تو وہ چاروں اٹھ کر عمارت کی اندرونی طرف بڑھ گئے۔ مرجینا واپس آ کر اپنے کمرے میں پہنچ گئی جہاں اسے رسیوں سے باندھا گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس کے چاروں ساتھی بھی آ گئے۔

''باہر سے اچانک چار کیپسول اندر گر کر پھٹے اور اس کے ساتھ ہی ہم بے ہوش ہو گئے۔ آپ کو کیسے ہوش آیا میڈم اور کن لوگوں نے یہ حرکت کی تھی''...... ان چاروں میں سے ایک آدمی نے مرجینا سے مخاطب ہو کر کہا تو مرجینا نے ہوش میں آنے سے لے کر آسٹن اور اس کے ساتھی کے واپس چلے جانے کی تمام تفصیل بتا دی۔

''اس کے ساتھی کا کیا حلیہ تھا میڈم''...... ایک ساتھی نے کہا۔

''وہ اسے انتھونی کے نام سے پکار رہا تھا''...... مرجینا نے حلیہ بتاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ اس آدمی کو میں نے دیکھا ہے۔ اس کالونی کے آخری حصے میں جہاں مارکیٹیں ہیں وہاں رہتا ہے۔ اس کے گال پر

اپنا نشان ہے جیسے کوئی بچھو گال سے چمٹا ہوا ہو۔ یہ نشان مجھے یاد رہ گیا تھا''...... اس کے ساتھی نے کہا۔

''کیا وہ کوٹھی جس میں وہ رہتے ہیں تم نے دیکھی ہوئی ہے ویلز''...... مرجینا نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس میڈم۔ میں نے اسے کار میں بیٹھے اس کوٹھی سے باہر نکلتے ہوئے دیکھا تھا۔ میں مارکیٹ سے سامان لینے گیا تھا''...... ویلز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہارڈی تمہارے پاس کورو فائیو موجود ہے۔ ویلز کے ساتھ جاؤ اور اس کوٹھی میں موجود افراد کی فلم بنا لاؤ لیکن خیال رکھنا آسٹن اور اس کے ساتھی تربیت یافتہ ایجنٹ ہیں''...... مرجینا نے کہا۔

''کورو فائیو تو طویل فاصلے سے بھی تصویریں بنا لیتا ہے میڈم اس لئے آپ بے فکر رہیں''...... ہارڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن انتھونی نے تمہیں دیکھا ہے۔ اب اگر تم وہاں نظر آ گئے تو وہ لوگ چونک پڑیں گے۔ اس لئے تم دونوں ڈبل میک اپ کر لو''...... مرجینا نے کہا۔

''یس میڈم''...... ہارڈی نے کہا اور پھر وہ دونوں سلام کر کے کمرے سے باہر چلے گئے۔ ان کے جانے کے بعد مرجینا نے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا تو بے اختیار چونک پڑی۔ اس نے فون سیٹ اٹھا کر اسے دیکھا تو نیچے ایک چھوٹا سا بٹن موجود تھا

جس میں باریک سا نکتہ جل بجھ رہا تھا۔ مرجینا نے اسے اٹھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ اسے ایک خیال آ گیا۔ اس نے بٹن ہٹائے بغیر فون سیٹ واپس رکھا اور رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''روز ٹورسٹ آرگنائزیشن''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی کیونکہ یہاں آنے سے پہلے سیاحوں کی طرح اس نے یہاں ٹورسٹوں کو سہولیات مہیا کرنے والی کمپنیوں کے فون نمبر معلوم کر کے لکھ رکھے تھے اس لئے اسے روز ٹورسٹ کمپنی کا نمبر زبانی یاد تھا۔

''میں ٹورسٹ کالونی سے کورگی بول رہی ہوں۔ ہم پانچ ٹورسٹ ہیں اور غاریں دیکھنا چاہتے ہیں۔ کیا آپ اس طرح اس انداز میں انتظام کر سکتی ہیں کہ ہمیں کوئی پریشانی نہ ہو''...... مرجینا نے کہا۔

''یس میڈم۔ ہمارا تو کام ہی یہی ہے۔ آپ اپنا پتہ بتائیں۔ ہمارا نمائندہ خود آپ کے پاس پہنچ کر آپ کو تمام تفصیل سے آگاہ کر دے گا۔ گارگو میں ہماری کمپنی سب سے بہترین کمپنی ہے۔ ہماری کمپنی کو ٹورسٹوں کی خدمت کرتے ہوئے پچیس سال ہو گئے ہیں اور ہمارے خلاف آج تک ایک شکایت بھی نہیں کی گئی''۔ دوسری طرف سے لڑکی نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ ہم کل خود آپ کے دفتر آ کر بات کریں گے تاکہ

آپ کا آفس بھی دیکھ لیں گے اور کسی ذمہ دار آفیسر سے وضاحت سے بات بھی کر سکیں''...... مرجینا نے کہا۔

''جیسے آپ مناسب سمجھیں۔ ہم ہر وقت خدمت کے لئے حاضر ہیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو مرجینا نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اس نے یہ سب اس لئے کیا تھا تاکہ کال سننے والا مشکوک نہ ہو جائے۔ اگر مرجینا ڈکٹا فون بٹن اتار دیتی تو آسٹن فوراً سمجھ جاتا کہ مرجینا عام عورت نہیں ہے بلکہ تربیت یافتہ ہے اس لئے مرجینا نے بٹن نہ اتار کر ان کے خیال کی نہ صرف تسلی کر دی تھی بلکہ اس نے ٹورسٹ کمپنی کو فون بھی کر دیا تھا تاکہ آسٹن مکمل طور پر مطمئن ہو جائے۔ رسیور رکھ کر مرجینا اٹھی اور اس نے الماری میں موجود بیگ میں سے ایک سیل فون نکالا اور اسے آن کر کے اس نے نمبر پریس کر دیئے۔

''یس۔ الزبتھ بول رہی ہوں''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''مرجینا بول رہی ہوں الزبتھ۔ کچھ معلوم ہوا ہے یا نہیں''۔ مرجینا نے کہا۔

''یس میڈم۔ ہم نے بہترین کام کیا ہے لیکن یہ بات فون پر نہیں بتائی جا سکتی''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گئی ہوں۔ میں اپنے ایک آدمی کو آپ کے پاس بھیج رہی ہوں۔ اس کا نام کارلس ہے۔ یہ میرا خاص آدمی

ہے آپ اسے معلومات مہیا کر دیں۔ آپ کا چیک تو پہلے ہی آپ کو مل چکا ہوگا''...... مرجینا نے کہا۔

''یس میڈم۔ آپ کارلس کو بھجوا دیں۔ میں اس کی منتظر ہوں۔ وہ کاؤنٹر پر اپنا نام بتائے گا تو اسے مجھ تک پہنچا دیا جائے گا''۔ الزبتھ نے جواب دیا تو مرجینا نے اوکے کہہ کر فون آف کر دیا اور پھر اسے جیکٹ کی جیب میں ڈال کر وہ دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

''کارلس''...... اس نے دروازے پر رک کر اونچی آواز میں کہا۔

''یس میڈم''...... دور سے ایک مردانہ آواز سنائی دی اور مرجینا واپس کمرے میں آ کر کرسی پر بیٹھ گئی۔ چند لمحوں بعد اس کا ایک ساتھی اندر داخل ہوا۔

''کارلس۔ برنارڈ کلب کی الزبتھ نے لیبارٹری کے بارے میں بہترین معلومات حاصل کر لی ہیں لیکن وہ فون پر نہیں بتانا چاہتی۔ تم کلب چلے جاؤ۔ تم کاؤنٹر پر اپنا نام بتاؤ گے تو تمہیں الزبتھ تک پہنچا دیا جائے گا اور تم نے اس سے معلومات لے کر واپس آنا ہے لیکن معلومات کو مکمل طور پر ڈسکس کر لینا تاکہ کوئی تشنگی باقی نہ رہ جائے''...... مرجینا نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

''یس میڈم۔ آپ بے فکر رہیں''...... کارلس نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد ہارڈی اور ویلز دونوں واپس آ

گئے۔

''کیا معلوم ہوا ہے ہارڈی''...... مرجینا نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

''اس کوٹھی میں باقاعدہ سیکشن ہیڈکوارٹر بنایا گیا ہے۔ وہاں باقاعدہ آفس بنا ہوا ہے جس میں آسٹن موجود ہے۔ ایک فون سیکرٹری بھی موجود ہے اور ایک آدمی انتھونی بھی موجود ہے۔ اس کے علاوہ دو مسلح افراد مزید بھی وہاں موجود ہیں''...... ہارڈی نے کہا۔

''مجھے فلم دکھاؤ''...... مرجینا نے کہا تو ویلز نے اٹھ کر کمرے کا دروازہ بند کیا اور ساتھ ہی کمرے میں جلتا ہوا بلب بجھا دیا۔ اس کے ساتھ ہی ہارڈی نے ہاتھ میں موجود آلے کا بٹن پریس کر دیا تو سامنے والی دیوار پر منظر ابھر آیا۔ مرجینا کی نظریں دیوار پر جمی ہوئی تھیں۔ مناظر بار بار بدل رہے تھے۔ کافی دیر بعد ٹک کی آواز کے ساتھ ہی سکرین آف ہو گئی تو ویلز نے اٹھ کر لائٹ جلا دی۔

''تو یہ بات کنفرم ہو گئی کہ آسٹن اور اس کے ساتھی اس کوٹھی میں موجود ہیں لیکن ہمارا اصل ٹارگٹ فارمولا ہے۔ پہلے ہمیں اس پر کام کرنا چاہئے''...... مرجینا نے کہا۔

''میڈم۔ ہم نے جیمز اور اس کے ساتھیوں کا انتقام بھی آسٹن سے لینا ہے اور اس لئے اگر لیبارٹری میں جانے سے پہلے ان لوگوں کا خاتمہ کر دیا جائے تو زیادہ بہتر ہوگا۔ اس وقت وہ مطمئن

ہیں اور ہم ان کی طرح پہلے اندر گیس یعنی بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کریں اور پھر اندر جا کر انہیں گولیوں سے اڑا دیں۔ اس طرح ہمارا انتقام بھی پورا ہو جائے گا اور پھر ہمیں لیبارٹری میں جانے سے بھی کوئی نہ روک سکے گا''...... ہارڈی نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''کارلس واپس آ جائے پھر فیصلہ کریں گے''...... مرجینا نے کہا اور اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

عمران نے کار کا رخ لیونارڈ ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف موڑا اور پھر وہ اسے ایک طرف بنی ہوئی پارکنگ کی طرف لے گیا۔ وسیع و عریض پارکنگ میں کاروں کی تعداد خاصی تھی لیکن اس کے باوجود وہاں ابھی پارکنگ کے لئے کافی جگہ موجود تھی۔ عمران نے کار ایک خالی جگہ پر روکی اور پھر نیچے اتر آیا۔ سائیڈ سیٹ پر بیٹھی جولیا بھی نیچے اتر آئی تھی۔ عمران یہاں ڈاکٹر ریمنڈ سے ملنے آیا تھا۔ ڈاکٹر ریمنڈ جو ریڈ لیبارٹری میں کام کرتا تھا اور یہاں ہانگری کے دارالحکومت میں ایک سائنس کانفرنس میں شرکت کے لئے آیا ہوا تھا۔ اس کا سراغ یہاں ایکسٹو کے خصوصی نمائندے جیرالڈ نے لگایا تھا اور اس نے عمران کو فون کر کے بتایا تھا اور اس فون کی وجہ سے عمران، جولیا سمیت یہاں آیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں تیسری منزل پر واقع سائنس دان کے کمرے کے دروازے

کے سامنے موجود تھے۔ بند دروازے کی سائیڈ پر تعارفی بورڈ موجود تھا جس پر ڈاکٹر ریمنڈ کا نام لکھا ہوا تھا۔ عمران نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا تو چند لمحوں بعد کھٹک کی آواز کے ساتھ ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''کون ہے''...... بولنے والے کا لہجہ ہی بتا رہا تھا کہ وہ کافی بوڑھا آدمی ہے۔

''میرا نام ڈاکٹر مائیکل ہے اور میرا تعلق انٹرنیشنل یونیورسٹی ولنگٹن سے ہے۔ میں بھی کانفرنس میں بطور مبصر شرکت کر رہا ہوں۔ آپ کے بارے میں اطلاع ملی ہے تو میں اپنی ساتھی مس جولیانا فٹز واٹر کے ساتھ آپ سے ملاقات کے لئے خود چل کر آ گیا ہوں۔ آپ جیسے بڑے اور نامور سائنس دان سے ملاقات میرے لئے اور میری ساتھی کے لئے بہت بڑا اعزاز سمجھا جائے گا''...... عمران نے واضح طور پر خوشامدانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا تو جولیا اسے حیرت بھری نظروں سے دیکھنے لگی۔ اسے شاید یقین نہ آ رہا تھا کہ عمران کسی موقع پر اس لہجے میں بھی بات کر سکتا ہے۔ عمران اس کی حیرت پر مسکرا دیا۔ اسی لمحے کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی دروازہ کھلا اور دروازے میں ایک ادھیڑ عمر آدمی گھریلو لباس پہنے کھڑا تھا۔ اس کی آنکھوں پر موٹے شیشوں والی نظر کی عینک تھی۔ وہ سر سے گنجا تھا۔ البتہ سر کی دونوں سائیڈوں میں سفید بالوں کی جھالریں سی لٹکی ہوئی تھیں۔ چہرے پر خاصی جھریاں موجود تھیں۔ جیسے ہی دروازہ

کھلا عمران نے جلدی سے آگے بڑھ کر باقاعدہ سر جھکا کر اور دوسرا ہاتھ سینے پر رکھ کر اپنی محبت کا اظہار کیا تو ڈاکٹر ریمنڈ کے چہرے پر مسکراہٹ تیرنے لگی اور اس نے مصافحے کے لئے اس انداز میں ہاتھ بڑھایا جیسے عمران سے ہاتھ ملا کر وہ عمران پر بہت بڑا احسان کر رہا ہو۔ عمران نے جلدی سے اس کا ہاتھ تھاما اور ساتھ ہی وہ تیزی سے اندر کی طرف چل پڑا۔ ظاہر ہے ڈاکٹر ریمنڈ کو بھی اندر جانا پڑا۔ جولیا سمجھ گئی کہ عمران نے ایسا اس لئے کیا ہے تاکہ ڈاکٹر ریمنڈ جولیا کی طرف مصافحہ کے لئے ہاتھ نہ بڑھا سکے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ جولیا نے مصافحہ نہیں کرنا اور پھر معاملات خراب بھی ہو سکتے ہیں۔ جولیا نے ان کے پیچھے اندر داخل ہو کر اپنے عقب میں دروازہ بند کر دیا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈاکٹر ریمنڈ نے تیزی سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''لیں۔ ڈاکٹر ریمنڈ بول رہا ہوں''...... ڈاکٹر ریمنڈ نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور پھر دوسری طرف سے آنے والی آواز سنتا رہا۔ چونکہ لاؤڈر کا بٹن پریسڈ نہ تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز اس کے علاوہ اور کسی کو سنائی نہ دے رہی تھی۔

''آنے والے میرے مہمان ہیں۔ آپ بے فکر رہیں''۔ ڈاکٹر ریمنڈ نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''کیا ہمارے بارے میں کوئی بات کر رہا تھا''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ سیکورٹی کے لوگ تھے۔ دروازے پر کیمرہ نصب ہے جس کی مدد سے وہ آنے جانے والوں کو چیک کرتے رہتے ہیں۔ آپ کی آمد پر انہوں نے مجھ سے پوچھا ہے کہ میں آپ کی آمد سے مطمئن ہوں یا نہیں تو میں نے انہیں بتا دیا ہے کہ آپ میرے مہمان ہیں''...... ڈاکٹر ریمنڈ نے کہا۔

''مجھے ڈاکٹر سموئیل نے، آپ ڈاکٹر سموئیل کو جانتے ہوں گے جنہیں گزشتہ دو سالوں سے مسلسل ہر سال سائنس کا نوبل پرائز مل رہا ہے وہی ڈاکٹر سموئیل جسے نہ جاننے والا سائنس دان ہو ہی نہیں سکتا۔ آپ تو یقیناً جانتے ہوں گے ڈاکٹر سموئیل کو کیونکہ آپ جیسے بڑے سائنس دان تو ضرور جانتے ہیں''...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں ایسا یقین تھا جیسے وہ سوچ بھی نہ سکتا ہو کہ ڈاکٹر ریمنڈ، ڈاکٹر سموئیل کو نہ جاننے کے باوجود سائنس دان ہے۔

''ہاں۔ میں جانتا ہوں۔ بہت اچھی طرح جانتا ہوں''...... ڈاکٹر ریمنڈ نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا تو عمران دل ہی دل میں ہنس پڑا کیونکہ ڈاکٹر سموئیل ایک فرضی نام تھا۔

''میں ڈاکٹر سموئیل کا شاگرد ہوں اور ڈاکٹر سموئیل کے ساتھ مل کر میں کاسپر ریز پر کام کر رہا ہوں۔ مجھے ڈاکٹر سموئیل نے بتایا ہے کہ آپ بھی ریڈ لیبارٹری میں کاسپر ریز پر کام کر رہے ہیں تو میں آپ سے ملنے آ گیا۔ سنائیں کیسا جا رہا ہے کاسپر ریز پر کام''۔

عمران نے گھما پھرا کر اصل بات پر آتے ہوئے کہا۔

''ہم واقعی اس پر کام کرنا چاہتے تھے لیکن جب فارمولے کو چیک کیا گیا تو وہ ادھورا تھا۔ ادھورے سے مطلب کہ اس دھات کاسپر کے بارے میں ہمارے پاس کوئی تفصیل نہیں تھی جس سے ریز نکلتی ہیں اور یہ فارمولا ان ریز کو کنٹرول کر کے اوزون تک پہنچانے پر مشتمل تھا لیکن جب ریز ہی نہ ہوں تو اسے کنٹرول کرنا محض مذاق بن جاتا ہے اس لئے میں نے فارمولا وزارت سائنس کو واپس کر دیا ہے کہ وہ اس کا پہلا حصہ پاکیشیا سے منگوا کر اکٹھے ہم کو بھجوائیں لیکن آپ اور ڈاکٹر سموئیل کیسے اس پر کام کر رہے ہیں۔ یہ تو پاکیشیائی فارمولا ہے اور یہ فارمولا بھی ہمارے ایجنٹ وہاں سے اڑا لائے ہیں''...... ڈاکٹر ریمنڈ نے کہا۔

''اس فارمولے پر اصل کام پاکیشیائی سائنس دان ڈاکٹر رحمت نے کیا ہے اور ڈاکٹر رحمت ڈاکٹر سموئیل کے شاگرد ہیں۔ ایک موقع پر جب وہ سائنسی طور پر الجھ گئے اور کام آگے نہ بڑھ سکا تو انہوں نے ڈاکٹر سموئیل کی منت کی اور پھر ڈاکٹر سموئیل نے اس پر کام شروع کر دیا اور جلد ہی یہ کام مکمل ہو جائے گا''...... عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن کاسپر ریز کے کنٹرول کا فارمولا تو فان لینڈ کی وزارت سائنس کے پاس ہے۔ آپ کس فارمولے پر کام کر رہے ہیں''۔ ڈاکٹر ریمنڈ نے پوچھا۔

"وہی کاسپر دھات سے ریز کا فارمولا جسے آپ پہلا حصہ کہہ رہے ہیں۔ ویسے میں چاہوں تو آپ کو یہ پہلا حصہ بھی خاموشی سے پہنچایا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن جس فلم پر یہ فارمولا ہے اس کی کاپی نہیں کی جا سکتی۔ پھر"...... ڈاکٹر ریمنڈ نے کہا۔

"ڈاکٹر سموئیل نے اس کا حل بھی نکال لیا ہے۔ بے فکر رہیں۔ اب ڈاکٹر سموئیل جیسے سائنس دان کو تو نہیں روکا جا سکتا"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر ریمنڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کیا آپ واقعی کاسپر ریز کے فارمولے کے پہلے حصے کی کاپی ہمیں دے سکتے ہیں"...... ڈاکٹر ریمنڈ نے امید بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں۔ آپ دوسرے حصے کی کاپی ہمیں دے دیں تاکہ ہمیں پاکیشیا سے نہ مانگنا پڑے اور پہلے حصے کی کاپی ہم سے لے لیں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن ہمارے والے حصے کی تو کاپی نہیں ہو سکتی"...... ڈاکٹر ریمنڈ نے قدرے مایوسی سے کہا۔

"یہ کام میں کر لوں گا۔ میں ڈاکٹر سموئیل کی مشین لے آؤں گا اور آپ کو دے دوں گا۔ آپ اس کی مدد سے چاہے ایک ہزار کاپیاں لمحوں میں کرا لیں۔ بس ایک کاپی ہمیں دے دیں اور ہم سے پہلے حصے کی کاپی لے لیں لیکن خیال رکھیں کہ آپ کے علاوہ اور کسی کو اس کا علم نہ ہو سکے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن فارمولا تو ہم نے واپس وزارت سائنس کو بھجوا دیا ہے۔ وہ تو اب سپیشل سٹور میں پہنچ گیا ہوگا"...... ڈاکٹر ریمنڈ نے کہا۔

"یہ سپیشل سٹور کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے تو نہیں معلوم۔ البتہ یہ بات مجھے بتائی گئی تھی کہ وزارت سائنس اہم فارمولے سپیشل سٹور میں جمع کرا دیتی ہے"...... ڈاکٹر ریمنڈ نے کہا۔

"آپ یہاں سے کب واپس جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"یہاں چھ روز میں کانفرنس کے چھ سیشن ہوں گے۔ میں آج سے ساتویں روز واپس جاؤں گا"...... ڈاکٹر ریمنڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں بھی چھ روز بعد واپس جاؤں گا اور پھر وہاں سے مشین لے کر آپ کے پاس کاسٹریا پہنچ جاؤں گا۔ اپنا فون نمبر دے دیں"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر ریمنڈ نے جیب سے پرس نکالا اور اس میں سے ایک کارڈ نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"سپیشل سٹور کا انچارج کون ہے۔ میں اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ وہاں سے فارمولا آپ منگوا سکیں گے یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"فارمولا منگوانے کی کیا ضرورت ہے۔ سیکرٹری سائنس ڈاکٹر ایلفرڈ جو انچارج ہیں ان کے آفس میں اس فارمولے کی کاپی کر کے فارمولا واپس کر دیں گے"...... ڈاکٹر ریمنڈ نے کہا۔

"بالکل ٹھیک ہے۔ او کے پھر طے ہو گیا۔ آج سے ساتویں روز میں آپ کو فون کروں گا۔ پھر ہماری ملاقات فان لینڈ میں ہو گی

اور فارمولوں کا تبادلہ بھی وہیں کریں گے۔ اوکے۔ اب اجازت دیں''...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر ریمنڈ بھی اٹھ کھڑا ہوا جبکہ جولیا پہلے ہی اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف مڑ گئی تاکہ ڈاکٹر ریمنڈ سے مصافحہ نہ کر سکے۔ ویسے عمران اور ڈاکٹر ریمنڈ کی تمام گفتگو کے دوران وہ یکسر خاموش رہی تھی۔ البتہ اس کے چہرے پر قدرے ناگواری کے تاثرات موجود تھے۔ شاید اسے عمران کا یہ خوشامدانہ رویہ بالکل پسند نہیں آیا تھا۔ چند لمحوں بعد عمران، ڈاکٹر ریمنڈ سے مصافحہ کر کے بیرونی راہداری کی طرف مڑ گیا تو جولیا اس کے ساتھ ہی آگے بڑھ گئی۔

''کیا فائدہ ہوا تمہاری خوشامد کا نانسنس۔ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کو لیڈ کر رہے ہو اور تمہاری حالت یہ ہے کہ تم ایک عام سے سائنس دان کی خوشامدیں کرتے پھر رہے ہو''...... جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔ گو اس کی آواز دھیمی تھی لیکن اس میں غصے اور غراہٹ کا عنصر نمایاں تھا۔

''تو تمہارے خیال میں کیا کرنا درست تھا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اس کی گردن پر خنجر رکھ کر سب کچھ اگلوا لینا تھا''...... جولیا نے پارکنگ میں پہنچ کر کار میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

''اب میری قسمت ہی خراب ہو تو میں کیا کر سکتا ہوں''۔ عمران نے یکلخت انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا تو جولیا بے اختیار اچھل

پڑی۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ غصہ وغیرہ سب کچھ بھول گئی تھی۔

''اب تمہارے اندر تنویر کا مزاج سرایت کرتا جا رہا ہے۔ بتاؤ اب میں سوائے قسمت کو کوسنے کے اور کیا کر سکتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''یہ کیا کہہ رہے ہو نانسنس۔ کیوں کہہ رہے ہو''...... جولیا نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

''تنویر بھی اسی انداز میں سوچتا ہے کہ مارو، قتل کرو، اڑا دو اور تم بھی اب ایسا ہی سوچنے لگی ہو۔ اگر میں نے تھوڑی سی خوشامد کر کے سب کچھ اگلوا لیا ہے جو میں چاہتا تھا تو تمہیں برا لگا ہے جبکہ اس صورت میں ہمیں کمرے سے ہی نہ نکلنے دیا جاتا۔ دروازے پر کیمرے لگے ہوئے ہیں تو اندر بھی یقیناً ہوں گے اور ہماری بات چیت بھی ٹیپ ہو رہی ہو گی۔ اس کے علاوہ کانفرنس میں شرکت کے لئے آنے والے سائنس دان کی ہلاکت پر یہاں بھونچال آ جاتا اور ہمارا ہانگری سے نکلنا ہی مسئلہ بن جاتا جبکہ اب ہم اطمینان سے واپس جا رہے ہیں اور کام بھی ہو گیا ہے''...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو جولیا کے چہرے پر شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

''آئی ایم سوری عمران۔ تم واقعی بہت دور کی سوچتے ہو''۔ جولیا

نے معذرت کرتے ہوئے کہا۔

''بس یہی دور کی سوچ نے تو کام خراب کر رکھا ہے۔ اگر نزدیک کی سوچتا تو اب تک صفدر خطبہ نکاح یاد کر چکا ہوتا اور ہمارے ساتھ کار میں دو چار چیاؤں چیاؤں بھی موجود ہوتے''۔ عمران نے کہا تو جولیا نے بے اختیار منہ پھیر لیا۔

''تم نانسنس اب بے شرم بھی ہوتے جا رہے ہو''...... جولیا نے مسکراہٹ روکنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا اور عمران اس کی حالت دیکھ کر بے اختیار ہنس پڑا۔

''گھبراؤ نہیں۔ ابھی مسئلہ میری سوچ کی طرح دور کا ہے''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اب تمہارا کیا پروگرام ہے۔ فارمولا تو بقول ڈاکٹر ریمنڈ کے لیبارٹری میں موجود نہیں ہے''...... جولیا نے بات بدلنے کی غرض سے کہا۔

''ہمیں اس کی تصدیق کرنا پڑے گی۔ ہو سکتا ہے کہ یہ بھی فارمولا محفوظ رکھنے کا ایک طریقہ ہو کہ جو ملے اس سے یہی کہا جائے''۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیسے تصدیق کرو گے''...... جولیا نے چونک کر کہا۔

''تمہارے چیف کے نمائندے نے اس ڈاکٹر ریمنڈ کے بارے میں اطلاع دی ہے تو کسی دوسرے ڈاکٹر کے بارے میں معلوم کر لے گا۔ پھر اس کی بھی تھوڑی سی خوشامد کریں گے اور

مسئلہ حل ہو جائے گا''...... عمران نے کہا۔

''ارے ہاں۔ ڈاکٹر سموئیل کون ہے جس کے بارے میں تم اس طرح بڑھ چڑھ کر بول رہے تھے۔ میں نے تو تمہارے منہ سے یہ نام ہی پہلی بار سنا ہے''...... جولیا نے چونک کر ایسے انداز میں کہا جیسے اسے اچانک یہ بات یاد آ گئی ہو۔

''اس نام کی وجہ سے تو اس ڈاکٹر ریمنڈ نے سب کچھ بتا دیا ہے جو میں اس سے پوچھنا چاہتا تھا۔ میں نے یہ نام اس انداز میں لیا کہ اسے قبول کرنا پڑا کہ وہ اسے جانتا ہے۔ اس کے بعد وہ ہم پر شک نہیں کر سکتا تھا کیونکہ اس کے دل میں چور بیٹھ چکا تھا کہ وہ اتنے بڑے سائنس دان کو نہیں جانتا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

''ویسے جس یقین کے ساتھ تم نے یہ نام لیا ہے میں خود بھی سوچ رہی تھی کہ اتنے بڑے سائنس دان کا نام میں نے پہلے تو کبھی نہیں سنا۔ میرے دل میں بھی اس سے ملنے کی خواہش پیدا ہوئی تھی''...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران بھی بے اختیار مسکرا دیا۔

''یہی وہ خنجر تھا جو میں نے اس کی گردن پر رکھا اور اس نے سب کچھ قبول کر لیا اور اس کے باوجود وہ بھی صحیح سلامت رہا اور ہم بھی صحیح سلامت واپس جا رہے ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے بات اس کی سمجھ میں آ گئی ہو۔

آسٹن اپنے آفس میں موجود ایک فائل پڑھنے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو آسٹن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ آسٹن بول رہا ہوں" ...... آسٹن نے کہا۔

"چیف سے بات کریں باس" ...... دوسری طرف سے اس کی فون سیکرٹری شیلا کی آواز سنائی دی تو آسٹن بے اختیار چونک پڑا۔

"ہیلو چیف۔ میں آسٹن بول رہا ہوں" ...... آسٹن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا ہو رہا ہے گارگو میں۔ تم نے کوئی رپورٹ نہیں دی"۔ دوسری طرف سے چیف کی آواز سنائی دی۔

"چیف۔ میرے سیکشن کے آدمی گارگو میں مشکوک افراد کو تلاش کر رہے ہیں۔ ایک پارٹی پر شک پڑا کہ وہ پارٹی بلیو ایجنسی کی

مرجینا اور اس کے ساتھیوں کی ہے۔ ہم نے ان کی رہائش گاہ پر ریڈ کیا۔ ان سب کا سپیشل میک اپ واشر سے میک اپ چیک کیا لیکن وہ میک اپ میں نہیں تھے۔ پھر میں نے اس عورت کو ہوش دلایا اور اس سے بات چیت کی۔ وہ مرجینا نہیں تھی کیونکہ مرجینا کو میں بہت اچھی طرح جانتا ہوں۔ چنانچہ میں نے انہیں ہلاک نہیں کیا کیونکہ وہ بطور سیاح یہاں رجسٹرڈ تھے اور ان کی ہلاکت بہت بڑا مسئلہ بن جاتی" ...... آسٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کچھ پتہ چلا ہے یا نہیں" ...... چیف نے پوچھا۔

"نہیں چیف۔ وہ یہاں نہیں آئے ورنہ اب تک ہماری نظروں میں آ چکے ہوتے۔ گارگو چھوٹا سا شہر ہے یہاں وہ چھپ نہیں سکتے" ...... آسٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں نے اس لئے فون کیا ہے کہ تمہیں بتا دوں کہ اب پاکیشیائی فارمولا ریڈ لیبارٹری میں موجود نہیں ہے" ...... چیف نے کہا تو آسٹن بے اختیار اچھل پڑا۔

"موجود نہیں ہے۔ کیا مطلب ہوا چیف اس بات کا۔ کیا اسے اڑا لیا گیا ہے" ...... آسٹن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے سیکرٹری سائنس نے فون کر کے بتایا ہے کہ فارمولے کو چیک کیا گیا تو پتہ چلا کہ اس کا پہلا حصہ اس فارمولے کے ساتھ نہیں ہے اور اس کے بغیر اس دوسرے حصے سے کوئی فائدہ نہیں

اٹھایا جا سکتا اور پہلے حصے والے بھی دوسرے حصے کے بغیر اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے اس لئے لازماً پاکیشیا والے اس حصے کو واپس حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ وہ چونکہ فوری طور پر اب کسی کام کا نہیں ہے اس لئے اسے سپیشل سٹور میں محفوظ کر دیا گیا ہے۔ اب وہ لیبارٹری میں نہیں ہے''...... چیف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اس کا پہلا حصہ کہاں ہو گا۔ کیا اسی لیبارٹری میں ہو گا جہاں سے یہ فارمولا حاصل کیا گیا ہے''...... آسٹن نے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ وہ فارمولا بھی ہماری طرح کسی سپیشل سٹور میں رکھا گیا ہو گا۔ میں نے پاکیشیا میں اپنے افراد سے کہہ دیا ہے کہ وہ اسے ٹریس کریں۔ جیسے ہی کوئی اطلاع ملی میں تمہیں بتا دوں گا تاکہ تم پاکیشیا جا کر فارمولے کے اس حصے کو بھی لے آؤ''۔ چیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے چیف۔ لیکن اب یہاں کا کیا کیا جائے۔ کیا ہم یہاں رہیں یا یہ جگہ چھوڑ دیں''...... آسٹن نے قدرے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اب تمہارا یہاں رہنا فضول ہے کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس والوں کو بھی یقیناً یہ اطلاع مل جائے گی کہ اب لیبارٹری میں فارمولا نہیں ہے۔ اس کے علاوہ بھی لیبارٹری ناقابل تسخیر ہے اس لئے تم یہاں سوائے اپنا وقت ضائع کرنے کے اور کیا کر سکتے ہو''۔ چیف

نے کہا۔

''چیف۔ وہ لیبارٹری پر حملہ کریں گے تو انہیں معلوم ہو گا ورنہ کیسے معلوم ہو سکتا ہے اور اگر ایسا ہے بھی سہی تو پھر پاکیشیا سیکرٹ سروس لازماً سپیشل سٹور پر حملہ کریں گے''...... آسٹن نے کہا۔

''سپیشل سٹور کے بارے میں تمہیں کچھ معلوم ہے''...... چیف نے کہا۔

''نہیں۔ میں نے صرف اس کا نام سنا ہوا ہے''...... آسٹن نے جواب دیا۔

''تو اس سے ہی سمجھ جاؤ کہ اس کی حفاظت کیسے کی جاتی ہو گی۔ بے فکر رہو۔ پورے پاکیشیا کی فوج بھی چڑھ آئے تب بھی وہ سپیشل سٹور میں داخل نہیں ہو سکتی''...... چیف نے کہا۔

''ٹھیک ہے چیف۔ ہم یہاں سے واپس چلے جاتے ہیں''۔ آسٹن نے کہا۔

''یہی بہتر رہے گا اور بہت سے کام پینڈنگ پڑے ہیں''۔ چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو آسٹن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر بوریت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''اتنی بھاگ دوڑ بھی کی اور کوئی فائدہ بھی نہیں ہوا۔ کاش مرجینا یا عمران یا وہ دونوں ہی ٹکرا جاتے تو ان کا تو خاتمہ ہو جاتا۔ کوئی کام تو ہوتا''...... آسٹن نے انگڑائی لیتے ہوئے بڑبڑا کر کہا لیکن

اسی لمحے اس کی ناک سے نامانوس سی بو ٹکرائی تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ حملہ ہو گیا۔ بے ہوش کر دینے والی گیس فائر ہو رہی ہے"...... اس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور تیزی سے اٹھنے ہی لگا تھا کہ اس کا ذہن کسی تیز رفتار لٹو کی طرح گھومنے لگ گیا۔ اس نے اپنے ذہن کو کنٹرول میں لانے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ اس کا ذہن تیزی سے گہری تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔ پھر جس طرح سیاہ بادلوں میں بجلی چمکتی ہے اس طرح اس کے تاریک ذہن پر روشنی کی لہریں وقفے وقفے سے نمودار ہونا شروع ہو گئیں اور پھر آہستہ آہستہ تاریک ذہن روشن ہوتا چلا گیا۔ پوری طرح ہوش میں آتے ہی آسٹن نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کے ذہن میں بے اختیار دھماکے سے ہونے لگ گئے۔ اس کا جسم صرف کسمسا کر رہ گیا تھا۔ وہ کرسی سے بندھا ہوا تھا۔ اس نے سامنے دیکھا تو اسے ایک اور طاقتور الیکٹرک شاک لگا کیونکہ سامنے کرسی پر وہی عورت بیٹھی ہوئی تھی جس پر اس کے اسسٹنٹ انتھونی نے مرجینا ہونے کا شک کیا تھا اور جسے چیک کرنے کے بعد اس نے زندہ چھوڑ دیا تھا۔

"تمہیں ہوش آ گیا آسٹن"...... سامنے بیٹھی ہوئی عورت نے کہا تو آسٹن ایک بار پھر چونک پڑا کیونکہ اب وہ آواز سے ہی پہچان گیا تھا کہ سامنے بیٹھی ہوئی عورت فان لینڈ کی ایجنٹ مرجینا

ہے جبکہ پہلے اس کی آواز بھی بدلی ہوئی تھی۔

"تم۔ تم مرجینا ہو۔ لیکن یہ کیسے ممکن ہے۔ میں تمہیں اس وقت کیوں نہیں پہچان سکا"...... آسٹن نے رک رک کر کہا۔

"اس لئے کہ میں نے اپنے آپ کو تمہارے سامنے عام عورت ثابت کرنے کے لئے رونا شروع کر دیا تھا اور تم ڈاج کھا گئے۔ جہاں تک میک اپ کا تعلق ہے تو میک اپ کا فن اب اس قدر جدید ہو چکا ہے کہ یہ تمہارے عام سے میک اپ واشر چیک کر ہی نہیں سکتے۔ تمہیں ویسے بھی اچھی طرح معلوم ہے کہ میں نے میک اپ کے فن میں خصوصی کورس کئے ہوئے ہیں"...... مرجینا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں واقعی تمہاری اداکاری سے ڈاج کھا گیا تھا لیکن اب تم مجھ سے کیا چاہتی ہو"...... آسٹن نے کہا۔ البتہ اس دوران اس کی پشت پر موجود ہاتھوں کی انگلیاں رسی کی گانٹھ تلاش کرنے میں مصروف تھیں کیونکہ اسے مرجینا کی فطرت کا علم تھا۔ وہ کسی بھی وقت بغیر اشتعال میں آئے اس پر گولی چلا سکتی تھی۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم بھی ریڈ لیبارٹری میں داخل نہیں ہو سکتے اس لئے لیبارٹری کے بارے میں تم سے کچھ پوچھنا یا تمہیں اس کے لئے استعمال کرنا فضول ہے لیکن تم نے فان لینڈ کے تین سپر ایجنٹوں کو ہلاک کر دیا تھا۔ جیمز اور اس کے ساتھیوں کو اور وہ بھی بے ہوشی کے دوران۔ ان کا انتقام تو بہرحال تم سے ہم نے لینا ہی

ہے''...... مرجینا نے اس بار قدرے خشک لہجے میں کہا۔

''میں نے انہیں ہلاک نہیں کیا بلکہ میں نے تو ان کی موت کا انتقام لیتے ہوئے وہاں موجود گارڈ کو ہلاک کر دیا جس نے جیمز اور اس کے ساتھیوں پر اچانک فائر کھول کر انہیں ہلاک کر دیا تھا''۔ آسٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا تم حلف دیتے ہو کہ تم نے انہیں ہلاک نہیں کیا''۔ مرجینا نے کہا۔

''ہاں۔ میں حلف دیتا ہوں اس لئے نہیں کہ میں موت کے خوف سے ایسا کر رہا ہوں بلکہ ہمارے پیشے میں موت ہر وقت ساتھ رہتی ہے اس لئے حلف دے رہا ہوں کہ میں سچ بول رہا ہوں''...... آسٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ مجھے تم پر اعتبار ہے لیکن اب تم بتاؤ کہ تم ہمارے راستے سے کیسے ہٹ سکتے ہو''...... مرجینا نے کہا تو آسٹن بے اختیار ہنس پڑا۔

''تم ہنس رہے ہو۔ میرا مذاق اڑا رہے ہو''...... مرجینا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں اس لئے ہنس رہا ہوں کہ اگر تم ایک گھنٹہ بعد آتی تو ہم سب نہ صرف یہ کوٹھی بلکہ کارگو بھی چھوڑ چکے ہوتے''...... آسٹن نے جواب دیا تو مرجینا بے اختیار اچھل پڑی۔

''کیوں وجہ''...... مرجینا نے کہا۔

''اس لئے کہ اب فارمولا لیبارٹری میں نہیں رہا۔ اب اس کی حفاظت کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہی''...... آسٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ وہ دراصل زیادہ سے زیادہ وقت لینا چاہتا تھا تاکہ رسیوں سے نجات حاصل کر سکے۔ گو ابھی تک وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوا تھا لیکن اسے یقین تھا کہ آخرکار وہ کامیاب ہو جائے گا اور ایک بار اسے رسیوں سے آزادی مل جائے تو وہ آسانی سے مرجینا اور اس کے ساتھیوں سے نمٹ سکتا تھا۔

''اب تم مجھے ڈاج دینا چاہتے ہو۔ کیا تم مجھے احمق سمجھ رہے ہو۔ بولو''...... مرجینا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں تمہیں بہت اچھی طرح جانتا ہوں اس لئے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تمہیں ڈاج دوں''...... آسٹن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اس کے باوجود میں نے تمہیں ڈاج دے دیا تھا۔ کیوں''۔ مرجینا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ مجھے اعتراف ہے کہ تمہاری اداکاری اس قدر زبردست تھی کہ میں ڈاج کھا گیا تھا لیکن میں تمہیں ڈاج نہیں دے رہا بلکہ تمہیں سچ بتا رہا ہوں''...... آسٹن نے کہا۔

''سوری آسٹن۔ میں بچی نہیں ہوں کہ تمہاری باتوں سے بہل جاؤں گی''...... مرجینا نے کہا۔

''اگر میں تمہیں اس کا ثبوت دے دوں تو''...... آسٹن نے کہا۔

''ثبوت۔ وہ کیسے''...... مرجینا نے چونک کر کہا۔

''میز پر جو فون موجود ہے اس میں گفتگو ٹیپ ہوتی رہتی ہے۔ تم اسے بیک کر کے ساری گفتگو سن سکتی ہو جو تمہارے آنے سے پہلے میرے اور چیف کے درمیان ہوتی رہی ہے۔ تمہیں ثبوت مل جائے گا''...... آسٹن نے کہا تو مرجینا نے ہاتھ بڑھا کر فون سیٹ کو اپنے قریب کیا اور پھر اسے بغور چیک کر کے اس نے اسے آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ کچھ دیر بعد آسٹن اور اس کے چیف کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور مرجینا خاموش بیٹھی سنتی رہی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔ جب گفتگو ختم ہو گئی تو اس نے فون آف کر دیا۔

''اب ثبوت مل گیا تمہیں''...... آسٹن نے کہا۔

''ہاں۔ اب مجھے تمہاری بات پر یقین آ گیا ہے اور تمہارا چیف بہرحال تمہارے ساتھ غلط بیانی نہیں کر سکتا لیکن اب تمہارا خاتمہ ضروری ہے ورنہ تم خواہ مخواہ ہمارے راستے میں رکاوٹ بنے رہو گے''...... مرجینا نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر پسٹل پکڑا ہوا تھا۔

''مجھے مار کر تمہیں کیا فائدہ ہو گا۔ خواہ مخواہ کی قتل و غارت سے ایجنٹ کو بچنا چاہئے۔ اس لئے تو میں تمہیں زندہ چھوڑ آیا تھا''۔ آسٹن نے آخری گانٹھ کو کھولتے ہوئے کہا۔ اب صرف رسیاں تھیں جو اس نے علیحدہ کرنا تھیں۔ اس کی ٹانگیں تو پہلے ہی آزاد تھیں۔

صرف اس کا اوپری جسم رسیوں سے بندھا ہوا تھا اور پھر جیسے ہی اس نے مرجینا کے چہرے کے تاثرات بدلتے دیکھے اس نے بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر ٹانگ ماری تو اس کی ٹانگ کی ضرب مرجینا کے ہاتھ پر لگی اور اس کے ساتھ ہی مشین پسٹل نکل کر دور جا گرا جبکہ اچانک زور دار انداز میں اچھلنے کی وجہ سے آسٹن کرسی سمیت سائیڈ پر جا گرا۔ مرجینا نے مشین پسٹل ہاتھ سے نکلتے ہی اچھل کر آسٹن پر حملہ کر دیا لیکن آسٹن کے اچانک کرسی سمیت فرش پر گرنے کی وجہ سے وہ خود کو سنبھال نہ سکی اور منہ کے بل فرش پر گرتی چلی گئی۔ وہ اس خلا میں گری تھی جو آسٹن کے کرسی سمیت نیچے گرنے سے بن گیا تھا اور پھر مرجینا نے الٹی قلابازی کھائی اور تیزی سے اٹھی جبکہ اسی لمحے آسٹن بھی اپنے آپ کو رسیوں سے آزاد کرا کر بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا جبکہ مشین پسٹل اچھل کر دور کمرے کے کونے میں جا گرا تھا اس لئے وہ ان دونوں کی پہنچ سے باہر تھا۔

''اب تمہاری موت یقینی ہو گئی ہے مرجینا۔ بچا سکتی ہو تو اپنے آپ کو بچا لو''...... آسٹن نے دانستہ چیختے ہوئے کہا تاکہ مرجینا لاشعوری طور پر موت سے خوفزدہ ہو کر اس پر حملہ کر دے اور وہ آسانی سے اس کی گردن توڑ کر اس کا خاتمہ کر دے اور پھر ویسا ہی ہوا۔ جیسے ہی آسٹن کا فقرہ مکمل ہوا سامنے موجود مرجینا نے اچھل کر اس پر چھلانگ لگا دی لیکن وہ آسٹن کے تصور سے بھی زیادہ

ہوشیار اور چالاک تھی۔ اس نے آسٹن کے بازو کے دائرے کے
قریب سے یکلخت اپنی سمت بدلی اور اس کی گردن پکڑنے کے لئے
جیسے ہی آسٹن کا بازو آگے بڑھا مرجینا کے گھومتے ہوئے جسم کی
وجہ سے اس کی دونوں جڑی ہوئی لاتیں پوری قوت سے آسٹن کے
پیٹ پر پڑیں اور آسٹن چیختا ہوا تین چار قدم پیچھے ہٹتا چلا گیا لیکن
جیسے ہی آسٹن کے قدم رکے اس نے یکلخت اس طرح جمپ لیا
جیسے بند سپرنگ اچانک کھلتا ہے اور گھوم کر نیچے گرتی ہوئی مرجینا کی
پشت پر اس کے دونوں جڑے ہوئے پیر پوری قوت سے پڑے اور
مرجینا کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے کمرہ گونج اٹھا۔ آسٹن، مرجینا
کو ضرب لگا کر ابھی پوری طرح سنبھلا بھی نہ تھا کہ مرجینا نے بجلی
کی سی تیزی سے الٹی قلابازی کھائی اور اس کے دونوں پیر ایک بار
پھر پوری قوت سے آسٹن کے چہرے پر پڑے اور اس سے آسٹن
کے قدم اکھڑ گئے اور وہ چیختا ہوا عقبی دیوار سے جا ٹکرایا اور پھر پہلو
کے بل نیچے جا گرا جبکہ مرجینا اچھل کر سیدھی کھڑی ہوئی اور پھر
اس سے پہلے کہ آسٹن سنبھلتا کسی وحشی کی طرح چیختی ہوئی مرجینا
نے اچھل کر منہ کے بل گر کر اوپر اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے
آسٹن کی پشت پر بالکل اسی طرح اچھل کر دونوں پیر جوڑ کر ضرب
لگائی جیسے اس سے پہلے آسٹن نے ضرب لگائی تھی لیکن دونوں
ضربات کا نتیجہ مختلف نکلا۔ مرجینا نے ضرب کھانے کے باوجود الٹی
قلابازی کھا کر آسٹن پر بھرپور حملہ کر دیا تھا لیکن مرجینا کی ضرب

کے نتیجے میں اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا آسٹن واپس گرا اور اس کی کمر
کی ہڈی چٹخنے کی آواز واضح طور پر سنائی دی۔ آسٹن کو یوں محسوس
ہوا تھا جیسے اس کے جسم سے ساری توانائی اس چٹخنے کی آواز کے
ساتھ ہی ختم ہو گئی ہو۔ اس کے ذہن میں فوراً خیال آیا کہ وہ اب
ہٹ ہو چکا ہے۔ اس نے پوری طاقت لگا کر اٹھنے کی کوشش کی
لیکن وہ صرف اپنا سر اٹھا سکا۔ اس کا جسم بے حس و حرکت ہو چکا
تھا۔

"دیکھا تم نے آسٹن کہ مارشل آرٹ میں تم مجھ تک نہیں پہنچ
سکتے۔ تم نے اپنی طرف سے میری کمر توڑنے کے لئے بڑی بھرپور
ضرب لگائی تھی لیکن تم نے یہ خیال نہیں رکھا کہ میرا جسم ابھی زمین
سے کافی اونچا تھا اس لئے تمہاری ضرب کا زور سہہ گئی اور میں اس
دھچکے کی وجہ سے صرف زمین سے جا ٹکرائی لیکن جب میں نے
ویسی ہی ضرب لگائی تو تمہارا جسم زمین سے جڑا ہوا تھا اس لئے
تمہاری کمر کی ہڈی ٹوٹ گئی اور تم بے حس و حرکت ہو گئے"۔ مرجینا
نے جھک کر اسے پلٹ کر سیدھا کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تمہارا داؤ چل گیا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں
کہ تم مجھ سے برتر ہو۔ تم زیادہ سے زیادہ کیا کرو گی۔ مجھے گولی مار
دو گی۔ مار دو۔ لیکن میں مر کر بھی تمہارا پیچھا نہیں چھوڑوں گا"۔
آسٹن نے رک رک کر بولتے ہوئے کہا۔ اس کے ذہن میں واقعی
دھماکے ہو رہے تھے کیونکہ مرجینا نے لازماً اسے گولی مار دینی تھی

لیکن وہ اس کے عورت ہونے کی وجہ سے اسے خوفزدہ کرنا چاہتا تھا لیکن جواب میں مرجینا بے اختیار قہقہہ لگا کر ہنس پڑی۔

''تم مجھے ڈرانے کی کوشش کر رہے ہو۔ مجھے، مرجینا کو جس سے پوری دنیا کے سپر ایجنٹ خوف کھاتے ہیں لیکن میں تمہیں ماروں گی نہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ اب تم باقی عمر سسک سسک کر گزارو گے اس لئے تمہیں گولی مار دینا تو تم پر رحم کھانے کے مترادف ہے اور میں یہ رحم نہیں کھاؤں گی۔ گڈ بائی''...... مرجینا نے کہا اور تیزی سے اس کونے کی طرف بڑھی جہاں اس کا مشین پسٹل پڑا ہوا تھا۔

''میرے ساتھیوں کے ساتھ کیا کیا ہے تم نے''...... آسٹن نے ایک خیال کے تحت پوچھا۔

''وہ بے ہوش پڑے ہیں۔ جب انہیں ہوش آئے گا تو تمہیں چیک کر لیں گے''...... مرجینا نے کہا اور تیزی سے چلتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی۔ آسٹن نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اسے معلوم تھا کہ گیس سے بے ہوش افراد کو کئی گھنٹوں کے بعد ہوش آتا ہے۔ البتہ انہیں دوسری صورت میں بھی ہوش میں لایا جا سکتا ہے لیکن اس کا جسم بے حس و حرکت ہو رہا تھا اور وہ معمولی سی بھی حرکت نہیں کر سکتا تھا۔ اپنے ساتھیوں تک کیسے پہنچ سکتا تھا۔

''مجھے کوشش کرنی چاہئے''...... آسٹن نے دل ہی دل میں کہا اور پھر اس نے پوری قوت سے حرکت کرنے کی کوشش کی لیکن وہ

واقعی حرکت نہ کر سکتا تھا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا جسم اس کا نہ ہو۔ اس لمحے اسے باہر سے گولیاں چلنے کی آوازیں سنائی دیں تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ پھر دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔ آنے والا اس کمرے کی طرف ہی دوڑا آ رہا تھا۔ آسٹن کی نظریں دروازے پر جمی ہوئی تھیں کیونکہ اس نے سر کو موڑ رکھا تھا اور پھر ایک نوجوان جس کے ہاتھ میں مشین پسٹل تھا اندر داخل ہوا۔

''سوری آسٹن''...... میڈم تمہیں معاف کر سکتی ہے لیکن میں نہیں کیونکہ جیمز کے ساتھیوں میں میرا ایک بھائی بھی تھا جسے تم نے ہلاک کر دیا تھا۔ میں نے تمہاری فون سیکرٹری اور تمہاری گرل فرینڈ شیلا اور بے ہوش پڑے تمہارے سب ساتھیوں کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا ہے اور اب تمہاری باری ہے''...... اس نوجوان نے چیختے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ آسٹن کچھ کہتا فائرنگ کی آواز کے ساتھ ہی آسٹن کے جسم کو جھٹکے لگے اور اس کے ساتھ ہی اس کا سانس کسی پتھر کی طرح اس کے حلق میں جم گیا اور اس کا ذہن تیزی سے گہری تاریکی میں دھنستا چلا گیا۔ ظاہر ہے وہ ہٹ ہو چکا تھا۔

کاسٹریا کے دارالحکومت وانا میں مرکزی سیکرٹریٹ سے ہٹ کر ایک طرف وزارت سائنس کے دفاتر تھے۔ ان دفاتر کے قریب ہی ایک علیحدہ قلعہ نما عمارت تھی جس پر اونچی فصیل نما چاردیواری تھی اور اس چاردیواری پر خاردار تار موجود تھی جس میں انتہائی تیز الیکٹرک کرنٹ چوبیس گھنٹے دوڑتا رہتا تھا۔ عمارت کا فولادی گیٹ بند رہتا تھا۔ باہر ایک چیک پوسٹ بنی ہوئی تھی۔ اس عمارت میں وزارت سائنس کا سپیشل سٹور تھا جس میں صرف سائنسی فارمولے ہی نہیں بلکہ وزارت سائنس کی تمام انتہائی اہم اور خفیہ دستاویزات رکھی جاتی تھیں۔ اس سپیشل سٹور کا تعلق البتہ وزارت سائنس سے تھا اور اس کے لئے علیحدہ سیکورٹی اور عملہ تھا۔ اندر تمام نظام کمپیوٹرائزڈ تھا۔ سپیشل سٹور زیر زمین بنایا گیا تھا اور یہ بے حد وسیع و عریض تھا۔ اندر کاغذات بھیجنے اور اندر سے مخصوص کاغذات یا فائلیں باہر لانے

کے لئے کمپیوٹر کنٹرول خودکار نظام تھا۔ کسی انسان کو سٹور کے اندر جانے کی اجازت نہیں تھی۔ صرف چھ ماہ بعد سٹور کو کھول کر اندر جراثیم کش ادویات کا سپرے کیا جاتا تھا تاکہ دستاویزات کو کیڑے نہ کھا جائیں اور یہ سپرے تقریباً چار روز جاری رہتا تھا اور ان چار دنوں میں نہ صرف کسی کا عمارت میں آنا بند تھا بلکہ اندر سے باہر بھی کوئی نہیں جا سکتا تھا۔ کسی ایمرجنسی کی صورت میں بھی بے پناہ تفصیلی چیکنگ کے بعد کسی کو باہر بھیجا جاتا تھا۔ مختلف وزارتوں کے عہدے دار اپنے کاغذات لینے یا رکھوانے کے لئے یہاں آتے رہتے تھے لیکن ان کی بھی جسمانی چیکنگ کے ساتھ ساتھ کمپیوٹر چیکنگ کی جاتی تھی اور ان کو بھی ایک خاص حد تک جانے کی اجازت تھی۔ اس سے آگے وہ بھی نہ جا سکتے تھے۔

دوسرے لفظوں میں اس سپیشل سٹور کو ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر بنا دیا گیا تھا اور اسے وجود میں آئے بیس سال گزر چکے تھے اور ان بیس سالوں میں کبھی کوئی ایسا واقعہ پیش نہ آیا تھا جس سے اس کی شہرت پر کوئی حرف آتا۔ سپیشل سٹور کی سیکورٹی کا انچارج کرنل مائیک تھا جو فوج کی طرف سے یہاں بھجوایا گیا تھا۔ اس کا آفس ایک سائیڈ پر بنا ہوا تھا۔ اس کے آفس کے ساتھ باقاعدہ اس کا عملہ موجود تھا وہ بیرونی سیکورٹی کا انچارج تھا۔ گیٹ سے باہر موجود چیک پوسٹ بھی اس کے تحت تھی۔ کرنل مائیک گزشتہ چار سالوں سے یہاں کام کر رہا تھا اور ان چار سالوں میں شاید ایک دن بھی

ایسا نہیں گزرا تھا جب اس نے سیکورٹی کی باقاعدہ چیکنگ نہ کی ہو۔ اس وقت بھی وہ چیکنگ راؤنڈ لگا کر اب اپنے آفس میں آ کر بیٹھا ہی تھا کہ سائیڈ پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل مائیک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل مائیک نے اپنی بھاری آواز میں کہا۔

"سیکرٹری سائنس سے بات کیجئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس سر۔ میں سیکورٹی انچارج کرنل مائیک بول رہا ہوں"۔ کرنل مائیک نے کہا۔

"کرنل مائیک۔ وزارت سائنس نے ایک فارمولا سپیشل سٹور میں رکھوایا ہوا ہے۔ اس کا کمپیوٹر نمبر ایک سو ایک ہے اور فولڈر ہے پی ایف۔ اس فارمولے کے حصول کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس اور فان لینڈ کی ایجنٹ مرجینا اپنے ساتھیوں سمیت کام کر رہی ہے اور ہمیں جو اطلاعات ملی ہیں ان کے مطابق مرجینا کو یہ اطلاع مل چکی ہے کہ یہ فارمولا وزارت سائنس کے سپیشل سٹور میں ہے اس لئے وہ کسی بھی وقت اس فارمولے کے حصول کے لئے یہاں حملہ کر سکتی ہے۔ تم نے بے حد ہوشیار رہنا ہے"...... سیکرٹری سائنس نے بارعب لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہم ویسے ہی ہوشیار رہتے ہیں۔ اب آپ کے حکم کے بعد مزید ہوشیار رہیں گے"...... کرنل مائیک نے قدرے

مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"او کے۔ خیال رکھنا یہ فارمولا ہمارے لئے بے حد اہم ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل مائیک نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا اور پھر میز کے کنارے موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور نوجوان اندر داخل ہوا۔

"یس باس"...... آنے والے نے سلام کرنے کے بعد انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"بیٹھو راجر"...... کرنل مائیک نے کہا تو وہ نوجوان میز کی سائیڈ پر موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔ راجر اس کا نائب تھا۔ اس کا آفس کرنل مائیک کے آفس سے ملحقہ تھا اس لئے فون کر کے اسے کال کرنے کی بجائے کرنل مائیک گھنٹی کا بٹن پریس کر دیتا تھا اور راجر آفس میں پہنچ جاتا تھا۔

"سیکرٹری سائنس کا ابھی فون آیا ہے کہ فان لینڈ اور پاکیشیا کے سپر ایجنٹس کسی بھی وقت سپیشل سٹور پر حملہ کر سکتے ہیں کیونکہ یہاں وزارت سائنس نے ایک فارمولا رکھا ہوا ہے جسے وہ ایجنٹ حاصل کرنا چاہتے ہیں اس لئے تم پورے سپیشل سٹور میں ریڈ الرٹ کرا دو۔ ہر آدمی کو ہر لحاظ سے الرٹ رہنا ہو گا اور کسی اجنبی کو چاہے وہ کوئی بھی ہو بغیر میری اجازت کے نہ آنے دیا جائے اور نہ ہی باہر جانے دیا جائے۔ خاص طور پر گیٹ پر موجود چیک پوسٹ

پر میرا یہ پیغام پہنچا دو''...... کرنل مائیک نے کہا۔

''یس سر''...... راجر نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

''مجھے اجازت ہے''...... راجر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ اور جو میں نے کہا ہے اس پر عمل کراؤ''...... کرنل مائیک نے کہا۔

''یس سر''...... راجر نے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

''میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ یہ ایجنٹ یہاں سے فارمولا کیسے حاصل کریں گے۔ وہ تو اندر ہی داخل نہیں ہو سکتے۔ پھر سیکرٹری سائنس صاحب کیوں اس قدر پریشان ہیں کہ مجھے فون کر دیا لیکن ایسے ایجنٹوں سے نمٹنے کے لئے کاسٹریا میں بھی تو ایجنسیاں ہیں۔ انہیں بھی اطلاع ہونی چاہئے''...... کرنل مائیک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر ایک فیصلہ کر کے اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو نمبر پریس کر دیئے۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے اس کی فون سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''لوزاٹ ایجنسی کے چیف سے میری بات کراؤ''...... کرنل مائیک نے کہا۔

''لوزاٹ ایجنسی۔ وہ کون سی ایجنسی ہے سر''...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

''یہ سرکاری ایجنسی ہے۔ اس کے چیف کا ایک ماہ پہلے فون آیا تھا۔ وہ سیکورٹی کے ایک آدمی کو چیک کرنا چاہتے تھے کیونکہ انہیں اس آدمی کے بارے میں رپورٹ ملی تھی کہ اس کا تعلق غیر ملکیوں سے ہے اور پھر ہم نے چیکنگ کی تو واقعی وہ آدمی درست نہیں تھا۔ اس لئے اسے قانون کے حوالے کر دیا گیا۔ تم نے ان کا فون نمبر محفوظ نہیں کیا تھا''...... کرنل مائیک نے تیز لہجے میں کہا۔

''میں چیک کرتی ہوں۔ لازماً کمپیوٹر میں ان کا نمبر موجود ہو گا''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو سر۔ نمبر مل گیا ہے سر''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ٹھیک ہے۔ بات کراؤ''...... کرنل مائیک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تقریباً پانچ منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل مائیک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... کرنل مائیک نے کہا۔

''چیف آف لوزاٹ سے بات کریں جناب''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو۔ کرنل مائیک بول رہا ہوں چیف سیکورٹی آفیسر سپیشل سٹور''...... کرنل مائیک نے کہا۔

''یس۔ کیوں فون کیا ہے۔ کوئی خاص بات''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''سیکرٹری سائنس صاحب نے مجھے فون کر کے کہا ہے کہ

پاکیشیا سیکرٹ سروس اور دوسرے ایجنٹ سپیشل سٹور پر کسی بھی وقت حملہ کر سکتے ہیں۔ ہم نے یہاں تو ریڈ الرٹ کر دیا ہے۔ آپ کو فون میں نے اس لئے کیا ہے کہ آپ کی ایجنسی کے ایجنٹ ان دشمن ایجنٹوں کو نہیں روک سکتے''...... کرنل مائیک نے کہا۔

''ہماری ایجنسی اسی سلسلے میں کام کر رہی ہے اور ہم انہیں سپیشل سٹور تک پہنچنے سے پہلے ہی ختم کر دیں گے لیکن آپ کو پھر بھی محتاط اور الرٹ رہنا ہوگا کیونکہ یہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں۔ یہ کچھ بھی کر سکتے ہیں''...... چیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''سپیشل سٹور تو ٹاپ سیکرٹ ہے۔ پھر اتنے سارے ایجنٹوں کو کیسے اس کا علم ہو گیا''...... کرنل مائیک نے کہا۔

''ہمارے ایک ایجنٹ کی گفتگو کی ٹیپ ان کے ہاتھ لگ گئی جس سے انہیں معلوم ہوا ہے کہ فارمولا سپیشل سٹور میں ہے اس لئے آپ کو ریڈ الرٹ کیا گیا ہے''...... چیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں جناب۔ ہماری سیکورٹی اس قدر بھرپور ہے کہ ایک چڑیا بھی اجازت کے بغیر سٹور کی حدود میں داخل نہیں ہو سکتی۔ وہ لوگ اگر آئے تو لازماً مارے جائیں گے''...... کرنل مائیک نے کہا۔

''اگر وہ آپ تک پہنچ گئے تو پھر دیکھیں گے کہ ان بین الاقوامی معروف ایجنٹوں کو آپ کیسے روکتے ہیں''...... دوسری طرف سے قدرے طنزیہ لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو

کرنل مائیک نے بھی رسیور رکھ دیا۔

''ہونہہ۔ بین الاقوامی معروف ایجنٹ۔ یہاں آئیں تو سہی۔ ایک ایک ہڈی توڑ دوں گا ان کی''...... کرنل مائیک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور سائیڈ پر پڑی ہوئی فائل اٹھا کر اپنے سامنے رکھ لی۔ اسی لمحے یکلخت تیز سائرن بجنے کی آواز سنائی دی اور کرنل مائیک یہ آواز سن کر اس طرح اچھلا کہ کرسی سمیت فرش پر گرنے سے مشکل سے بچ سکا۔ وہ بے تحاشا بیرونی دروازے کی طرف دوڑا لیکن ابھی وہ دروازے کے قریب ہی پہنچا تھا کہ اس کا ذہن کسی تیز رفتار لٹو کی طرح گھومنے لگ گیا۔

''یہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ کیا ہو رہا ہے''...... اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر اس انداز میں پکڑا جیسے اس کے اندر گھومتے ہوئے دماغ کو روکنا چاہتا ہو لیکن چند لمحوں بعد ہی اس کا شعور گہری تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا اور وہ خالی ہوتے ہوئے بورے کی طرح زمین پر گر گیا۔

پاکیشیا سیکرٹ سروس کے اراکین اس وقت کاسٹریا کے دارالحکومت وانا کی ایک رہائشی کالونی کی کوٹھی کے ایک بڑے کمرے میں موجود تھے۔ وہ سب کل شام ہانگری سے فلائٹ کے ذریعے وانا پہنچے تھے۔ عمران نے ہانگری سے ہی فون پر ایک رئیل اسٹیٹ ڈیلر کے ذریعے کوٹھی بک کرائی تھی۔ کوٹھی میں دو کاریں بھی موجود تھیں۔ عمران اور اس کے ساتھی سوائے جولیا کے سب یورپی میک اپ میں تھے۔ عمران صبح کا ناشتہ کرنے کے بعد ایک کار لے کر بغیر کسی کو کچھ بتائے چلا گیا تھا اور اب لنچ کا وقت ہو گیا تھا لیکن عمران کی نہ واپسی ہوئی تھی اور نہ ہی اس نے فون کیا تھا۔ جولیا نے اس سے سیل فون پر بات کرنے کی کوشش کی لیکن عمران کا سیل فون پاور آف تھا۔

''یہ آخر کیا کرتا پھر رہا ہے''...... جولیا نے یکلخت اس انداز میں

کہا جیسے اسے عمران پر غصہ آ رہا ہو۔

''یہ آج سے کر رہا ہے۔ شروع سے ہی اس کی یہی عادت ہے کہ ہمیں نظر انداز کر کے خود اپنی کارکردگی شو کرنے کے لئے سب کچھ کرتا رہتا ہے''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''جہاں تک میرا خیال ہے مس جولیا۔ عمران صاحب سپیشل سٹور کی چیکنگ کے لئے بھاگ دوڑ کر رہے ہوں گے''...... صفدر نے کہا۔

''تم ہمیشہ اس کی حمایت کرتے رہتے ہو''...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''صفدر تو اپنا خیال بتا رہا ہے تو تمہارا کیا خیال ہے کہ عمران تفریح کرتا پھر رہا ہو گا۔ وہ لازماً مشن کی کامیابی کے لئے بھاگ دوڑ کرتا پھر رہا ہو گا لیکن اسے ہمیں بھی اپنے ساتھ رکھنا چاہئے''...... جولیا نے تنویر کو جواب دیتے ہوئے کہا۔

''سپیشل سٹور کے بارے میں ایسا کیا معلوم کرنا ہے۔ سٹور تو سٹور ہی ہوتا ہے جیسے ہمارے ملک میں سٹور بنائے جاتے ہیں ایسے ہی یہاں بھی بنائے گئے ہوں گے۔ پھر کیا ہے۔ دو بم مارو اور سٹور میں داخل ہو جاؤ''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''کاسٹریا والوں کو معلوم ہو چکا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس فارمولے کے پیچھے کام کر رہی ہے اس لئے لازماً اس سپیشل سٹور کی خصوصی حفاظت کی جا رہی ہو گی''...... صالحہ نے کہا۔

"اس کے ساتھ ساتھ آسٹن اور اس کے ساتھی بھی یہاں ہمارے خلاف کام کر رہے ہوں گے۔ یہ وہی ایجنٹ ہیں جو پاکیشیا سے فارمولا لے آئے ہیں اس لئے یہ خاصے تیز ایجنٹ ہوں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دور سے کار ہارن کی مخصوص آواز سنائی دی تو وہ سب چونک پڑے۔ یہ آواز کوٹھی کے بیرونی پھاٹک سے سنائی دے رہی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ عمران واپس آ گیا ہے۔ کوٹھی کا چوکیدار گیٹ کے پاس بنے ہوئے کمرے میں موجود تھا اس لئے ان میں سے کوئی اٹھ کر باہر نہ گیا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور عمران اندر داخل ہوا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ عاجز و درماندہ عمران آپ سب کی خدمت میں سلام پیش کرتا ہے۔ اگر ایک بڑی پیالی چائے کی مل جائے تو عین بلکہ عین غین نوازش ہو گی"...... عمران نے اندر داخل ہوتے ہی بڑے فدویانہ لہجے میں کہا۔

"صالحہ۔ فلاسک میں چائے موجود ہے۔ اسے ایک پیالی دے دو۔ نجانے کہاں سے تھکا ماندہ آیا ہو گا"...... جولیا نے بڑے ہمدردانہ لہجے میں کہا تو سوائے تنویر کے باقی سب ساتھی بے اختیار مسکرا دیئے۔

"پیدل نہیں گیا تھا کہ تھک جاتا۔ کار میں تھکاوٹ کا کیا سوال"۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آج میں تنویر کے فلسفے کا دل سے قائل ہو گیا ہوں"۔ عمران نے کہا تو تنویر نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا۔

"وہ کیسے عمران صاحب"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سپیشل سٹور کی حفاظت کا جو انتظام کیا گیا ہے اس کے بعد سوائے اس کے کہ ہم بم مارتے ہوئے اندر داخل ہوں اور جو نظر آئے اسے گولیوں سے اڑا دیں۔ اس کے علاوہ اور کوئی حل نہیں ہے"...... عمران نے صالحہ سے چائے کی پیالی لیتے ہوئے کہا۔

"میں تو تمہیں ہر بار ایسا کرنے کا کہتا ہوں لیکن تمہاری سراغ رسانی کی عادت تمہیں خراب کرتی ہے"...... تنویر نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"اور یہی بوجھ اٹھائے اٹھائے میں یہاں تک آیا ہوں۔ خدا کی پناہ۔ اس قدر بوجھ۔ مجھے یوں لگتا تھا کہ جیسے پوری دنیا کو میں نے سر پر اٹھا رکھا ہو"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"اس میں بوجھ کی کیا بات ہے"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔ وہ اب سمجھ گیا تھا کہ عمران دراصل اس کا مذاق اڑا رہا ہے۔

"ہمارے بم مار کر گیٹ توڑنے کے بعد جب ہم اندر جائیں گے تو ہم پر بھی فائرنگ کی جائے گی۔ ہمارا استقبال بھی بموں سے ہو گا اور سب سوائے میرے کیونکہ میں ذرا ڈھیٹ مٹی کا بنا ہوا ہوں۔ شہید ہو جائیں گے اور شہید تو زندہ ہوتے ہیں لیکن ان سب شہیدوں کو مجھے ہی اٹھا کر پاکیشیا پہنچانا ہو گا۔ اب تم خود سوچو

کہ کتنا بوجھ ہو گا مجھ پر۔ ذرا سوچو اور خیال تو کرو"...... عمران نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب آپ پلیز چائے پی کر ہمیں تفصیل سے بتائیں کہ آپ صبح سے اب تک کیا کرتے رہے ہیں۔ سپیشل سٹور کے انتظامات اگر واقعی ایسے ہیں جیسے آپ بتا رہے ہیں تو پھر اس کے لئے آپ نے کیا پلاننگ کی ہے"...... صفدر نے بڑے سنجیدہ لہجے میں مداخلت کرتے ہوئے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ تنویر نے اب غصہ کھا جانا ہے اور عمران نے باز نہیں آنا اس لئے ہمیشہ کی طرح اس نے مداخلت کر دی تھی۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ آسٹن اور اس کے ساتھی مرجینا اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں مارے جا چکے ہیں۔ وہی آسٹن جس نے پاکیشیا سے فارمولا اڑایا تھا اور ہمارے چار بڑے سائنس دانوں کو ہلاک کیا تھا اور جس سے انتقام لینے کی باتیں کی جاتی رہی ہیں"۔ عمران نے چائے کی پیالی میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"مرجینا۔ وہ کون ہے"...... جولیا نے اس طرح چونک کر پوچھا جیسے عمران کے منہ سے یہ نام سن کر اس کے دل میں خدشات جاگ اٹھے ہوں۔

"مرجینا فان لینڈ کی سرکاری ایجنسی جسے بلیو ایجنسی کہا جاتا ہے، کی سپر ایجنٹ ہے۔ فارمولے کے حصول کے لئے کاسٹریا کے ساتھ ساتھ فان لینڈ کے ایجنٹ بھی کام کر رہے تھے۔ فان لینڈ

کے تین ایجنٹ جیمز، آئزک اور رابرٹ پاکیشیا گئے تھے جن کی لاشیں پہاڑ پور کی کلوز لیبارٹری سے ملی تھیں اور وہاں موجود خفیہ کیمروں نے جو فلمیں بنائی تھیں ان کے مطابق انہیں ہلاک کرنے والا کاسٹریا کا ایجنٹ آسٹن تھا اور آسٹن ہی پاکیشیا سے فارمولا لانے میں کامیاب ہوا تھا۔ جیمز اور اس کے ساتھیوں کی موت کے بعد اس فارمولے کے حصول کا مشن مرجینا کے ذمے لگایا گیا۔ آسٹن نے گارگو کی ایک رہائشی کالونی میں اپنا سیکشن ہیڈ کوارٹر بنایا ہوا تھا۔ مرجینا نے اپنے ساتھیوں سمیت وہاں ریڈ کیا اور آسٹن اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر کے وہ یہ معلوم کر کے نکل گئی کہ فارمولا ریڈ لیبارٹری کی بجائے اب وزارت سائنس کے سپیشل سٹور میں ہے"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ کو یہ ساری تفصیل کہاں سے ملی ہے"...... صفدر نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے یہاں کے لئے ایک ٹپ حاصل کی تھی تاکہ سپیشل سٹور اور وزارت سائنس کے لئے کوئی ریفرنس مل سکے۔ اس ٹپ پر کام کرتے ہوئے مجھے بلیو ایجنسی کے ایک آدمی سے ملوایا گیا۔ اس نے ایک لاکھ ڈالرز لے کر مجھے نہ صرف یہ تفصیل بتائی بلکہ وزارت سائنس کے ایک سپیشل آفیسر سے بھی میری ملاقات کرائی۔ اسے بھی ایک لاکھ ڈالرز دیئے گئے تو اس نے سپیشل سٹور کے تمام حفاظتی انتظامات کے بارے میں اور سٹور کے محل وقوع کے بارے میں

تفصیل بتا دی۔ پھر میں نے اس سیکشن آفیسر کے ساتھ جا کر اس
سپیشل سٹور کو باہر سے چیک کیا اور اس سٹور کے محل وقوع اور
انتظامات دیکھنے کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ تنویر کا فلسفہ
ہی یہاں کام دے سکتا ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی حل نہیں
ہے''...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے اگر تم سمجھتے ہو کہ اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں
ہے تو ایسے ہی سہی''...... جولیا نے سب سے پہلے تائید کرتے ہوئے
کہا۔

''میں بھی یہی چاہتا تھا۔ اب لطف آئے گا''...... تنویر نے
چٹخارہ لیتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

''اب صورت حال کی وضاحت کر دوں''...... عمران نے یکلخت
سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا تو سب ساتھیوں کے چہروں پر بھی سنجیدگی
کے تاثرات ابھر آئے۔ عمران نے سپیشل سٹور کی چیکنگ اس کی
بلڈنگ کا محل وقوع، اس کے حفاظتی انتظامات اور اندر سٹور میں جس
انداز میں کام ہو رہا ہے سب کچھ تفصیل سے بتا دیا اور یہ تفصیل سن
کر سب کے چہروں پر سنجیدگی کی تہہ پہلے سے زیادہ گہری ہو گئی۔

''اوہ۔ واقعی یہ تو فول پروف انتظامات ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''ہوتے رہیں۔ بموں اور گولیوں کے سامنے یہ انتظامات
دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں''...... تنویر نے کہا۔

''میں نے بھی یہی سوچا ہے اور اس کا انتظام بھی کر لیا ہے۔

ہمیں پہلے سٹور کے اندر انتہائی زوداثر اور انتہائی تیزی سے غائب
ہو جانے والی بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرنا پڑے گی۔ اس
کے بعد ہم بم مار کر گیٹ کو اڑا دیں گے۔ اندر موجود سب افراد
چونکہ بے ہوش ہو چکے ہوں گے اس لئے ہم سٹور میں داخل ہو کر
اندر کام کرنے والوں کو بموں اور گولیوں سے اڑا کر اندر سے
فارمولا حاصل کریں گے اور پھر واپس''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ اتنے بڑے سٹور سے فارمولا کیسے حاصل
کریں گے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اس کا نمبر معلوم کر لیا گیا ہے۔ کمپیوٹر سیکشن کے ذریعے یہ
فارمولا بڑی آسانی سے نکالا جا سکتا ہے۔ اب اس کا فیصلہ موقع پر
ہو سکے گا کہ ہم سٹور توڑ کر اندر داخل ہو کر فارمولا حاصل کر سکیں
گے یا کمپیوٹر کو آپریٹ کر کے فارمولا واپس حاصل کرتے ہیں''۔
عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ سپیشل سٹور پر اس طرح حملہ کے بعد تو
پورے ملک میں ریڈ الرٹ ہو جائے گا۔ ایسی صورت میں فارمولے
کو ملک سے نکالنا اور خود بھی نکلنے کے لئے کیا پالیسی ہو گی''۔ صالحہ
نے کہا۔

''فارمولا نکالنے کے لئے یہاں سٹونیا کے سفارت خانہ کو
استعمال کیا جائے گا۔ سرسلطان کے ذریعے یہ بات طے ہو چکی ہے
اور ہمارے پاس متبادل کاغذات موجود ہیں۔ ہم سب میک اپ

تبدیل کر کے نئے کاغذات کی بناء پر یہاں سے اطمینان سے باہر چلے جائیں گے''۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''اوکے۔ چلو اٹھو۔ جو ہوتا ہے اور جتنی جلد ہو سکتا ہے کر لیا جائے''۔۔۔۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو سب اٹھ کھڑے ہوئے۔

''میری کار میں دو بڑے بیگ موجود ہیں۔ ان میں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرنے والی مخصوص گنیں موجود ہیں۔ اس کے علاوہ میزائل گنیں ہیں۔ ہم نے یہ کارروائی انتہائی تیز رفتاری سے کرنی ہے بغیر کوئی وقت ضائع کئے ورنہ انہیں اگر سنبھلنے کا موقع مل گیا تو ہمیں شدید اور ناقابل تلافی نقصان بھی ہو سکتا ہے''۔ عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''جانے سے پہلے سب ماسک میک اپ کر لیں تاکہ بعد میں ہمیں کوئی پریشانی نہ ہو''۔۔۔۔ عمران نے ایک اور بات کرتے ہوئے کہا۔

''جب بعد میں ہم نے میک اپ مستقل طور پر تبدیل کرنے ہیں تو پھر ماسک میک اپ کرنے کا کیا فائدہ''۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

''ہمیں ہر ممکنات پر کام کرنا ہے اس لئے جیسا میں کہہ رہا ہوں ویسے ہی کرو''۔۔۔۔ عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب ماسک میک اپ کئے کاروں میں بیٹھ گئے۔ پہلی کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا۔ سائیڈ سیٹ

پر جولیا بیٹھی تھی جبکہ عقبی سیٹ پر صفدر موجود تھا اور دوسری کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر تنویر، سائیڈ سیٹ پر صالحہ اور عقبی سیٹ پر کیپٹن شکیل موجود تھا۔ بے ہوش کر دینے والی گیس کی گنیں صفدر اور کیپٹن شکیل کے ہاتھوں میں تھیں جبکہ میزائل گنیں عمران اور تنویر کی تحویل میں تھیں اور جولیا اور صالحہ دونوں کے پاس مشین گنیں موجود تھیں۔

پلاننگ اس انداز میں کی گئی تھی کہ پہلے صفدر اور کیپٹن شکیل عمارت کے اندر گیس فائر کریں گے اور اسی وقت عمران اور تنویر پھاٹک کو میزائلوں سے اڑا دیں گے۔ اس کے بعد سب اندر جائیں گے۔ اس وقت تک زود اثر گیس سے پوری عمارت میں موجود سب افراد بے ہوش ہو چکے ہوں گے اور جولیا اور صالحہ اگر کوئی بے ہوش نہ ہوا ہو تو اس پر فائر کر دیں گی اور آنے والوں کو روکیں گی جبکہ عمران اور صفدر سٹور سے فارمولا واپس حاصل کریں گے۔ اس کے بعد وہاں سے واپس جانا ہے۔ اس سارے معاملات میں اگر کوئی رکاوٹ سامنے آئے تو اس رکاوٹ کو ہر صورت میں دور کرنا ہے۔

سب سے زیادہ اس بات پر زور دیا گیا تھا کہ میزائلوں کے دھماکوں کے بعد تمام کارروائی انتہائی تیز رفتاری سے کی جائے کیونکہ دھماکوں کی آوازیں پورے سیکرٹریٹ میں سنائی دیں گی اور وہاں موجود مسلح سیکورٹی کے افراد عمارت تک پہنچ کر ان کے خلاف کارروائی کر سکتے ہیں اور ان کی کارروائی ان کے لئے انتہائی نقصان دہ بھی ثابت ہو سکتی ہے۔ یہ سب باتیں سب کے ذہن میں گونج رہی تھیں اس

لئے سب چوکنا نظر آ رہے تھے۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ سپیشل
سٹور کی بلڈنگ کے سامنے پہنچ گئے۔

بلڈنگ کا جہازی سائز کا فولادی گیٹ بند تھا۔ اونچی دیواروں پر
خاردار تار اور تھوڑے تھوڑے فاصلے پر مسلسل جلنے والا بلب ظاہر کر
رہے تھے کہ خاردار تاروں میں انتہائی طاقتور الیکٹرک کرنٹ دوڑ رہا
ہے۔ گیٹ سے تھوڑا آگے باقاعدہ ایک چیک پوسٹ تھی جس کے
دو کمرے تھے۔ باہر دس کے قریب مسلح افراد کھڑے تھے۔ عمران
نے کار چیک پوسٹ کے قریب لے جا روکی اور پھر کار کا دروازہ
کھول کر وہ اچھل کر باہر آیا۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن موجود
تھی۔ دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی انسانی
چیخوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں جبکہ صفدر اور کیپٹن شکیل کار
سے اتر کر دوڑتے ہوئے آگے بڑھے۔ ان دونوں کے ہاتھوں میں
بے ہوش کر دینے والی گیس کی گنیں بھی موجود تھیں جن کی مدد سے
ان دونوں نے کافی اندر تک بے ہوش کر دینے والی گیس کے
کیپسول فائر کئے۔ ابھی عمران چیک پوسٹ پر حملے میں مصروف تھا
کہ تنویر نے گیٹ پر میزائل فائرنگ شروع کر دی اور خوفناک
دھماکوں سے پورا گیٹ ٹکڑوں میں تبدیل ہو کر گرنے لگ گیا جبکہ
جولیا اور صالحہ تیزی سے آگے بڑھیں اور پھر دوڑتی ہوئی عمارت
میں داخل ہو گئیں کیونکہ عمران نے انہیں بتا دیا تھا کہ جو گیس وہ
لے آیا ہے وہ لمحوں میں اپنی کارکردگی مکمل کر کے فضا میں تحلیل ہو

جاتی ہے اس لئے وہ بے فکر ہو کر اندر داخل ہوئی تھیں۔ اندر لوگ
جگہ جگہ ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے تھے۔

"تم اس عمارت کو چیک کرو۔ میں سٹور سے فارمولا حاصل کرتا
ہوں"..... عمران نے عقب میں انہیں مخاطب ہو کر کہا کیونکہ عمران
بھی ان کے پیچھے ہی اندر داخل ہو گیا تھا اور صفدر، کیپٹن شکیل اور
تنویر بھی ان کے پیچھے دوڑتے ہوئے اندر داخل ہوئے تھے۔ کیپٹن
شکیل اور صفدر، عمران کے پیچھے اندر کی طرف بڑھ گئے جبکہ تنویر،
صالحہ اور جولیا تیزی سے سائیڈ عمارت کی طرف بڑھے۔ وہ پہلے
کمرے میں داخل ہوئے ہی تھے کہ اچانک ان تینوں کو یوں محسوس
ہوا جیسے وہ ہوا میں اڑنے لگ گئے ہوں۔ نامانوس سی بو ان کی ناک
سے ٹکرائی اور اس کے ساتھ ہی ان کے ذہن تاریکی میں ڈوبتے
چلے گئے اور وہ تینوں وہیں کمرے کے فرش پر ٹیڑھے میڑھے انداز
میں گرے اور بے حس و حرکت ہو گئے جبکہ اسلحہ اب بھی ان کے
ہاتھوں میں موجود تھا۔

مرجینا جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی۔ اس کے سیکشن کے چھ افراد اس کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ وہ سب اس وقت کاسٹریا کے دارالحکومت وانا میں موجود ایک رہائشی کوٹھی میں تھے۔ مرجینا کے ایک ساتھی نے آسٹن اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر دیا تھا جبکہ مرجینا نے فون پر آسٹن اور اس کے چیف کے درمیان ہونے والی گفتگو سن لی تھی اور اس کے مطابق پاکیشیائی فارمولا اب ریڈ لیبارٹری میں نہیں تھا بلکہ وزارت سائنس کے سپیشل سٹور میں بھجوا دیا گیا تھا اور مرجینا جو کل اپنے ساتھیوں سمیت وانا پہنچی تھی آج صبح سے غائب تھی جبکہ اس کے ساتھی اس کی واپسی کا شدت سے انتظار کر رہے تھے اور یہی وجہ تھی کہ مرجینا جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی تو سب نے اس کی طرف چونک کر دیکھا اور پھر اس کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے کیونکہ مرجینا

سیکشن انچارج تھی جبکہ اس کے ساتھی براہ راست اس کے ماتحت تھے اور یہ اور بات ہے کہ مرجینا اپنے ساتھیوں کو اپنا ماتحت سمجھنے کی بجائے انہیں اپنا ساتھی سمجھتی تھی لیکن اس کے باوجود اس کے ساتھی اس کا باس کی طرح احترام کرتے تھے۔

''میڈم۔ ہم آپ کے لئے پریشان تھے۔ آپ کچھ بتائے بغیر چلی گئیں اور آپ کا سیل فون بھی آف رہا''...... ایک ساتھی نے کہا۔

''روڈی تمہارا شکریہ کہ تم لوگ میرے بارے میں فکرمند رہتے ہو۔ میں سپیشل سٹور کے سلسلے میں کام کر رہی تھی اور اب میں نے اس بارے میں نہ صرف تمام معلومات حاصل کر لی ہیں بلکہ اس کے لئے جو خصوصی اسلحہ چاہئے وہ بھی میں نے حاصل کر لیا ہے جو میری کار میں موجود ہے۔ البتہ اب فارمولا حاصل کرنے کے لئے ہمیں پوری پلاننگ کرنا ہو گی۔ اور ہاں۔ یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی فارمولے کے حصول کے لئے یہاں پہنچ چکی ہے''...... مرجینا نے کہا۔

''لیکن میڈم اس قدر اہم اطلاعات آپ نے کیسے حاصل کر لیں''...... ایک اور ساتھی نے کہا۔

''تمہاری یہ بچوں والی عادت نہ گئی جیمز''...... مرجینا نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''میں نے کون سی بچوں والی بات کی ہے میڈم''...... جیمز نے

مصنوعی طور پر روٹھتے ہوئے انداز میں کہا تو مرجینا بھی بے اختیار ہنس پڑی۔

"یہ بچوں جیسی ہی بات ہے کہ تم نے یہ بچوں جیسا سوال پوچھا ہے حالانکہ تمہیں معلوم ہے کہ معلومات کیسے حاصل کی جاتی ہیں۔ کہیں حسن کے جلوے کام کرتے ہیں اور کہیں بھاری مالیت کے کرنسی نوٹ۔ پھر کھل جا سم سم کی طرح ہر راز اوپن ہو جاتا ہے۔ وزارت سائنس کے ایک آفیسر نے بھاری رقم لے کر نہ صرف ساری تفصیل بتا دی بلکہ سپیشل سٹور کا بیرونی اور اندرونی نقشہ بھی مہیا کر دیا ہے"...... مرجینا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں وزارت سائنس کے آفیسر نے نہیں بتایا ہو گا۔ پھر آپ کو اطلاع کہاں سے ملی"۔ جیمز نے منہ بناتے ہوئے کہا تو مرجینا ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"یہاں ایک کلب ہے جس کے ذریعے میں وزارت سائنس کے اس آفیسر تک پہنچی جس نے معلومات مہیا کیں۔ اس کلب کے جنرل مینجر نے مجھے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں بتایا ہے۔ اس کے ایک دوست نے ہانگری سے اسے فون کر کے کہا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ ہانگری سے یہاں وانا میں پہنچ رہے ہیں۔ اس گروپ میں دو عورتیں اور چار مرد ہیں اور انہوں نے یہاں آ کر اس جنرل مینجر سے ملنا تھا لیکن پاکیشیائی ایجنٹ کا فون آیا ہے کہ وہ یہاں پہنچ چکے ہیں اور جلد ملنے آئیں گے"۔ مرجینا نے کہا۔

"پھر تو میڈم ہمیں ان کا انتظار کرنا چاہئے تاکہ ان کا بھی آسٹن کی طرح خاتمہ کر دیا جائے"...... ایک اور ساتھی نے کہا۔

"نہیں ریمنڈ۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ ہمیں ان سے پہلے یہاں سے فارمولا حاصل کر کے واپس اپنے ملک پہنچنا ہے"۔ مرجینا نے کہا۔

"لیکن میڈم۔ یہ لوگ ہمارے پیچھے وہاں فان لینڈ پہنچ جائیں گے۔ پھر"...... روڈی نے کہا۔

"میں بھی یہی چاہتی ہوں۔ وہ ہمارا اپنا ملک ہے جبکہ یہاں کی حکومت اور ایجنسیاں ہمارے خلاف کام کر رہی ہیں جبکہ وہاں ہمیں ہر قسم کی سہولت حاصل ہو گی اور ہم بڑے اطمینان سے ان کا خاتمہ کر سکتے ہیں اس طرح فارمولا ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جائے گا"...... مرجینا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میڈم۔ اگر یہ گروپ یہاں ختم ہو جائے تو اس فارمولے کا پہلا حصہ حاصل کرنے کے لئے ہم اطمینان سے پاکیشیا میں مشن مکمل کر لیں گے"...... ایک ساتھی نے کہا تو سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"تو پھر چلو اٹھو۔ ہم نے کافی فاصلہ طے کرنا ہے"...... مرجینا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑی ہوئی تو اس کے سارے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ پھر وہ پارکنگ میں آئے جہاں ایک اسٹیشن ویگن بھی موجود تھی۔

''اسلحہ کار سے نکال لو اور ویگن میں رکھ لو۔ ہم نے ویگن میں وہاں جانا ہے تاکہ اکٹھے رہ سکیں''...... مرجینا نے کہا اور اس کے حکم کی فوری تعمیل کر دی گئی۔

''یہ بے ہوش کر دینے والی گیس کی گنیں ہیں اور یہ میزائل گنیں اور یہ انتہائی جدید مشین گنیں، ہم نے وہاں فل آپریشن کرنا ہے۔ وہاں سیکورٹی بھی ہے اور حفاظتی انتظامات بھی لیکن ہم نے آندھی اور طوفان کی طرح آگے بڑھنا ہے۔ پہلے اندر گیس فائر کرنی ہے پھر اندر جا کر سب کا خاتمہ کر دینا ہے۔ اس دوران میں سٹور توڑ کر وہاں سے فارمولا نکال لوں گی اور پھر ہماری واپسی کا سفر ہو گا''۔ مرجینا نے کسی کمانڈر کے انداز میں جنگ کا نقشہ تیار کر کے بتاتے ہوئے کہا۔

''یس میڈم۔ جیسے آپ کہیں ویسے ہی ہو گا''...... ایک ساتھی نے کہا اور پھر ڈرائیونگ سیٹ پر مرجینا خود بیٹھ گئی جبکہ اس کے تمام ساتھی عقبی سیٹوں پر براجمان ہو گئے۔ پھر تقریباً پینتالیس منٹ بعد وہ اس علاقے میں پہنچ گئے جہاں سپیشل سٹور تھا لیکن ابھی وہ تھوڑا سا آگے بڑھے ہوں گے کہ انہیں دور سے میزائلوں کے پھٹنے کی خوفناک آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی الارم زور زور سے بجنا شروع ہو گیا۔

''اوہ۔ اوہ۔ ہم سے پہلے کسی اور نے حملہ کر دیا ہے''...... مرجینا نے بے چین ہو کر کہا۔

''یہ اچھا ہوا ہے میڈم۔ ہم آخر میں جا کر ان کو بے ہوش کر کے ہلاک کر دیں گے اور فارمولا لے اڑیں گے''...... ایک ساتھی نے کہا اور مرجینا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اسٹیشن ویگن کی رفتار تیز کر دی اور پھر ایک موڑ مڑتے ہی جب ویگن سیدھی ہوئی تو مرجینا سمیت سب بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ چیک پوسٹ پر پڑی لاشیں صاف دکھائی دے رہی تھیں اور فولادی گیٹ کے پرخچے اڑ چکے تھے۔ سائرن بجنا بند ہو گیا تھا۔

''گیس فائر کرو جلدی''...... مرجینا نے گیٹ کے قریب اسٹیشن ویگن کو بریک لگاتے ہوئے کہا تو اس کے دو ساتھی ہاتھوں میں بے ہوش کر دینے والی گیس کی گنیں اٹھائے نیچے اترے اور پھر انہوں نے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول فائر کرنے شروع کر دیئے۔

''بس کرو۔ کافی ہے''...... مرجینا نے چیخ کر کہا اور اس کے دونوں ساتھی تیزی سے مڑے اور انہوں نے گیس گنیں واپس اسٹیشن ویگن میں پھینکیں اور مشین گنیں اٹھا لیں۔ مرجینا اندر سیٹ پر موجود تھی جبکہ اس کے سب ساتھی نیچے اتر کر سامنے اور عقبی طرف پہرہ دے رہے تھے۔ مرجینا بار بار گھڑی دیکھ رہی تھی۔

''چلو اندر۔ چلو جلدی آؤ''...... مرجینا نے پانچ منٹ بعد چیخ کر کہا اور تیزی سے ویگن کو سٹارٹ کر کے اندر لے گئی۔ دروازے کے قریب ہی ویگن روک کر وہ نیچے اتری اور اس نے چیخ چیخ کر

احکامات دینے شروع کر دیئے۔

''دو ساتھی میزائلوں سمیت میرے ساتھ جائیں گے۔ ایک ساتھی گیٹ پر رہے گا۔ ایک عقبی طرف اور باقی دو اس عمارت میں موجود تمام بے ہوش افراد کو فائرنگ کر کے ختم کر دیں گے۔ چلو ہری اپ۔ ہری اپ''...... مرجینا نے چیختے ہوئے کہا اور خود وہ دوڑتی ہوئی سٹور کی طرف چلی گئی۔ بے ہوش کر دینے والی گیس کے اثرات ختم ہو چکے تھے اس لئے وہ سب اطمینان سے دوڑتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے۔

''گیری۔ تم میرے ساتھ آؤ۔ ہم نے یہاں قتل عام کرنا ہے''۔ ایک آدمی نے اپنے دوسرے ساتھی سے کہا اور سائیڈ عمارت کی طرف بڑھنے لگا۔ ان دونوں کے ہاتھوں میں جدید مشین گنیں تھیں لیکن پہلے کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ وہاں فرش پر ایک یورپی مرد اور دو یورپی عورتیں ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑی تھیں جبکہ ان تینوں کے ہاتھوں میں مشین گنیں اب بھی موجود تھیں۔

''اوہ۔ اوہ۔ یہی ہیں جنہوں نے گیٹ توڑا ہے۔ اڑا دو انہیں''...... گیری نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے دوسرے ساتھی نے بھی گن کا رخ ان تینوں کی طرف کیا اور پھر ان دونوں نے ٹریگر دبا دیئے لیکن کٹک کٹک کی آوازوں کے علاوہ اور کچھ نہ ہوا تو وہ دونوں حیرت سے اچھل پڑے۔

''یہ کیا ہوا''...... دونوں نے ایک بار پھر ٹریگر دبائے لیکن اس بار بھی نتیجہ پہلے والا ہی نکلا۔

''اوہ۔ یہ تو جام ہو گئی ہیں۔ ان کا اسلحہ لے کر ان کا خاتمہ کر دو''...... گیری نے چیخ کر کہا اور اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن میز پر پھینک کر وہ آگے بڑھا اور فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے مرد کے ہاتھ سے گن کھینچ کر وہ دو قدم پیچھے ہٹا اور اس نے گن کا رخ فرش پر پڑے افراد کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا لیکن اس گن سے بھی بجائے فائرنگ کے وہی کٹک کٹک کی آوازیں ہی نکلیں۔

''اوہ۔ اوہ۔ یہ کیا ہو گیا ہے۔ ہمیں میڈم کو بتانا چاہئے۔ آؤ''...... گیری نے گن کو نیچے پھینکتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں اس طرح دوڑتے ہوئے کمرے سے باہر آئے جیسے کمرے میں جنات کا بسیرا ہو اور وہ اپنی جانیں بچانے کے لئے بھاگ رہے ہوں۔ ان کا ذہن واقعی بری طرح گھوم رہا تھا۔ انہیں کسی طرح بھی سمجھ نہ آ رہی تھی کہ اس قدر نئی اور جدید گنیں کیوں کام نہیں کر رہی تھیں حتیٰ کہ بے ہوش آدمی کے ہاتھ سے نکالی ہوئی گن بھی نہیں چلی تھی۔ کیوں نہیں چل رہی تھیں یہ بات ان کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔

''جلدی کرو۔ واپس چلو۔ میں نے فارمولا لے لیا ہے۔ جلدی کرو۔ اسلحہ یہاں کام نہیں کر رہا۔ جلدی آؤ''...... مرجینا کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو گیری اور اس کا ساتھی دونوں اس طرف کو

دوڑ پڑے جدھر سے آواز آ رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب اس اسٹیشن ویگن کے قریب پہنچ گئے۔ مرجینا اچھل کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی جبکہ اس کے ساتھی عقبی سیٹوں پر بیٹھ گئے۔ مرجینا نے ویگن سٹارٹ کی لیکن وہ سٹارٹ نہ ہوئی۔ مرجینا نے تیزی سے اگنیشن میں چابی گھمانا شروع کر دی لیکن انجن کسی طرح سٹارٹ ہی نہ ہو رہا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے انجن جام ہو گیا ہو۔

''اسے دھکا لگاؤ' جلدی۔ ابھی فوج یہاں پہنچ جائے گی''۔ مرجینا نے چیخ کر کہا تو اس کے چھ کے چھ ساتھی نیچے اترے اور انہوں نے مل کر ویگن کو دھکا لگایا اور چند لمحوں بعد وہ دھکا لگا کر ویگن کو گیٹ سے باہر نکال کر کچھ فاصلے پر لے آئے تو یکلخت ویگن سٹارٹ ہو گئی اور تمام لوگ اچھل کر ویگن میں سوار ہو گئے اور مرجینا نے ویگن کو انتہائی تیز رفتاری سے آگے بڑھانا شروع کر دیا۔

''اس سپیشل سٹور کے اندر کوئی ایسی ریز موجود ہیں کہ نہ گاڑی کا انجن سٹارٹ ہوتا ہے اور نہ ہی اسلحہ کام کرتا ہے''..... مرجینا نے کہا تو سب نے اس طرح اثبات میں سر ہلا دیئے جیسے وہ سب اس کی بات کی دلی طور پر تائید کر رہے ہوں۔

''آپ کو فارمولا اتنی جلدی کیسے مل گیا میڈم''..... روڈی نے کہا۔

''اسے ہم سب کی خوش قسمتی سمجھو کہ سٹور کا گیٹ کھلا ہوا تھا۔ اندر تین آدمی بے ہوش پڑے تھے۔ شاید وہ گیٹ کے اندر داخل

ہوئے اور کسی ریز کا شکار ہو گئے۔ مجھے اس کا خیال بھی نہ تھا ورنہ شاید میں آگے نہ بڑھتی لیکن میں چونکہ بھاگتی ہوئی اس الماری کے پاس پہنچ گئی تھی جہاں یہ فارمولا موجود تھا۔ مجھے اس بارے میں تفصیلات پہلے سے معلوم ہو چکی تھیں اس لئے مجھے فارمولا الماری سے نکالنے میں جو وقت لگا سو لگا۔ میں نے واپسی میں ان لوگوں پر فائرنگ کا سوچا لیکن اسلحہ نے کام نہیں کیا اور میں صحیح سلامت واپس باہر آ گئی''..... مرجینا نے کہا۔

''اب ہمیں فوری کاسٹریا سے باہر نکلنا ہو گا میڈم۔ زور دار دھماکوں اور سائرن بجنے کی آوازوں کے باوجود ابھی تک کوئی سٹور کی طرح نہیں آیا لیکن کسی بھی وقت پہنچ جائیں گے اور ہو سکتا ہے کہ ہمارے بارے میں بھی انہیں اطلاع مل جائے''..... ایک ساتھی نے کہا۔

''ہمارے پاس متبادل کاغذات ہیں۔ ہم میک اپ تبدیل کر کے ان کاغذات کی بناء پر اطمینان سے باہر جا سکیں گے۔ ہمیں کوئی جلدی نہیں ہے۔ جو لوگ ہم سے پہلے وہاں داخل ہوئے ہیں وہ بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ وہی حکومت کے ہاتھ آئیں گے۔ اب معلوم نہیں کہ یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ ہیں یا کوئی اور ہیں۔ ہم صاف بچ نکلیں گے''..... مرجینا نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ ان سب کے چہروں پر فتح اور اطمینان کی مسکراہٹ تیر رہی تھی۔

عمران کے تاریک ذہن پر روشنی کے نقطے نمودار ہونے شروع ہو گئے اور پھر جیسے ہی روشنی اس کے ذہن میں پوری طرح پھیلی اس کے کانوں میں کسی مرد کے بولنے کی آواز پڑی تو اس نے چونک کر آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کا جسم صرف کسمسا کر رہ گیا۔

''یہ دو پارٹیاں تھیں سر''...... وہی مردانہ آواز دوبارہ اس کے کانوں سے ٹکرائی۔ آنکھیں کھلنے کی وجہ سے وہ اب منظر کو پوری طرح نہ صرف دیکھ سکتا تھا بلکہ اس کے ذہن میں بھی بات آنے لگ گئی تھی۔ وہ ایک بڑے ہال نما کمرے میں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ اس کے عقب میں بندھے ہوئے تھے اور پیروں کو بھی کرسی کے پایوں سے باندھا گیا تھا۔ اس نے گردن موڑی تو اس نے اپنے دائیں بائیں دونوں اطراف میں اپنے ساتھیوں کو

کرسیوں پر ڈھلکے ہوئے انداز میں بیٹھے دیکھا۔ ان کی حالت بتا رہی تھی کہ وہ بدستور بے ہوش ہیں۔ سامنے ایک کرسی پر ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے فوجی یونیفارم پہنی ہوئی تھی اور کاندھوں پر کرنل کے سٹارز موجود تھے۔ وہ رسیور کان سے لگائے عمران اور اس کے ساتھیوں کی بجائے فون کی طرف متوجہ تھا۔

''ایک پارٹی نے چیک پوسٹ پر حملہ کیا اور گیٹ کو بموں سے اڑا کر اندر داخل ہوئے۔ یہ پارٹی دو کاروں پر آئی تھی۔ کاریں چیک پوسٹ کی سائیڈ پر کھڑی پائی گئی ہیں جبکہ فوراً بعد ہی دوسری پارٹی آئی۔ یہ ایک اسٹیشن ویگن میں اندر آئی۔ یہ ایک عورت اور چھ مردوں پر مشتمل تھی۔ یہ عورت اپنے ساتھیوں سمیت سپیشل سٹور میں داخل ہوئی اور الماری سے فارمولا لے کر یہ سب واپس اسٹیشن ویگن میں سوار ہو کر نکل گئے جبکہ پہلی پارٹی دو عورتوں اور چار مردوں پر مشتمل تھی۔ ان میں سے تین مرد سپیشل سٹور کے اندر بے ہوش پڑے پائے گئے جبکہ دو عورتیں اور ایک مرد شافٹ روم کے فرش پر بے ہوش پڑے پائے گئے۔ دو عورتیں اور چار مرد اس وقت ہماری تحویل میں ہیں۔ یہ بھی یورپی نژاد ہیں۔ یہ ماسک میک اپ میں تھے۔ ان کے ماسک اتار دیئے گئے تو تب بھی یہ یورپی نژاد ہی نکلے۔ ان کے میک اپ بھی واش کئے گئے لیکن یہ میک اپ میں نہیں ہیں اس لئے میک اپ واش نہ ہو سکے''...... کرنل نے مؤدبانہ لہجے میں تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

"سر۔ اب یہی کہا جا سکتا ہے کہ پہلی پارٹی نے بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی اور اندر آ گئے۔ پھر دوسری پارٹی نے بھی گیس فائر کی اور پھر پہلی پارٹی بھی بے ہوش ہو گئی جبکہ دوسری پارٹی فارمولا لے کر نکل گئی۔ اس اسٹیشن ویگن کو تلاش کیا جا رہا ہے"...... کرنل نے دوسری طرف سے بات سننے کے بعد جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے سر"...... پھر دوسری طرف سے بات سن کر اس نے کہا اور رسیور رکھ دیا جبکہ عمران اس دوران اس کی باتیں سننے کے ساتھ ساتھ اپنے عقب میں بندھے ہوئے اپنے ہاتھ آزاد کرانے کی کوشش کر رہا تھا اور اس کی انگلیاں مسلسل گردش کر رہی تھیں لیکن ابھی تک وہ گانٹھ تلاش نہ کر سکا تھا۔

"تمہیں ہوش آ گیا۔ اچھا ہوا۔ اب تم خود بتاؤ گے کہ تم لوگ کون ہو"...... کرنل نے عمران کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا۔

"پہلے تم اپنا تعارف کراؤ۔ پھر میں بتاؤں گا کہ میں کون ہوں تاکہ مجھے معلوم ہو سکے کہ میں کس آنریبل کرنل سے مخاطب ہوں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم بہت چالاک بن رہے ہو۔ میں تمہیں گولی بھی مار سکتا ہوں"...... کرنل نے یکلخت تیز اور غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس میں غصے کی کیا بات ہے۔ میں بندھا ہوا اور بے بس ہوں۔ تم کرنل تو بہرحال ہو۔ تعارف کرانے میں تمہیں کیا ہچکچاہٹ

ہے بلکہ کیوں ہچکچاہٹ ہے۔ کیا تم جعلی کرنل ہو"...... عمران نے بھی منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میرا نام کرنل مائیک ہے اور میں سپیشل سٹور کا سیکورٹی چیف ہوں۔ اب بولو"...... کرنل مائیک نے ایسے جھٹکے دار لہجے میں کہا جیسے وہ اپنا تعارف کرا کر عمران پر احسان عظیم کر رہا ہو اور یہ تعارف سنتے ہی عمران سمجھ گیا کہ اب تک گانٹھ کیوں تلاش نہیں کر سکا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ یورپی ملٹری سیکورٹی میں کس انداز کی گانٹھیں لگائی جاتی ہیں۔ چنانچہ اس کی انگلیاں دوسری سمت تیزی سے حرکت کرنے لگ گئیں۔

"تھینکس کرنل مائیک۔ اب میں اپنا تعارف کرا دوں۔ میرا نام مائیکل ہے اور میرا تعلق سٹونیا سے ہے اور یہ جو میری دونوں سائیڈوں میں موجود ہیں یہ میرے ساتھی ہیں۔ تم شاید اپنے افسر کو ہمارے بارے میں اور کسی دوسری پارٹی کے بارے میں رپورٹ دے رہے تھے۔ تم نے دوسری پارٹی کو کیسے چیک کیا ہے۔ تمہاری رپورٹ سے مجھے تمہاری بے پناہ ذہانت کا اندازہ ہوا ہے۔ تم نے ٹھیک اندازہ لگایا ہے کہ دوسری پارٹی ہمارے بعد آئی تھی۔ انہوں نے بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی جس سے ہم بے ہوش ہو گئے جبکہ ہماری گیس فائرنگ سے سپیشل سٹور کے سیکورٹی افراد اور دیگر افراد پہلے سے بے ہوش پڑے تھے۔ کیا معلوم ہوا ہے کہ دوسری پارٹی کون تھی"...... عمران نے کہا۔

''میری ذہانت کے بارے میں کمپلیمنٹ کا شکریہ۔ یہ سب کچھ یہاں لگے ہوئے کیمروں سے سامنے آیا ہے لیکن تم نے اور تمہارے ساتھیوں نے ہمیں بے حد نقصان پہنچایا ہے اس لئے تم سب کے لئے موت کے احکامات دیئے گئے ہیں اس لئے مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ''...... کرنل مائیک کا لہجہ بدل گیا اور اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر ہاتھ پکڑ لیا۔

''ہمیں مار کر تم کیا حاصل کرو گے۔ ہم ویسے بھی بندھے ہوئے ہیں اور بے بس ہیں۔ تم اس پارٹی کا کھوج لگاؤ جو فارمولا لے گئی ہے۔ اصل نقصان تو تمہیں اس پارٹی نے پہنچایا ہے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ البتہ اس دوران وہ گانٹھ کھول چکا تھا اس لئے اس کے ہاتھ عقب میں ہونے کے باوجود کھلے تھے۔ البتہ اس کے دونوں پیر کرسی کے پایوں سے بندھے ہوئے تھے لیکن عمران چیک کر چکا تھا کہ رسی کو صرف ایک بل دیا گیا ہے اس لئے اگر وہ ایک زور دار جھٹکا دے گا تو یقیناً رسی ٹوٹ جائے گی لیکن خطرہ بہرحال موجود تھا اور وہ ہر قسم کے خطرے سے نمٹنے کے لئے ذہنی طور پر تیار ہو چکا تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ مزید بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل مائیک نے مشین پسٹل میز پر رکھا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ وہ ایک بار پھر فون کی طرف متوجہ ہو گیا۔

عمران آہستگی سے ایک بازو سائیڈ سے نکال کر قدرے جھکا اور اس نے اپنی ٹانگ پر بندھی ہوئی رسی کی گانٹھ کا سرا تلاش کر کے

ایک جھٹکے سے اسے کھول دیا۔ کرنل مائیک فون پر ایک بار پھر وہی رپورٹ دے رہا تھا جو وہ پہلے کسی اور کو فون پر دے چکا تھا۔ عمران نے دوسرا بازو آگے کیا اور چند لمحوں بعد وہ دوسری ٹانگ کی رسی بھی کھول چکا تھا۔ اب وہ آزاد تھا۔ اس کے ساتھی ابھی تک بے ہوش تھے۔ عمران سمجھ گیا تھا کہ وہ ذہنی ورزشوں کی وجہ سے پہلے ہی ہوش میں آ گیا ہے۔ عمران رسی کھول لینے کے باوجود خاموش بیٹھا رہا۔ وہ کرنل مائیک کے فون پر گفتگو کے دوران کوئی حرکت نہ کرنا چاہتا تھا تاکہ فون کی دوسری طرف موجود آدمی کو گڑبڑ کا احساس نہ ہو سکے۔ تھوڑی دیر بعد مزید گفتگو کرنے کے بعد کرنل مائیک نے رسیور رکھا اور ایک بار پھر وہ عمران کی طرف مڑا ہی تھا کہ عمران اس طرح کرسی سے اٹھا جیسے کوئی مہمان کرسی سے اٹھتا ہے۔

''میں دیتا ہوں رپورٹ''...... عمران نے کہا اور اس سے پہلے کہ کرنل مائیک صورت حال کو سمجھتا عمران نے دو قدم آگے بڑھ کر یکلخت پوری قوت سے لات اوپر اٹھائی اور کرنل مائیک ٹھوڑی پر ضرب کھا کر چیختا ہوا کرسی سمیت پیچھے جا گرا۔ عمران نے میز پر پڑا ہوا مشین پسٹل جھپٹا اور پھر الٹی قلابازی کھا کر اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کرنل مائیک پر جمپ کیا اور کرنل مائیک جو الٹی قلابازی کھاتے ہوئے اپنی ٹانگوں کو سر کے اوپر کر کے مڑنا چاہتا تھا عمران کے جمپ کی وجہ سے فرش پر دھماکے سے گرا اور اس کی ریڑھ کی ہڈی کے کئی مہرے باقاعدہ چیخ گئے۔ کرنل مائیک کے منہ سے

خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں اور وہ پہلو کے بل فرش پر گرا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ عمران ہاتھ میں مشین پسٹل پکڑے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ سامنے ایک برآمدہ تھا۔ عمران نے دروازے میں رک کر سر باہر نکال کر دیکھا تو برآمدہ اور اس کے سامنے موجود صحن خالی تھا۔ وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ البتہ بند پھاٹک کے ساتھ ایک گارڈز روم بنا ہوا تھا جس کے باہر یونیفارم پہنے دو مسلح گارڈ موجود تھے لیکن وہ دونوں آپس میں باتیں کرنے میں مصروف تھے اس لئے یقیناً انہوں نے کرنل مائیک کے چیخنے کی آواز نہیں سنی تھی۔ عمران باہر نکل کر دوسرے کمرے کو چیک کرنے کا سوچ ہی رہا تھا کہ میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران تیزی سے مڑا اور اس نے دروازے کی طرف رخ کر کے رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... عمران نے کرنل مائیک کی آواز میں کہا۔

''کیپٹن رچرڈ بول رہا ہوں سر''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''یس۔ کوئی خاص بات''...... عمران نے کہا۔

''سر۔ میں نے اس اسٹیشن ویگن کا سراغ لگا لیا ہے سر''۔ دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

''گڈ نیوز۔ کہاں ہے اور کیسے ٹریس کیا ہے اسے''...... عمران نے کرنل مائیک کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''سر۔ اس پر جعلی نمبر پلیٹ لگائی گئی تھی اور ویگن میں نصب

ٹریکر کو آف کر دیا گیا تھا۔

اس ٹریکر کے بارے میں ریکارڈ رجسٹریشن آفس میں موجود تھا۔ میں اس ریکارڈ کی مدد سے ٹریکر کمپنی کے آفس گیا اور وہاں سے معلوم ہوا کہ ٹریکر کافی عرصہ سے آف ہے کیونکہ اس کی ماہانہ فیس ادا نہ کی گئی تھی۔ میں نے ٹریکر کو آن کرایا تو معلوم ہو گیا کہ ہماری مطلوبہ اسٹیشن ویگن اس وقت برائٹ کالونی کی کوٹھی نمبر ایٹ زیرو ٹو میں موجود ہے۔ میں وہاں سے برائٹ کالونی گیا اور اس وقت اس کوٹھی کے سامنے موجود ہوں اور آفس سیل فون پر کال کر رہا ہوں۔ اب آپ جیسے حکم دیں''۔ کیپٹن رچرڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تم کس سواری پر ہو''...... عمران نے پوچھا۔

''میں آفس کار میں ہوں سر۔ آپ نے خود ہی تو حکم دیا تھا''۔ کیپٹن رچرڈ نے کہا۔

''تم فوراً کار لے کر یہاں میرے پاس آ جاؤ۔ میں خود تمہارے ساتھ جاؤں گا''...... عمران نے بڑے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ میں حاضر ہو رہا ہوں''...... کیپٹن رچرڈ نے کہا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔ ایک بار پھر وہ دروازے پر آیا تو اس نے دیکھا کہ دونوں گارڈ اب بھی وہیں موجود تھے۔ عمران دروازے سے نکل کر ستون کی اوٹ میں ہو گیا اور پھر اسی طرح وقفے وقفے سے ستونوں کی اوٹ لیتا ہوا وہ اب اس جگہ آ گیا تھا جہاں سے یہ

دونوں گارڈ اسے اس وقت تک نہ دیکھ سکتے تھے جب تک وہ باقاعدہ مڑ کر نہ دیکھتے۔ اس برآمدے میں باقی تمام دروازے لاکڈ تھے۔ کوئی دروازہ بھی کھلا ہوا نہیں تھا اور نہ ہی کوئی آواز سنائی دے رہی تھی۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ اس عمارت میں صرف وہی کمرہ کھلا ہوا ہے جہاں عمران اور اس کے ساتھی موجود ہیں۔ باقی عمارت بند پڑی ہے۔ عمران ستون کی آڑ سے نکلا اور پنجوں کے بل چلتا ہوا گارڈز روم کی عقبی طرف کو بڑھتا چلا گیا۔ وہ چاہتا تو مشین پسٹل کی مدد سے برآمدے سے ہی دونوں گارڈز کو نشانہ بنا سکتا تھا لیکن اس طرح فائرنگ کی آوازیں دور دور تک سنائی دیتیں اور عمران ماحول سے اچھی طرح واقف نہیں تھا جبکہ اس کے سارے ساتھی بدستور بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ عمران پنجوں کے بل چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر بے حد احتیاط کے باوجود جب وہ قریب پہنچا تو ان میں سے ایک گارڈ نے گردن موڑ کر اس کی طرف دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکلی ہی تھی کہ عمران نے یکلخت ان دونوں پر کسی بھوکے چیتے کی طرح چھلانگ لگا دی۔ وہ چاہتا تو مشین پسٹل بھی استعمال کر سکتا تھا لیکن وہ فائرنگ کے بغیر کام چلانا چاہتا تھا تاکہ باہر سے کوئی اس طرف متوجہ نہ ہو۔ دونوں گارڈوں پر چونکہ اچانک حملہ ہوا تھا اور پھر ان کے مقابلے میں عمران خود تھا اس لئے وہ دونوں ہی چیختے ہوئے ہوا میں قلابازی کھا کر دھماکے سے زمین پر جا گرے۔

عمران نے ایک ہاتھ ایک گارڈ کی گردن پر اور دوسرا ہاتھ دوسرے گارڈ کی گردن پر ڈالا تھا اور دونوں بازوؤں کے زور اور مخصوص انداز کے جھٹکے سے دونوں گارڈ الٹی قلابازی کھا کر اڑتے ہوئے زمین پر دھماکے سے جا گرے تھے۔ ان کے جسم ایک لمحے کے لئے تڑپے اور پھر ساکت ہو گئے۔ عمران نے ان کی گردنوں میں آ جانے والے بل دانستہ نہیں نکالے تھے جس کے نتیجے میں چند لمحوں بعد ہی ان دونوں کے جسموں نے یکلخت زور دار جھٹکے کھائے اور پھر ساکت ہو گئے۔ وہ دونوں ختم ہو چکے تھے۔ عمران نے انہیں گھسیٹ کر گارڈز روم کی عقبی طرف ڈالا اور پھر چھوٹا پھاٹک کھول کر باہر نکل آیا تاکہ معلوم کر سکے کہ وہ کہاں موجود ہے۔ یہ عمارت کھلے میدان کے کنارے پر موجود تھی۔ ہر طرف گھاس کے بڑے بڑے جنگل نظر آ رہے تھے۔ البتہ ایک سڑک اس پھاٹک پر آ کر ختم ہو رہی تھی جو کچھ آگے جا کر مڑ جاتی تھی۔ عمران مطمئن ہو گیا کہ وہ کسی گنجان جگہ پر نہیں ہیں بلکہ کسی ویران علاقے میں ہیں۔ وہ چھوٹے پھاٹک سے اندر گیا اور اس نے چھوٹا پھاٹک بند کر دیا اور اس بار اس نے پوری عمارت کو اچھی طرح چیک کیا۔ پوری عمارت کا چکر لگانے کے بعد اسے معلوم ہوا کہ یہ عمارت ملٹری انٹیلی جنس کے تحت ہے اور یہاں تقریباً ہر کمرے کو ٹارچنگ روم کے انداز میں بنایا گیا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ ملک دشمن ایجنٹوں سے سب کچھ اگلوانے کے لئے یہ عمارت علیحدہ اور

ویران جگہ پر قائم کی گئی تھی تاکہ کوئی انسانی چیخیں یا فائرنگ کی آوازیں سن کر ادھر نہ آسکے اور انہیں بھی یقیناً اسی لئے یہاں لایا گیا تھا۔ اب یہ دوسری بات ہے کہ کرنل مائیک کو یہ علم ہی نہ تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس طرح عام سے لوگ سمجھتے ہوئے رسی سے باندھ کر یہ سمجھنا کہ یہ لوگ رسیاں نہ کھول سکیں گے اور یہی کرنل مائیک کے حق میں نقصان دہ ثابت ہوا تھا۔ عمران پوری عمارت چیک کر کے اس کمرے میں آیا جہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔ ان میں سے چند ہوش میں آنے والی کیفیت سے گزر رہے تھے۔ عمران نے دونوں ہاتھ سب سے پہلے صفدر کے منہ اور ناک پر رکھے اور اس کا سانس بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی صفدر کے جسم کو جھٹکا سا لگا اور عمران نے ہاتھ ہٹا لئے۔

''صفدر ہوش میں آؤ۔ ہم خطرے میں ہیں''...... عمران نے صفدر کے ساتھ بیٹھے ہوئے تنویر کا ناک اور منہ دونوں ہاتھ سے بند کرتے ہوئے کہا تو صفدر نے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن بندھے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا۔ اسی لمحے تنویر کے جسم نے بھی جھٹکا کھایا تو عمران نے ہاتھ ہٹا کر کرسیوں کے عقب میں جا کر صفدر کے ہاتھ کھول دیئے۔ پھر اس نے تنویر کے بھی ہاتھ کھول دیئے۔

''عمران صاحب۔ ہم کہاں ہیں''...... صفدر نے جھک کر اپنی

ٹانگیں کرسی کے پایوں سے کھولتے ہوئے کہا۔

''جہاں سے ہم کو بھی ہماری کچھ خبر نہ ہوتی''...... عمران نے کیپٹن شکیل کے ہاتھ کھولتے ہوئے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ فی الحال ہم محفوظ ہیں''...... صفدر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ فی الحال کا لفظ تم نے درست بولا ہے''...... عمران نے کہا اور پھر جولیا اور صالحہ کے ہاتھ بھی اس نے کھول دیئے۔

''کیپٹن شکیل۔ جولیا اور صالحہ کو ہوش میں لے آؤ۔ میں بیرونی پھاٹک پر جا رہا ہوں۔ کسی بھی لمحے کیپٹن رچرڈ آ سکتا ہے لیکن تم نے اس وقت تک باہر نہیں نکلنا جب تک میں نہ کہوں''...... عمران نے کہا اور تیزی سے ایک بار پھر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازے سے باہر نکل کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا پھاٹک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ابھی وہ تقریباً درمیان میں ہی تھا کہ اسے باہر سے کار کی آواز سنائی دی تو وہ سمجھ گیا کہ کیپٹن رچرڈ پہنچ گیا ہے۔ اس نے اپنے قدم مزید تیز کر دیئے۔ وہ اس لئے نہ دوڑ رہا تھا کہ دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سن کر کیپٹن رچرڈ کہیں الرٹ نہ ہو جائے۔ پھر جیسے ہی وہ پھاٹک کے قریب پہنچا ہارن کی آواز سنائی دی تو عمران نے چھوٹا پھاٹک کھولا اور بجلی کی سی تیزی سے باہر نکلا۔ پھاٹک کے بالکل ہی قریب سیاہ رنگ کی کار موجود تھی جس کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک بھاری مونچھوں والا نوجوان ملٹری کی

یونیفارم پہنے بیٹھا تھا۔ عمران کو دیکھ کر اس کی نظروں میں حیرت کے
تاثرات ابھرے ہی تھے کہ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے کام لیتے
ہوئے کار کی ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھولا اور دوسرے لمحے
ڈرائیور اڑتا ہوا نیچے زمین پر جا گرا۔ نیچے گرتے ہی اس نے
لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی تو عمران نے ایک بار پھر بجلی کی
سی تیزی سے اسے گردن سے پکڑا اور ہاتھوں کو مخصوص انداز میں
جھٹکا دیا تو خرخراہٹ کی آوازیں نکالتا ہوا ڈرائیور جو کیپٹن رچرڈ تھا،
ہوا میں قلابازی کھا کر کھلے ہوئے چھوٹے پھاٹک سے اندر جا گرا۔
عمران تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے زمین پر پڑے ہوئے
رچرڈ پر جھک کر اپنا ایک ہاتھ اس کے سر پر اور دوسرا اس کے
کاندھے پر رکھ کر دونوں ہاتھوں کو اس انداز میں جھٹکا دیا کہ کیپٹن
رچرڈ کی گردن میں آ جانے والا بل نکل گیا اور انتہائی تیزی سے مسخ
ہوتا ہوا کیپٹن رچرڈ کا چہرہ دوبارہ نارمل ہونا شروع ہو گیا۔ اگر عمران
ایسا نہ کرتا تو کیپٹن رچرڈ کا حشر بھی ان دونوں گارڈز جیسا ہوتا۔
عمران نے چونکہ اس سے پوچھ گچھ کرنی تھی اس لئے عمران نے اس
کی گردن کا بل نکال دیا۔ اس طرح وہ موت سے بچ گیا۔ البتہ
اب وہ بے ہوش پڑا تھا۔ عمران نے اسے گھسیٹ کر ایک طرف کیا
اور پھر چھوٹے پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے چھوٹا پھاٹک بند
کیا اور بڑا پھاٹک کھولا اور پھر باہر کھڑی کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر
بیٹھ کر اس نے کار کو ایک جھٹکے سے آگے بڑھا دیا۔ کار اندر لا کر

اسے گارڈز روم کی سائیڈ میں روک کر اس نے انجن بند کیا اور کار
سے نیچے اتر کر ایک بار پھر پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ پھاٹک بند
کر کے وہ مڑا اور اس نے اونچی آواز میں صفدر اور دوسرے
ساتھیوں کو باہر آنے کا کہا تو وہ سب کمرے سے نکل کر دوڑتے
ہوئے پھاٹک کی طرف بڑھنے لگے۔

مرجینا اپنے ساتھیوں سمیت کوٹھی کے ایک بڑے کمرے میں موجود تھی۔ ان سب کے چہرے کھلے ہوئے تھے کیونکہ آخرکار کامیابی ان کے حصے میں آئی تھی۔

''میڈم۔ آپ فارمولے کو فوراً فان لینڈ بھجوا دیں۔ کسی بھی کوریئر سروس کے ذریعے''...... اس کے ایک ساتھی روڈی نے کہا۔

''اس وقت پورے کاسٹریا کی کوریئر سروس کی چیکنگ ہو رہی ہو گی۔ ایئر پورٹ اور دیگر تمام راستوں کی چیکنگ کی جا رہی ہو گی۔ تمہارا کیا خیال ہے روڈی کہ اتنے بڑے واقعہ کے بعد سب ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہوں گے''...... مرجینا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو پھر اب کیا ہم یہاں خاموش بیٹھے رہیں گے''...... روڈی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہم سیاح ہیں۔ ہمارے پاس بین الاقوامی سیاحتی کارڈ ہیں۔ ہم نے اپنا میک اپ بھی نئے کاغذات کے مطابق نیا کر لیا ہے۔ کوٹھی جس مرفی کے ذریعے حاصل کی گئی ہے اس مرفی کو بتایا گیا ہے کہ ہم اب نئے کاغذات پر کام کر رہے ہیں اس لئے اس نے اپنے رجسٹر میں نئے کاغذات کا اندراج کر لیا ہے۔ اب ہم کس طرح چیک ہو سکتے ہیں۔ ہم اطمینان سے یہاں رہیں گے اور جب یہ لوگ تھک جائیں گے تو ہم اطمینان سے یہاں سے نکل جائیں گے''...... مرجینا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''میڈم۔ فارمولا تو محفوظ کر لیں تاکہ اگر کسی بھی طرح ہماری یا اس کوٹھی کی چیکنگ یا تلاشی لی جائے تو فارمولا تو ان کے ہاتھ نہ آئے''...... ایک اور ساتھی نے کہا۔

''تم بے فکر رہو۔ میں نے فارمولا ایسی جگہ چھپایا ہے کہ قیامت تک کسی کے ذہن میں وہ جگہ آ ہی نہیں سکتی۔ البتہ ایسا ہو سکتا ہے کہ صرف روڈی اور جیگر میرے ساتھ رہ جائیں۔ باقی لوگ علیحدہ علیحدہ اپنے کاغذات کی بناء پر واپس چلے جائیں۔ ہم ایک ہفتہ بعد واپس جائیں گے''...... مرجینا نے کہا۔

''یہ ٹھیک رہے گا میڈم۔ ہماری تلاشی بھی لی جائے گی تو ہمارے پاس سے کچھ نہیں ملے گا''...... ایک ساتھی نے کہا تو مرجینا سمیت سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''میڈم۔ اس اسٹیشن ویگن کو یہاں نہیں ہونا چاہئے۔ اس کی

وجہ سے بھی چیکنگ ہو سکتی ہے''...... ایک اور ساتھی نے کہا۔

''اس کی رجسٹریشن پلیٹ جعلی تھی۔ اب اصل لگا دی گئی ہے۔ اس کا کلر بھی تبدیل ہو سکتا تھا جو کر دیا گیا ہے۔ اب یہ وہ اسٹیشن ویگن نہیں رہی البتہ اب جبکہ ہم تین افراد یہاں رہ جائیں گے تو ہمیں اس کی ضرورت نہیں رہے گی بلکہ ہمیں اب کار کی ضرورت ہو گی۔ ٹھیک ہے میں مرفی کو کہہ دیتی ہوں کہ وہ ایک کار یہاں پہنچا کر اسٹیشن ویگن واپس لے جائے''...... مرجینا نے کہا اور سامنے پڑے ہوئے فون کی طرف متوجہ ہو گئی۔

''ہم چلے جائیں میڈم''...... روڈی اور جیگر کے علاوہ باقی چار ساتھیوں نے کہا۔

''ہاں تم جاؤ''...... مرجینا نے کہا اور فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ پھر اس نے مرفی کو کار بھیجنے اور اسٹیشن ویگن واپس لے جانے کا کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اس کے چار ساتھی اٹھ کر چلے گئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد انہوں نے پھاٹک بند کرنے کا کہا تو روڈی اٹھ کر باہر چلا گیا تا کہ چاروں ساتھیوں کے جانے کے بعد پھاٹک بند کر سکے۔ تھوڑی دیر بعد روڈی واپس آیا تو اس کے چہرے پر قدرے پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

''کیا ہوا روڈی۔ تم پریشان کیوں دکھائی دے رہے ہو''۔ مرجینا نے روڈی سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

''مجھے ایک وہم سا پڑ گیا ہے میڈم''...... روڈی نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''کیسا وہم''...... مرجینا نے چونک کر کہا۔

''ساتھیوں کے باہر جانے کے لئے میں نے چھوٹا پھاٹک کھولا اور میں بھی ساتھیوں کے ساتھ باہر چلا گیا تا کہ ان سے مل لوں۔ ملنے کے بعد وہ دائیں طرف مڑ کر ٹیکسی اسٹینڈ کی طرف بڑھ گئے اور میں واپس آنے کے لئے مڑ ہی رہا تھا کہ میں نے ایک کار وہاں سے گزرتے ہوئے دیکھی۔ اس میں فوجی یونیفارم پہنے ہوئے ایک کیپٹن ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے کوٹھی اور مجھے اس انداز میں دیکھا جیسے وہ کوٹھی کو اور مجھے دونوں کو مشکوک سمجھ رہا ہو۔ مجھے وہم سا پڑ گیا ہے کہ ہماری ملٹری والے باقاعدہ نگرانی کر رہے ہیں''...... روڈی نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''ہو سکتا ہے تمہارا وہم درست ہو۔ کار آ جائے تو ہم یہ کوٹھی چھوڑ کر دوسری کوٹھی میں شفٹ ہو جاتے ہیں۔ میں نے اس لئے متبادل کوٹھی بھی حاصل کر رکھی ہے''...... مرجینا نے کہا۔

''آپ ادھر شفٹ ہو جائیں جبکہ میں اس کوٹھی کی نگرانی کروں گا تا کہ اصل حالات تو سامنے آئیں۔ ہو سکتا ہے یہ میرا محض وہم ہو لیکن وہم کو دور ہونا چاہئے''...... روڈی نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ لیکن پھر تم نے دو کام کرنے ہیں۔ ایک تو یہ کہ تم اپنے پاس بے ہوش کر دینے والی گیس کا پسٹل رکھو گے۔ دوسرا

تمہارا سیل فون آن ہونا چاہئے۔ میں بھی یہاں سے جاتے ہوئے اپنا سیل فون آن کر دوں گی تاکہ ضرورت پڑنے پر تم مجھ سے فوری رابطہ کر سکو۔ تم اس کوٹھی میں داخل ہونے والوں کو بے ہوش کر دینا پھر ہم انہیں اٹھا کر دوسری کوٹھی میں لے جائیں گے اور وہاں ان سے تفصیلی پوچھ گچھ کریں گے"...... مرجینا نے کہا۔

"یس میڈم۔ آپ کی بات درست ہے"...... روڈی نے کہا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد کال بیل کی آواز سنائی دی تو روڈی اٹھ کر باہر چلا گیا۔ اس کے پیچھے اس کا دوسرا ساتھی بھی باہر چلا گیا جبکہ مرجینا وہیں اطمینان سے بیٹھی رہی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ مرفی کا آدمی کار لے کر آیا ہو گا۔ وہ کار دے جائے گا اور اسٹیشن ویگن لے جائے گا اور پھر وہی ہوا۔ تھوڑی دیر بعد اس کے دونوں ساتھی واپس آ گئے اور انہوں نے وہی کچھ بتایا جو مرجینا سوچ رہی تھی۔

"اوکے۔ تم تیار ہو کر اس کوٹھی سے باہر جا کر اس کی نگرانی کرو۔ میں جیگر کے ساتھ کار سمیت دوسری کوٹھی میں شفٹ ہو رہی ہوں"...... مرجینا نے اٹھتے ہوئے کہا تو روڈی اور جیگر بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

کار تیزی سے برائٹ کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ یہ وہی کار تھی جو کیپٹن رچرڈ لے کر آیا تھا اور جسے عمران نے اچانک باہر گھسیٹ کر بے ہوش کر دیا تھا۔ عمران نے کیپٹن رچرڈ سے تفصیلی معلومات حاصل کر لی تھیں۔ کیپٹن رچرڈ، کرنل مائیک کا نائب تھا۔ وہ اسٹیشن ویگن ٹریس کرتا ہوا برائٹ کالونی کی اس کوٹھی تک پہنچ گیا تھا۔

کیپٹن رچرڈ نے یہی بتایا تھا کہ فارمولا عورت اور اس کے ساتھی لے جانے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ انہیں اس بات کا علم خفیہ کیمروں سے ملنے والی فلموں سے ہوا تھا۔ اس عورت اور اس کے ساتھیوں نے واپسی کے لئے بھی اسٹیشن ویگن استعمال کی تھی اس لئے لامحالہ جس کوٹھی میں یہ اسٹیشن ویگن موجود تھی وہیں یہ عورت اور اس کے ساتھی موجود ہوں گے۔ کیپٹن رچرڈ نے بھی یہی

بتایا تھا کہ جب وہ کرنل مائیک کے حکم پر واپس آ رہا تھا تو اس نے
اس کوٹھی سے چار مردوں کو نکل کر ٹیکسی اسٹینڈ کی طرف جاتے دیکھا
تھا اور جب وہ اس کوٹھی کے سامنے سے گزرا تھا تو ایک آدمی باہر
کھڑا تھا۔ میرا خیال ہے کہ وہ اس عورت کا ساتھی تھا۔ کیپٹن رچرڈ
سے معلومات حاصل کر کے عمران نے تنویر کو کرنل مائیک اور کیپٹن
رچرڈ دونوں کو ہلاک کرنے کا حکم دے دیا تاکہ یہ ان کے پیچھے نہ آ
سکیں۔ ویسے بھی کرنل مائیک کی ریڑھ کی ہڈی جس انداز میں چٹخی
تھی اس کی وجہ سے وہ مکمل طور پر مفلوج ہو چکا تھا۔ ہوش میں
آنے کے بعد بھی وہ حرکت نہ کر سکتا تھا اور ایسی زندگی اس کے
لئے بھی موت سے زیادہ عبرتناک ہو سکتی تھی اس لئے عمران نے
اسے ہلاک کرنے کا حکم دے دیا تھا اور اس کے بعد کار میں سوار
عمران اور اس کے ساتھی اس عمارت سے باہر آ گئے تھے۔ یہ
عمارت دارالحکومت وانا کے نواحی ویران علاقے میں تھی اس لئے
انہیں وہاں سے دارالحکومت تک پہنچنے میں کافی وقت لگ گیا تھا۔

”عمران صاحب۔ آپ ہلاکت کے لئے تنویر کو ہی کیوں کہتے
ہیں“...... اچانک عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے صفدر نے کہا تو سب بے
اختیار ہنس پڑے۔

”یہ سیکرٹ سروس کا جلاد ہے“...... عمران نے جواب دیا تو سب
ایک بار پھر ہنس پڑے۔

”دشمنوں کے لئے میں واقعی جلاد ہوں“...... تنویر نے منہ بناتے

ہوئے کہا۔

”اور دوستوں کے لئے“...... عمران نے فوراً کہا۔

”ریشم کی طرح نرم“...... صفدر نے لقمہ دیتے ہوئے کہا۔

”ریشم نہیں بلکہ ریشم کے کیڑے کی طرح کہو جو ساری عمر بے
چارہ ریشم کاتتا رہتا ہے لیکن ریشم اس کے کسی کام نہیں آتا“۔ عمران
نے سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی جولیا کی طرف کن انکھیوں سے دیکھتے
ہوئے کہا تو کار قہقہوں سے گونج اٹھی۔ جولیا اور صالحہ دونوں جو
سائیڈ سیٹ پر اکٹھی بیٹھی ہوئی تھیں وہ بھی بے اختیار ہنس پڑی
تھیں۔ عمران کا اشارہ وہ سب بخوبی سمجھ گئے تھے۔

”عمران صاحب۔ یہ مرجینا اور اس کے ساتھی ابھی تک یہاں
کیوں موجود ہیں۔ انہیں اگر فارمولا مل گیا ہے تو انہیں فوراً یہاں
سے نکل جانا چاہئے تھا“...... صفدر نے اپنی عادت کے مطابق
مداخلت کر کے بات کو آگے بڑھنے سے روکنے کے لئے کہا کیونکہ
سب کو معلوم تھا کہ نہ تنویر نے پیچھے ہٹنا ہے اور نہ ہی عمران نے۔

”لامحالہ سخت چیکنگ ہو رہی ہو گی۔ پھر اس راستے پر جہاں
سے ملک سے باہر جایا جا سکے اور پھر کوریئر سروس کی بھی چیکنگ ہو
رہی ہو گی۔ پھر مرجینا اور اس کے ساتھیوں کو خفیہ کیمروں کا علم ہی
نہ ہو سکا ہو گا اس لئے وہ مطمئن ہوں گے۔ زیادہ سے زیادہ انہوں
نے میک اپ تبدیل کر لئے ہوں گے۔ یہ بات ان کے وہم و
گمان میں بھی نہ ہو گی کہ اسٹیشن ویگن میں ٹریکر بھی نصب ہے جس

کی مدد سے اسٹیشن ویگن کو چیک کیا جا سکتا ہے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد ان کی کار برائٹ کالونی میں داخل ہو گئی۔

''ارے۔ یہ کوٹھی تو خالی ہے''...... عمران نے مطلوبہ کوٹھی کے سامنے سے گزرتے ہوئے کہا۔

''کیسے معلوم ہوا عمران صاحب''...... صفدر نے چونک کر پوچھا۔

''چھوٹے پھاٹک کی کنڈی باہر سے لگی ہوئی ہے''...... عمران نے جواب دیا اور پھر کار کو موڑ کر دوسری سڑک پر لے آیا۔

''اب انہیں کہاں ڈھونڈا جائے''...... صفدر نے قدرے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''اس کوٹھی میں سے کوئی کلیو مل سکتا ہے''...... عمران نے کار ایک پبلک پارکنگ میں روکتے ہوئے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ سب کے کار سے اترنے کے بعد عمران نے کار کو لاک کیا اور پھر وہ سب پیدل چلتے ہوئے کوٹھی کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ چونکہ عمران نے اسے خالی کہہ دیا تھا اس لئے سب اطمینان سے چلتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ عمران سب سے آگے تھا۔ اس کے بعد جولیا اور صالحہ اور آخر میں صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر چل رہے تھے۔

''جولیا۔ ایسا نہ ہو کہ ان لوگوں کو اطلاع مل گئی ہو اور وہ باہر رہ کر ہماری نگرانی کر رہے ہوں''...... صالحہ نے آہستہ سے جولیا سے

مخاطب ہو کر کہا۔

''ہو سکتا ہے لیکن انہیں اطلاع کیسے مل سکتی ہے۔ کوئی لنک تو بنتا نہیں''...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''بہرحال ہمیں بے ہوشی سے بچنے والی گولیاں ہمیشہ ساتھ رکھنی چاہئیں''...... صالحہ نے کہا تو جولیا ہنس پڑی۔

''ان گولیوں کے زیادہ استعمال سے آدمی شدید بیمار بھی ہو سکتا ہے اس لئے سوائے اشد ضرورت کے ان کا استعمال نہیں کرنا چاہئے''...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ پھر تو اچھا ہوا کہ میں نے ایک گولی کھائی تھی۔ میں نے سوچا کہ دوسری گولی وہاں ضرورت پڑنے پر کھا لوں گی کیونکہ اس عمارت میں عمران صاحب اگر ہوش میں نہ آتے تو ہم سب مارے جاتے''...... صالحہ نے کہا۔

''عمران گولیاں نہیں کھاتا بلکہ انتہائی سخت ذہنی ورزشیں مسلسل کرتا رہتا ہے اس لئے اسے ازخود پہلے ہی ہوش آ جاتا ہے''۔ جولیا نے کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اب وہ کوٹھی کے پھاٹک کے سامنے موجود تھے۔ چھوٹے پھاٹک کو باہر سے کنڈی لگی ہوئی تھی۔

''یہ ڈاج بھی ہو سکتا ہے عمران صاحب''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ اس لئے سب محتاط رہیں گے''...... عمران نے کنڈی ہٹا کر چھوٹا پھاٹک کھولتے ہوئے کہا اور پھر وہ اندر داخل ہو گیا۔ اس

کے پیچھے اس کے سارے ساتھی اندر آ گئے۔

''کوٹھی واقعی خالی لگتی ہے''...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''اس کی مکمل تلاشی لینا ہو گی۔ لازماً کوئی نہ کوئی کلیو وہ چھوڑ گئے ہوں گے''...... عمران نے کہا تو جولیا نے مڑ کر چھوٹا پھاٹک اندر سے بند کر دیا اور پھر وہ کوٹھی کی اندرونی عمارت کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ عمارت واقعی خالی پڑی ہوئی تھی لیکن وہاں ایسے آثار بہرحال موجود تھے جن سے ظاہر ہوتا تھا کہ کوٹھی کچھ دیر پہلے ہی خالی کی گئی ہے اور پھر وہ ایک بڑے کمرے میں داخل ہوئے ہی تھے جہاں ایک الماری کھلی ہوئی نظر آ رہی تھی کہ عمران کو باہر دور سے ہلکی ہلکی آوازیں سنائی دیں جیسے کوئی کم آواز پٹاخے چلتے ہیں۔ وہ ابھی اس بارے میں سوچ ہی رہا تھا کہ اس کا ذہن گھومنے لگا۔ اس کی ناک سے کوئی نامانوس سی بو ٹکرائی تھی۔

''سانس روک لو''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور خود بھی سانس روک لیا لیکن چند لمحوں بعد ہی اس کا تیزی سے گھومتا ہوا ذہن گہری تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔

''عمران صاحب۔ عمران صاحب''...... ساتھ کھڑی صالحہ نے عمران کو ریت کے خالی ہوتے ہوئے بورے کی طرح زمین پر گرتے دیکھ کر بے اختیار چیخ کر کہا اور آگے بڑھ کر اسے سنبھالنے ہی لگی تھی کہ اس کا اپنا ذہن بھی یکلخت گہری تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔

مرجینا کمرے میں بے چینی سے ٹہل رہی تھی۔ وہ جیگر کے ساتھ دوسری کوٹھی میں شفٹ ہو چکی تھی جبکہ روڈی پہلی کوٹھی کی نگرانی کر رہا تھا کہ اچانک اس کے سیل فون کی گھنٹی بج تو اس نے سیل فون آن کیا تو سکرین پر روڈی کا نام ڈسپلے ہو رہا تھا۔ اس نے کال اٹنڈ کی تو روڈی نے بتایا کہ دو عورتیں اور چار مرد جو سب کے سب یورپی ہیں کوٹھی میں داخل ہوئے ہیں اور اس نے مرجینا کی ہدایت کے مطابق کوٹھی کے اندر بے ہوش کرنے والی گیس فائر کر دی ہے تو اس نے جیگر کو کار دے کر واپس بھیجا کہ ان افراد کو بے ہوشی کے عالم میں کار میں ڈال کر اس کوٹھی میں لے آئے اور جیگر کار لے کر وہاں گیا ہوا تھا اور مرجینا ان کے انتظار میں بے چینی سے ٹہل رہی تھی۔

''دو عورتیں اور چار مرد۔ یہ تو پاکیشیا سیکرٹ سروس والوں کی

تعداد ہے۔ تو کیا یہ لوگ سپیشل سٹور میں ہلاک نہیں کیے گئے تھے اور پھر ایک فوجی یونیفارم کے کیپٹن کی چیکنگ اور اس کے بعد ان لوگوں کی کوٹھی میں آمد۔ یہ سب اس کے حلق سے نہیں اتر رہا تھا۔ اسے کیپٹن اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے درمیان کوئی لنک نظر نہ آ رہا تھا۔ وہ یہی سب کچھ سوچتے ہوئے ٹہل رہی تھی کہ دروازہ کھلا اور جیگر اندر داخل ہوا۔

"کیا ہوا"...... مرجینا نے چونک کر پوچھا۔

"ہم انہیں لے آئے ہیں۔ بڑی مشکل سے ان سب کو کار کی عقبی سیٹ اور دونوں سیٹوں کے درمیان خالی جگہ پر ٹھونس کر لانا پڑا ہے"...... جیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ابھی کار میں پڑے ہیں یہ لوگ"...... مرجینا نے کہا۔

"یس میڈم۔ اب آپ جیسے حکم دیں"...... جیگر نے کہا۔

"انہیں بڑے کمرے میں کرسیوں پر بٹھا کر رسیوں سے باندھ دو۔ ان سے معلومات حاصل کرنا پڑیں گی"...... مرجینا نے کہا۔

"یس میڈم۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... جیگر نے کہا اور واپس مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا تو مرجینا ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔ اس کے چہرے پر اطمینان اور فتح مندی کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔ یہ جو بھی تھے اب بہرحال اس کے ہاتھوں انہوں نے مارا جانا تھا اور اگر یہ واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ ہیں تو پھر فتح کا سہرا بھی مرجینا کے سر ہی بندھنا تھا اس لئے اگر ان لوگوں کا تعلق واقعی

پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے تو ان کی موت اس کے ہاتھوں ہونا اس کے لئے بہت بڑا کریڈٹ بن جائے گی۔ پھر کافی دیر بعد جیگر ایک بار پھر کمرے میں داخل ہوا اور اس نے مؤدبانہ انداز میں اسے سلام کیا۔

"کیا ہوا"...... مرجینا نے چونک کر پوچھا۔

"حکم کی تعمیل ہو چکی ہے میڈم۔ وہ سب سوائے عورتوں کے باندھ دیئے گئے ہیں"...... جیگر نے کہا تو مرجینا بے اختیار چونک پڑی۔

"عورتوں کو کیوں نہیں باندھا"...... مرجینا نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"میرا مطلب تھا کہ باقاعدہ انہیں نہیں باندھا گیا۔ صرف دو ڈبل رسی کے ان کے جسموں کے گرد دیئے گئے ہیں جبکہ مردوں کے ہاتھ اور پیر بھی کرسی کے بازوؤں اور پایوں سے اچھی طرح باندھ دیئے گئے ہیں"...... جیگر نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا تو مرجینا نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

"او کے۔ آؤ"...... مرجینا نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ بڑے کمرے میں روڈی بھی موجود تھا جبکہ دو عورتیں اور چار مرد بے ہوشی کے عالم میں کرسیوں سے بندھے ایک قطار کی صورت میں موجود تھے۔ سامنے ایک خالی کرسی بھی موجود تھی۔

"الماری سے خنجر نکال لاؤ۔ یہ آسانی سے سیدھے نہیں ہوں

گے''...... مرجینا نے سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو جیگر مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا جبکہ روڈی وہیں کمرے میں موجود رہا۔

''یہ لڑکی شاید ہوش میں آ رہی ہے لیکن کیوں''...... اچانک مرجینا نے کرسی پر بیٹھی ایک لڑکی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جس کے جسم میں ہلکی سی تھرتھراہٹ صاف دکھائی دے رہی تھی اور یہ تھرتھراہٹ آہستہ آہستہ بڑھتی جا رہی تھی۔

''شاید اس کی جسمانی کیمسٹری ہی ایسی ہو کہ یہ زیادہ دیر بے ہوشی کو برداشت نہ کر سکتی ہو''...... کرسی کے ساتھ کھڑے روڈی نے کہا۔

''یہ بات تم نے کس لحاظ سے کی ہے۔ میں نے تو آج تک اس بارے میں کچھ نہیں سنا''...... مرجینا نے چونک کر کہا۔

''میں نے ایک تحقیقاتی رپورٹ پڑھی تھی جس میں بے ہوشی سے ہوش میں آنے کے عمل پر تحقیق کی گئی تھی''...... روڈی نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ ایسا واقعی ہو سکتا ہے۔ جس طرح ایک انسانی جسم کو کسی چیز سے الرجی ہوتی ہے جبکہ دوسرے وہ چیز عام استعمال کرتے ہیں اور انہیں کچھ نہیں ہوتا۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ واقعی یہی وجہ ہو سکتی ہے''...... مرجینا نے روڈی کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا تو روڈی کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

اسی لمحے جیگر اندر آ گیا۔ اس نے ہاتھ میں ایک خنجر پکڑا ہوا تھا جو اس نے مرجینا کو دے دیا۔

''رسیوں کی گانٹھیں چیک کرو اور خصوصاً اس لڑکی کی جو ہوش میں آ رہی ہے''...... مرجینا نے جیگر کے ہاتھ سے خنجر لیتے ہوئے کہا تو جیگر کرسیوں کی طرف بڑھ گیا۔ کرسیوں کے عقب میں جا کر اس نے باری باری سب کی رسیوں کی گانٹھوں کو چیک کیا اور خصوصی طور پر اس لڑکی کی رسیوں کو چیک کیا جو آہستہ آہستہ ہوش میں آ رہی تھی۔

''سب ٹھیک ہے میڈم''...... جیگر نے کہا۔

''او کے۔ تم دونوں اب باہر جاؤ اور فرنٹ اور عقبی دونوں اطراف میں الرٹ رہو۔ کسی بھی لمحے کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ میں ان سے خود ہی پوچھ گچھ کر لوں گی''...... مرجینا نے کہا۔

''یس میڈم''...... دونوں نے کہا اور مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ مرجینا کی نظریں اس ہوش میں آتی ہوئی لڑکی پر جمی ہوئی تھیں۔ پہلے اس کے چہرے کے اعضاء پھڑ پھڑائے پھر اس نے آنکھیں کھول دیں لیکن وہ اس طرح مسلسل آنکھیں جھپک رہی تھی جیسے آنکھیں جھپکانے کی پریکٹس کر رہی ہو۔ پھر اس نے آنکھیں کھولیں اور لاشعوری طور پر اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن رسی کے دو بلوں کی وجہ سے اس کا جسم ہلکا سا جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔

"یہ یہ کیا۔ کیا مطلب۔ یہ میرا جسم بندھا ہوا ہے۔ کیا مطلب"۔ لڑکی کے منہ سے بے اختیار ایشیائی زبان کے الفاظ نکلے تو کرسی پر بیٹھی ہوئی مرجینا بے اختیار کرسی سے اچھل پڑی۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم پاکیشائی ہو۔ تم وہی زبان بول رہی ہو۔ ویری گڈ۔ اب تمہیں ہلاک کرنا ضروری ہو گیا ہے۔ وہاں سپیشل سٹور میں اسلحہ جام ہو گیا تھا۔ وہاں یقیناً جامر لگے ہوئے ہوں گے لیکن یہاں کوئی ایسی مشینری موجود نہیں ہے"...... مرجینا نے جلد جلد بولتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی جیکٹ کی ایک جیب سے اس نے مشین پسٹل نکال لیا۔

"تم کون ہو اور ہمیں کیوں باندھا گیا ہے"...... اچانک اس لڑکی نے خالصتاً یورپی زبان اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا تو مرجینا بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم پہلے پاکیشائی زبان میں بات کر چکی ہو۔ اب یورپی زبان بولنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے"...... مرجینا نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے طنزیہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔

"اپنی زبان کے علاوہ میں تارکی زبان بھی بول سکتی ہوں۔ یہ تم پاکیشیا کا نام کیوں لے رہی ہو۔ میرا ایشیا سے کبھی کوئی تعلق نہیں رہا"...... لڑکی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم جو مرضی آئے کہو۔ تم نے لاشعوری طور پر پاکیشائی زبان بولی ہے اس لئے تم پاکیشائی ہو۔ مجھے بتاؤ کہ تمہارے ساتھیوں

میں عمران کون ہے"...... مرجینا نے سخت لہجے میں کہا۔

"عمران۔ یہ کیسا نام ہے۔ ہم میں تو کوئی عمران نہیں ہے۔ یہ تو مشرقی ٹائپ کا نام ہے"...... لڑکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرے سامنے زیادہ ڈرامہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ایک لمحے میں دونوں آنکھیں نکال کر ہتھیلی پر رکھ دوں گی۔ سمجھیں۔ میرا نام مرجینا ہے مرجینا"...... اس بار مرجینا نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اچھا نام ہے۔ میرا نام مارگریٹ ہے اور ہمارا تعلق سٹونیا سے ہے۔ ہم سب یہاں سیاحت کے لئے آئے ہیں۔ ہمیں رئیل اسٹیٹ ڈیلر نے برائٹ کالونی کی ایک کوٹھی دی۔ جب ہم وہاں پہنچے تو وہاں تالے کی بجائے چھوٹے پھاٹک کو باہر سے کنڈی لگی ہوئی تھی۔ ہم اندر گئے تو اچانک نامانوس سی بو ہماری ناکوں سے ٹکرائی اور ہم بے ہوش ہو گئے۔ اب مجھے ہوش آیا تو ہم اس حالت میں یہاں موجود ہیں اور تم ہم پر مشرقی ہونے کا شک کر رہی ہو۔ کبھی مشرقی نام لیتی ہو، کبھی مشرقی زبان بولنے کا کہتی ہو۔ اگر میں نے لاشعوری طور پر کچھ بولا بھی ہو گا تو وہ تارکی زبان ہو گی کیونکہ میں اپنے بچپن میں تارکی اپنے ماں باپ کے پاس چلی گئی تھی اور وہاں گریجویشن کرنے کے بعد سٹونیا واپس آ گئی اس لئے تارکی زبان بھی مجھے بخوبی آتی ہے"...... صالحہ نے باقاعدہ بیان دینے کے انداز میں بولتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ تارکی والی بات درست ہو سکتی ہے کیونکہ آدھی تارکی یورپ میں ہے اور آدھی ایشیا میں اس لئے ہو سکتا ہے کہ تم ٹھیک کہہ رہی ہو لیکن اب تم زندہ واپس نہیں جا سکتیں۔ یہ میرے ہاتھ میں مشین پسٹل دیکھ رہی ہو۔ میں صرف ٹریگر دباؤں گی اور تم جوانی میں ہی اس دنیا سے کوچ کر جاؤ گی اس لئے جو سچ ہے وہ بتا دو۔ میرا وعدہ کہ میں کم از کم تمہیں تو زندہ رہنے کا موقع بخش دوں گی''...... مرجینا نے کہا۔

''سوری۔ جو سچ تھا وہ میں نے بتا دیا۔ اب تمہاری مرضی۔ جو چاہو کرو۔ میں بندھی ہوئی ہوں اور پھر لڑنے بھڑنے سے ہمارا کیا تعلق۔ ہم تو سٹونیا کی یونیورسٹی سے متعلق ہیں۔ پڑھنا پڑھانا ہمارا کام ہے''...... صالحہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم مجھے مرجینا کو احمق سمجھتی ہو۔ بچہ سمجھتی ہو۔ چلو تم چھٹی کرو۔ میں تمہارے ساتھیوں کے حلق میں انگلی ڈال کر سب کچھ اگلوا لوں گی''...... مرجینا نے یکلخت اس طرح حلق کے بل چیختے ہوئے کہا جیسے اسے ہسٹریا کا دورہ پڑ گیا ہو۔ اس کے ساتھ ہی اس نے مشین پسٹل والا ہاتھ اوپر اٹھا کر سیدھا کیا اور ٹریگر پر اس کی انگلی نے تیزی سے حرکت کی تو صالحہ کو ایک لمحے کے لئے تو یہی خیال آیا کہ اس کا آخری وقت آ گیا ہے لیکن دوسرے لمحے اس نے بے بسی کی موت سے جدوجہد کر کے مرنے کو ترجیح دی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پلک جھپکنے سے بھی کم عرصے میں وہ کرسی سمیت اچھل کر

مرجینا کے اوپر آ پڑی اور مرجینا چیختی ہوئی کرسی سمیت پشت کے بل نیچے گری جبکہ صالحہ کرسی سمیت اس کے اوپر جا گری تھی لیکن دوسرے لمحے مرجینا نے دونوں ہاتھوں سے اسے زور سے دھکا دیا اور صالحہ چیختی ہوئی اچھل کر کرسی سمیت نیچے جا گری اور اس کے ساتھ ہی کڑاکے کی آواز کے ساتھ ہی کرسی ٹوٹ گئی۔ کرسی ٹوٹنے کی وجہ سے رسی کے بل خاصے ڈھیلے پڑ گئے اور اس کے ساتھ ہی صالحہ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئی اور نتیجہ یہ کہ وہ کرسی کی بندش سے آزاد ہو گئی۔ ادھر مرجینا ہاتھ سے نکل کر ایک طرف گرنے والے مشین پسٹل کی طرف لپکی اور جب تک صالحہ کرسی کی بندش سے آزاد ہو کر سنبھلتی مرجینا نے مشین پسٹل سیدھا کر کے اس کا ٹریگر دبا دیا اور ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی صالحہ ایک جھٹکا کھا کر واپس گری اور اس طرح تڑپنے لگی جیسے ذبح ہوتے ہوئے بکری تڑپتی ہے اور صالحہ کی یہ حالت دیکھ کر مرجینا کے منہ سے نکلنے والے قہقہے سے کمرہ گونج اٹھا۔

عمران کے جسم نے جھٹکا سا کھایا اور اس کے تاریک ذہن پر کسی قہقہے نے ایسے اثر ڈالا جیسے کسی نے بم مار دیا ہو اور اس کے ساتھ ہی اس کا تاریک ذہن یکلخت اس طرح روشن ہو گیا جیسے اندھیرے کمرے میں لائٹ جلنے سے روشنی پھیل جاتی ہے۔ اس کی آنکھیں کھلیں تو اس کے جسم نے ایک بار پھر جھٹکا کھایا کیونکہ سامنے فرش پر صالحہ اس طرح تڑپ رہی تھی جیسے بکری ذبح ہوتے ہوئے تڑپتی ہے اور سامنے ایک عورت ہاتھ میں مشین پسٹل پکڑے اس طرح قہقہہ لگا رہی تھی جیسے اس نے پوری دنیا کو فتح کر لیا ہو۔ اس کے قہقہے میں ہذیانی پن تھا اور شاید قہقہے کے اس ہذیانی پن نے عمران کے ذہن پر دھماکے کر کے اسے تاریکی سے روشنی میں تبدیل کر دیا تھا لیکن صالحہ کی حالت دیکھ کر اس کے ذہن میں ایک بار پھر دھماکے شروع ہو گئے۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ کیا ہوا ہے۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ تم نے مرجینا پر حملہ کیا۔ اس مرجینا پر جسے آج تک بڑے سے بڑا مارشل آرٹ کا ماہر بھی انگلی نہیں لگا سکا۔ تمہاری حالت یہی ہونی تھی اور دیکھو میں اب تمہیں کیسے چھلنی کرتی ہوں"...... اس عورت جس نے اپنا نام مرجینا لیا تھا ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے تڑپتی ہوئی صالحہ اس طرح اچھلی جیسے پوری قوت سے پھینکی ہوئی گیند دیوار سے ٹکرا کر واپس آتی ہے۔ اس طرح صالحہ کسی اڑن سانپ کی طرح تقریباً اڑتی ہوئی پوری قوت سے مرجینا سے ٹکرائی۔ یہ ٹکراؤ اس قدر شدت کا تھا کہ صالحہ مرجینا کو ساتھ لئے عقبی دیوار کے ساتھ ایک زوردار دھماکے سے ٹکرائی اور پھر وہ دونوں ہی ایک دھماکے سے نیچے گریں اور نیچے گرنے کے بعد صالحہ تو بے حس و حرکت پڑی رہ گئی جبکہ مرجینا اس طرح اٹھنے لگی جیسے اٹھنے میں اسے بے حد کوشش کرنی پڑ رہی ہو۔ وہ دیوار پر دونوں ہاتھ رکھ کر اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ اس کا سر بار بار اس طرح دائیں بائیں حرکت کر رہا تھا جیسے اس کے سر کو جھٹکے لگ رہے ہوں لیکن وہ مسلسل اٹھتی بھی جا رہی تھی۔ عمران اپنے ہاتھ آزاد کرانے میں لگا ہوا تھا لیکن گانٹھیں اس انداز میں باندھی گئی تھیں کہ وہ کسی صورت اس کی انگلیوں کی گرفت میں نہ آ رہی تھیں۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک آدمی اندر داخل ہوا۔

"میڈم کیا ہوا۔ آپ کو کیا ہوا میڈم"...... اس آدمی نے اندر

داخل ہوتے ہی مرجینا سے مخاطب ہو کر کہا اور دوڑتا ہوا مرجینا کی طرف بڑھا۔

"جیگر۔ جیگر۔ مشین پسٹل سے ان سب کا خاتمہ کر دو"۔ مرجینا نے، جو اب اٹھ کر کھڑی ہونے میں کامیاب ہو چکی تھی لڑکھڑاتے ہوئے لہجے میں آنے والے سے کہا تو جیگر تیزی سے مڑا اور اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر اس کا رخ عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف کیا لیکن اس سے پہلے کہ وہ ٹریگر دباتا فرش پر بے حس و حرکت پڑی ہوئی صالحہ نے یکلخت اس طرح حرکت کی جیسے سانپ اپنا جسم سمیٹتا ہے۔ اس کی ٹانگیں یکلخت اس کے پیٹ کی طرف سمٹیں تو ان کی زد میں نہ صرف جیگر بلکہ لڑکھڑاتی ہوئی مرجینا بھی آ گئی اور وہ دونوں چیختے ہوئے نیچے گرے تو جیگر کے ہاتھ میں پکڑا ہوا مشین پسٹل اس کے ہاتھ سے نکل کر پیچھے جا گرا۔

مشین پسٹل کے فرش پر گرنے کی آواز سے جیسے صالحہ کو قوت مل گئی۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے مشین پسٹل جھپٹا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی گولیاں جیگر کے جسم پر بارش کی طرح پڑنے لگیں لیکن چند لمحوں بعد نہ صرف گولیاں چلنا بند ہو گئیں بلکہ مشین پسٹل بھی صالحہ کے ہاتھ سے نیچے گر گیا اور اس کا جسم ایک بار پھر بے حس و حرکت ہو گیا لیکن اسی لمحے مرجینا رینگتی ہوئی آگے بڑھی اور اس نے ہاتھ بڑھا کر صالحہ کے ہاتھ سے گرا ہوا مشین پسٹل اٹھا لیا۔ عمران کا ذہن تیزی سے گھوما کیونکہ جو کچھ

وہ دیکھ رہا تھا وہ ان سب کے لئے انتہائی خطرناک تھا۔ صالحہ گو بار بار ہمت کر رہی تھی لیکن اس کی جو حالت نظر آ رہی تھی وہ انتہائی تشویش ناک تھی اور اب مرجینا کا مشین پسٹل اٹھا لینا سب سے خطرناک بات تھی کیونکہ وہ انتہائی آسانی سے صالحہ اور عمران اور اس کے بے ہوش پڑے ساتھیوں پر فائر کھول سکتی تھی اور پھر عمران کا خدشہ درست ثابت ہوا۔

مرجینا نے مشین پسٹل کا رخ عمران کے ساتھ کرسی پر موجود صفدر کی طرف کیا اور پھر عمران کی شدید خواہش کہ کسی طرح مرجینا فائرنگ نہ کر سکے غلط ثابت ہوئی اور عمران کا دل اس زور سے دھڑکا جیسے سینہ پھاڑ کر باہر آ گرے گا اور عین اسی لمحے اس کی انگلیاں گانٹھ سے ٹکرائیں لیکن شاید اب اس کے پاس بالکل ہی وقت نہ تھا لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ مرجینا نے ٹریگر دبا دیا تھا لیکن پسٹل کی نال سے گولیاں نکلنے کی بجائے کٹک کٹک کی آوازیں برآمد ہوئیں۔ مشین پسٹل کا یا تو میگزین ختم ہو گیا تھا یا پھر اس میں کوئی خرابی پیدا ہو گئی تھی اور عمران نے یہ دیکھتے ہی گانٹھ کھولنے کی کوششیں شروع کر دیں جبکہ مرجینا نے مشین پسٹل پھینک کر رینگتے ہوئے اس طرف کو بڑھنا شروع کر دیا جدھر اس کا اپنا مشین پسٹل پڑا ہوا تھا لیکن فاصلہ کافی تھا جبکہ مرجینا گھسٹ گھسٹ کر آگے بڑھ رہی تھی۔ وہ بظاہر زخمی نظر نہ آ رہی تھی جبکہ صالحہ کے جسم سے خون نکلتا عمران کو نظر آ رہا تھا۔ عمران اس

دوران گانٹھ کھول لینے میں کامیاب ہو گیا تو وہ تیزی سے اپنے پیر کھولنے کے لئے نیچے کی طرف جھکا ہی تھا کہ اسے دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔ یہ آواز سن کر عمران ایک جھٹکے سے سیدھا ہوا تو ایک آدمی اندر کھڑا حیرت بھری نظروں سے کمرے کا منظر دیکھ رہا تھا۔

''میڈم۔ میڈم۔ آپ کو کیا ہوا''...... اس آدمی نے اچانک چیختے ہوئے کہا اور تیزی سے دوڑتا ہوا مرجینا کی طرف بڑھا۔

''روڈی۔ روڈی۔ انہیں گولیاں مار دو''...... یکلخت مرجینا نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھ سے اب مشین پسٹل ڈیڑھ فٹ دور رہ گیا تھا لیکن عمران اس آدمی روڈی کے اندر آنے کے بعد آئندہ کی پوزیشن سمجھ گیا تھا۔ اس آدمی کے ہاتھوں ان سمیت سب ختم ہو سکتے تھے۔ صالحہ یا تو ختم ہو چکی تھی یا بے ہوش پڑی تھی اس لئے اس کی طرف سے اب مزید کسی تحفظ کا اقدام سامنے نہ آ سکتا تھا۔ ویسے اس نے اپنی ہمت سے بڑھ کر کارکردگی کا مظاہرہ کیا تھا۔ عمران چونکہ خود اس کی جدوجہد کو دیکھتا رہا تھا اس لئے اس کے دل میں صالحہ کے لئے ستائش کے تاثرات موجود تھے لیکن اب موجودہ حالات میں اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تحفظ اس کے ذمے آ گیا تھا۔ چنانچہ اس نے تیزی سے پیروں پر بندھی ہوئی گانٹھیں دونوں ہاتھوں سے بیک وقت کھولنے کی کوشش شروع کر دی اور پھر یہ اس کی خوش قسمتی تھی کہ پیروں پر جو گانٹھیں لگائی گئی تھیں

وہ بے حد سادہ تھیں۔ شاید پیر جکڑنے والوں کا خیال تھا کہ چونکہ اوپری جسم بندھا ہوا ہے اور ہاتھ بھی بندھے ہوئے ہیں اس لئے وہ یہ سادہ گانٹھیں بھی نہیں کھول سکے گا لیکن یہی سادہ گانٹھیں عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے بچاؤ کا ذریعہ بھی ثابت ہو رہی تھیں کیونکہ ایک ایک لمحہ موت یا زندگی کا لمحہ بن چکا تھا۔ جس لمحے عمران نے گانٹھیں کھول کر اپنے آپ کو مکمل طور پر آزاد کرایا۔ اسی لمحے روڈی نے مرجینا کی بات سنتے ہی تیزی سے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف مڑا۔ عمران اور روڈی کے درمیان کافی فاصلہ تھا اور ظاہر ہے کہ عمران اب اڑ کر روڈی تک نہ پہنچ سکتا تھا لیکن اس نے موقع ضائع کرنے کی بجائے اس طرح کرسی پر بیٹھے بیٹھے جمپ لیا جیسے کوئی بھوکا چیتا اچانک اپنے شکار پر حملہ کر دیتا ہے لیکن روڈی بھی تربیت یافتہ آدمی تھا۔ اس نے عمران کے پہنچنے سے پہلے ہی مشین پسٹل کا ٹریگر دبا دیا اور تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی گولیاں عمران کی طرف لپکیں لیکن عمران فضا میں ہی یکلخت غوطہ کھا گیا۔ اس کا اوپری جسم بجلی کی سی تیزی سے نیچے جھکا اور گولیاں اس کے جسم کے اوپر سے چند سینٹی میٹر کے فاصلے سے نکل کر عقبی دیوار سے ٹکرا گئیں لیکن پھر اس سے پہلے کہ روڈی اپنا پسٹل والا ہاتھ نیچے کرتا عمران کی دونوں ٹانگیں بجلی کی سی تیزی سے گھومیں اور روڈی کے ہاتھ پر پوری قوت سے لگیں اور مشین پسٹل روڈی کے ہاتھ سے نکل کر

ایک دھماکے سے دور کونے میں جا گرا۔

پھر اس سے پہلے کہ روڈی سنبھلتا عمران نے ایک بار پھر غوطہ کھایا اور اس کا اڑتا ہوا جسم اس جگہ کے قریب جا پڑا جہاں مرجینا اپنے مشین پسٹل کو اٹھانے کے لئے گھسٹ رہی تھی لیکن اس وقت وہ رکی ہوئی تھی۔ جب روڈی نے عمران پر فائر کھولا تھا اس لئے ابھی وہ اس مشین پسٹل سے چند فٹ کے فاصلے پر تھی۔ روڈی کے ہاتھ سے نکلا ہوا مشین پسٹل کافی دور جا گرا تھا اس لئے عمران نے مرجینا والے مشین پسٹل پر قبضہ کرنے کا فیصلہ کیا تھا اس لئے وہ غوطہ لگا کر اس مشین پسٹل کے قریب جا گرا تھا اور پلک جھپکنے میں وہ اچھل کر جب سیدھا ہوا تو مشین پسٹل اس کے ہاتھ میں تھا۔ یہ سب کچھ پلک جھپکنے میں مکمل ہو گیا تھا۔ پلک جھپکنے سے پہلے روڈی نے عمران پر فائر کھولا تھا لیکن پلک جھپکنے کے عرصے میں روڈی نہ صرف مشین پسٹل سے محروم ہو چکا تھا بلکہ مشین پسٹل عمران کے ہاتھ میں پہنچ چکا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید ایک لمحہ گزرتا کمرے میں تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی روڈی چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل فرش پر گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ عمران نے فائرنگ روکی اور تیزی سے صالحہ کی طرف لپکا۔

''مم۔ مم۔ میں ٹھیک ہوں''...... صالحہ کی مدھم سی آواز سنائی دی۔ صالحہ ہوش میں تھی لیکن شاید خون زیادہ بہہ جانے کی وجہ سے وہ حرکت کرنے سے قاصر ہو گئی تھی۔ اسی لمحے عمران نے مرجینا کو

ایک جھٹکے سے اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھتے دیکھا۔ وہ شاید جان کے خوف کی وجہ سے باقی ہر بات بھول چکی تھی اور اس میں اتنی ہمت آ گئی تھی کہ وہ اس طرح اٹھ کر بھاگ سکے لیکن صالحہ کی آواز سن کر اوپر کو اٹھتے ہوئے عمران کا بازو گھوما اور دوڑنے کی کوشش کرتی ہوئی مرجینا اپنی پسلیوں پر عمران کی ہتھیلی کی ضرب کھا کر چیختی ہوئی پہلو کے بل فرش پر جا گری اور عمران نے لات چلائی اور گر کر اٹھنے کی ایک بار پھر کوشش کرتی ہوئی مرجینا کنپٹی پر ضرب کھا کر ایک بار پھر نیچے گری اور ساکت ہو گئی۔ عمران تیزی سے اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھا۔ اس نے صفدر کے عقب میں جا کر اس کے ہاتھ کھولے اور پھر اس کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ اس کے لئے ایک ایک لمحہ قیمتی تھا کیونکہ اسے یہ معلوم نہ تھا کہ باہر جیگر اور روڈی کی طرح اور کتنے مسلح اور تربیت یافتہ افراد موجود ہیں اور صالحہ گو ہوش میں تو تھی لیکن اس کی اصل حالت کیا ہے۔ چند لمحوں بعد صفدر کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو عمران نے دونوں ہاتھ ہٹائے اور ساتھ بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل کی طرف مڑ گیا۔ عمران نے اس کے ہاتھ کھولے اور پھر اس کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ اس دوران صفدر کی آنکھیں کھل گئیں۔

''صفدر۔ صفدر۔ ہوش میں آؤ۔ ہم شدید خطرے میں ہیں''۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا تو صفدر کے جسم کو زور دار جھٹکا لگا اور وہ

ہوش میں آتے ہی لاشعوری طور پر ایک جھٹکے سے کھڑا ہو گیا لیکن پیر بندھے ہونے کی وجہ سے وہ آگے کی طرف جھکا ہی تھا کہ اسے پیر بندھے ہونے کا شعور ہو گیا اور وہ دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا اور پھر اس نے جھک کر چند لمحوں میں پیر آزاد کرا لئے۔ اس دوران کیپٹن شکیل ہوش میں آ چکا تھا۔

''انہیں سنبھالو۔ میں باہر چیک کرتا ہوں۔ صالحہ شدید زخمی ہے۔ جولیا کو ہوش میں لے آؤ۔ وہ صالحہ کو سنبھال لے گی''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور پھر دوڑتا ہوا دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ مشین پسٹل وہ پہلے ہی جیب میں ڈال چکا تھا۔ پھر اس نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے مشین پسٹل جیب سے نکال لیا لیکن باہر آ کر اس نے پوری کوٹھی کو چیک کیا مگر وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ ایک کمرے میں اسے الماری میں رکھا ہوا میڈیکل باکس نظر آ گیا تو وہ میڈیکل باکس اٹھائے واپس مڑا اور جب وہ کمرے میں داخل ہوا تو جولیا، صالحہ پر جھکی ہوئی تھی جبکہ کیپٹن شکیل، تنویر کو ہوش دلانے کی کوشش کر رہا تھا۔

''صفدر۔ تم اس عورت مرجینا کو اٹھا کر کسی کرسی پر مضبوطی سے باندھ دو۔ یہ انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ ہے اس لئے خیال رکھنا۔ میں جولیا کے ساتھ مل کر صالحہ کی بینڈیج کرتا ہوں''...... عمران نے میڈیکل باکس صالحہ کے قریب فرش پر رکھتے ہوئے ساتھ کھڑے صفدر سے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا مرجینا کی طرف بڑھ گیا جبکہ عمران

نے میڈیکل باکس کھولا اور پھر جولیا کی مدد سے اس نے صالحہ کے جسم میں موجود گولیاں پہلے باہر نکالیں۔ اسے دو گولیاں لگی تھیں۔ ایک دائیں پسلیوں پر اور دوسری بائیں کاندھے پر۔ پسلیوں پر لگنے والی گولی ترچھی ہو کر سائیڈ میں چلی گئی تھی اس لئے زخم زیادہ کاری نہ تھا اور کاندھے پر لگنے والی گولی بھی کاندھے کی پشت پر موجود تھی اس لئے صالحہ نہ صرف ہوش میں تھی بلکہ اس کے جسم سے زیادہ خون بھی نہ نکلا تھا۔ البتہ وہ اٹھ کر کھڑی ہونے کے قابل نہ تھی۔ بینڈیج کے بعد عمران نے اسے چند ضروری انجکشن لگائے اور جب صالحہ کی حالت خاصی سدھر گئی تو عمران نے میڈیکل باکس بند کیا اور صالحہ کو کرسی پر بٹھانے کا کہہ کر وہ اس کرسی کی طرف بڑھا جس پر مرجینا کو بٹھا کر رسی سے باندھا گیا تھا۔

''سوائے جولیا کے باقی سب باہر کا خیال رکھیں۔ کسی بھی لمحے ان کے دوسرے ساتھی آ سکتے ہیں جبکہ صفدر۔ تم اس پوری کوٹھی کی تفصیل سے تلاشی لو۔ مرجینا فارمولا لے اڑی تھی۔ ہم نے وہ فارمولا حاصل کرنا ہے۔ کیپٹن شکیل تمہارا ساتھ دے گا''...... عمران نے کہا۔

''اس مرجینا سے ہی پوچھ لو۔ یہ خود بتائے گی کہ فارمولا کہاں ہے''...... جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

''صالحہ نے جس ہمت اور بہادری سے کام لیا ہے اس کی وجہ سے میں عورتوں کے خلاف کوئی بات نہیں کرنا چاہتا ورنہ دنیا میں

تین ضدیں مشہور ہیں۔ ایک بادشاہ کی ضد، دوسری عورت کی ضد، اور تیسری بچے کی ضد اور مرجینا نہ صرف عورت ہے بلکہ تربیت یافتہ سپر ایجنٹ بھی ہے اس لئے اس کی ضد عام عورتوں کی ضد سے کئی گنا زیادہ ہوسکتی ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''عمران صاحب۔ ہمارے ہوش میں آنے سے پہلے یہاں کیا ہوا تھا۔ آپ نے کوئی تفصیل نہیں بتائی۔ اب آپ صالحہ کو خراج تحسین پیش کر رہے ہیں۔ ہمیں بتائیں تو سہی کہ کیا ہوا ہے''۔ کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران نے اپنے ہوش میں آنے سے لے کر آخری لمحے تک پوری تفصیل بتا دی تو جولیا اور تنویر سمیت سب کے چہروں پر صالحہ کے لئے تحسین کے شدید تاثرات ابھر آئے کیونکہ انہیں اب اندازہ ہوا تھا کہ صالحہ نے زخمی ہونے کے باوجود اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے ساتھیوں کو بچانے کے لئے جو جان لیوا جدوجہد کی تھی اس کا شاید کوئی بدل ہی نہ تھا اور پھر صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر تینوں صالحہ کی طرف تحسین آمیز نظروں سے دیکھتے ہوئے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

''تمہارے پاس خنجر ہوگا۔ وہ مجھے دو۔ میں اس مرجینا سے معلوم کرتی ہوں کہ فارمولا کہاں ہے''...... جولیا نے کہا۔

''تم کیا کرو گی۔ خنجر سے اس کی ناک کے نتھنے کاٹ کر اس سے معلوم کرو گی یا کچھ اور کرو گی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں اس کی دونوں آنکھیں نکال دوں گی۔ اس کی ناک کاٹ دوں گی۔ اس کے جسم پر اتنے زخم لگاؤں گی کہ کمپیوٹر بھی ان کی گنتی مکمل نہ کر سکے گا۔ اس نے صالحہ اور ہمیں مارنے کی اپنی طرف سے بھرپور کوشش کی ہے۔ یہ تو صالحہ کی ہمت اور تمہاری پھرتی نے کام دکھا دیا ورنہ ہم سب اس وقت عالم برزخ میں پہنچ چکے ہوتے۔ یہ کسی رعایت کی مستحق نہیں ہے''...... جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''میں نے کہا ہے کہ یہ تربیت یافتہ سپر ایجنٹ ہے اس لئے اس نے لازماً وہ کورس کیا ہوا ہوگا جس کے بعد اس نے اپنے ذہن کو اس انداز میں بلینک کر لینا ہے کہ اسے کسی درد یا چوٹ کا احساس تک نہ ہوگا اور یہ بہرحال ایک عورت ہے اور عورت کے ناک کے نتھنے کاٹنا غیر مہذب بات ہے اور اگر یہ مر گئی تو ہم ہمیشہ کے لئے اس اہم ترین فارمولے سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم اس سے کیسے اگلواؤ گے۔ کیا ذہن سے خیالات چیک کر کے یا پھر آئیڈیاز ٹرانسفر کر کے''...... جولیا نے کہا۔

''سپر ایجنٹ کو ایسے حربوں سے چیک نہیں کیا جا سکتا۔ بہرحال دیکھو۔ اس کا ردعمل دیکھ کر کوئی فیصلہ کرنا پڑے گا''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں دیکھتی ہوں کہ تم کیا کرتے ہو''...... جولیا

نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ جولیا نے یہ فقرہ اس لئے کہا ہے کہ اسے یقین ہے کہ عمران مرجینا کے لئے نرم گوشہ رکھتا ہے۔

"اس کا ناک اور منہ بند کر کے اسے ہوش میں لے آؤ"۔ عمران نے کہا تو جولیا کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔ وہ عمران سے اپنے جذباتی لگاؤ کی وجہ سے چھوٹی چھوٹی باتوں پر ناراض بھی جلدی ہو جاتی تھی اور عمران کے عام سے فقرے پر خوش بھی ہو جاتی تھی اور عمران چونکہ ان معاملات کو ذہنی طور پر سمجھتا تھا اس لئے وہ دانستہ ایسے فقرے بولتا رہتا تھا۔ اب بھی جولیا کو گو پہلے سے معلوم تھا کہ عمران سوائے اشد ترین ضرورت کے کسی عورت کا خود ناک اور منہ بند کر کے اس کو ہوش میں لانے سے گریز کرتا ہے لیکن عمران نے چونکہ جولیا سے کہا تھا کہ وہ مرجینا کا ناک اور منہ بند کر کے اسے ہوش میں لائے اور خود اس نے ایسا نہ کیا تھا اس لئے جولیا اس کی ذہنی پاکیزگی پر خود ہی سوچ کر خوش ہو گئی تھی۔ عمران بھی اس کا چہرہ کھل اٹھتے دیکھ کر مسکرا دیا۔

جولیا آگے بڑھی اور اس نے کرسی کے عقب میں جا کر بے ہوش مرجینا کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب مرجینا کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو اس نے ہاتھ ہٹائے اور صالحہ کے ساتھ پڑی خالی کرسی پر بیٹھ گئی جبکہ عمران سامنے والی کرسی پر بیٹھ چکا تھا جو پہلے فرش پر گری

ہوئی تھی جسے اٹھا کر عمران نے سیدھا کر لیا تھا۔ عمران کی نظریں مرجینا پر جمی ہوئی تھیں جبکہ جولیا بھی گردن موڑ کر مرجینا کی طرف ہی دیکھ رہی تھی۔ ہوش میں آتے ہی مرجینا نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن بندھی ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گئی۔ پھر اس نے نظریں گھما کر ہال کا جائزہ لیا اور اس کے بعد اس کی نظریں سامنے بیٹھے ہوئے عمران پر جم گئیں۔ عمران نے اس کی آنکھوں میں موجود خلاء کو محسوس کر لیا اور اب وہ سمجھ گیا تھا کہ مرجینا کے ساتھ کیا ہوا تھا اور وہ کیوں بے بس ہو گئی تھی۔ اس نے دیکھ لیا تھا کہ جب صالحہ نے اس پر حملہ کیا تھا تو وہ اسے دھکیل کر عقبی دیوار تک پوری قوت سے لے گئی تھی اور مرجینا کا سر اس دیوار سے ٹکرایا تھا اور اس کے بعد ہی مرجینا میں وہ قوت نہ رہی تھی جس کا عام حالات میں وہ اظہار کرتی تھی۔ پہلے تو وہ سمجھ نہ سکا تھا کہ مرجینا کو کیا ہوا ہے لیکن اب اس کی آنکھوں میں موجود ہلکا سا خلاء دیکھ کر وہ سمجھ گیا تھا کہ اس کے ذہن کو چوٹ لگی ہے جس سے پوری طرح اب بھی نہیں سنبھل پا رہی۔

"تمہارا نام مرجینا ہے اور تم فان لینڈ کی بلیو ایجنسی کی سپر ایجنٹ ہو۔ تم نے ہی سپیشل سٹور پر حملہ کر کے وہاں سے پاکیشیائی فارمولا اڑا لیا اور تم نے ہی کاسٹریا کے سپر ایجنٹ آسٹن کو اس کے ساتھیوں سمیت ان کی رہائش گاہ پر ہلاک کر دیا"...... عمران نے بڑے سپاٹ سے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم کون ہو"...... مرجینا نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔

"تم ابھی تک نہیں سمجھ سکی۔ میں اپنا تعارف کرا دیتا ہوں۔ میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو مرجینا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور عمران یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اس کے تعارف کے بعد مرجینا کی آنکھوں میں ذہنی چوٹ کی وجہ سے جو خلاء نظر آ رہا تھا وہ بھر چکا تھا اور وہ پوری طرح شعور میں آ گئی تھی۔ شاید یہ اس کے تعارف کا نتیجہ تھا۔

"تمہاری ساتھی عورت واقعی بے حد بہادر ہے۔ اس نے جس انداز میں میرا اور میرے ساتھیوں کا مقابلہ کیا ہے اس نے مجھے حیران کر دیا۔ کاش دیوار سے ٹکرا کر مجھے ذہنی چوٹ نہ لگتی اور میں پوری طرح ہوش میں رہتی تو نتیجہ مختلف نکلتا۔ بہرحال تم جو کوئی بھی ہو یہ سن لو کہ تمہیں خالی ہاتھ واپس جانا ہو گا۔ تم مجھے ہلاک تو کر سکتے ہو لیکن تم میری زبان نہیں کھلوا سکتے۔ ویسے مجھے ایک بات اب بھی سمجھ نہیں آئی کہ سپیشل سٹور میں تم بے ہوش پڑے تھے اور ہم نے تمہیں ہلاک کرنے کی کوشش کی مگر حیرت انگیز طور پر اسلحہ جام ہو گیا۔ میں نے سوچا کہ وہاں کوئی خصوصی مشینری نصب ہو گی جس کی وجہ سے وہاں اسلحہ جام رہتا ہو گا لیکن یہاں بھی وہی ہوا۔ تمہاری ساتھی عورت نے مجھے دھکیل کر دیوار سے ٹکرایا اور میں اس

دیوار سے ضرور ٹکرائی لیکن ایسا تو اکثر ہوتا رہتا ہے۔ مجھ جیسی سپر ایجنٹ کو ایسے ٹکراؤ سے کیا فرق پڑتا ہے لیکن اس بار میرا ذہن اس طرح ناکارہ ہو گیا جیسے ہزاروں ٹکڑوں میں بٹ گیا ہو۔ میں نے اپنی قوت ارادی کے بل بھرپور کوشش کی لیکن پھر تم پراسرار طور پر آزاد ہو کر میدان میں کود پڑے۔ یہ سب تمہاری موجودگی میں کیوں ہوتا ہے"...... مرجینا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سپیشل سٹور میں تم نے بے ہوش کر دینے والی زود اثر گیس فائر کی تھی جس کی وجہ سے ہم سب جو اندر تھے بے ہوش ہو گئے تھے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تم ہم سے چند منٹ پہلے گیٹ توڑ کر اندر داخل ہو گئے تھے"...... مرجینا نے جواب دیا۔

"جبکہ اس سے پہلے ہم نے بھی اندر بے ہوش کر دینے والی زود اثر گیس فائر کی تھی اور جب فضا میں ایسی گیس کی زیادتی ہو جائے تو ہر قسم کی مشینری اور میکنزم جام ہو جاتا ہے۔ اسلحہ جام ہماری وجہ سے نہیں ہوا بلکہ تمہاری وجہ سے ہوا تھا اور جہاں تک یہاں تمہارے ذہن کو سخت چوٹ لگنے کی بات ہے تو ایسا اس وقت ہوتا ہے جب سر کا عقبی حصہ پوری قوت سے کسی ٹھوس چیز سے ٹکراتا ہے۔ میری ساتھی نے جس طرح حملہ کیا تھا اس میں اس نے اپنی پوری قوت استعمال کی تھی اور تمہارے سر کا عقبی حصہ پوری قوت سے دیوار سے ٹکرایا۔ اگر تم گردن تھوڑی سی بھی موڑ لیتی تو اس

حالت سے بچ جاتی لیکن تم نے گردن سیدھی رکھی جس کا نتیجہ جو نکلنا تھا وہ نکلا''...... عمران نے مزید وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''تم سائنس دان ہونے کے باوجود اس فیلڈ میں کیوں آئے ہو''...... مرجینا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''تاکہ تم جیسی ایجنٹوں کو سبق پڑھا سکوں۔ بہرحال اب باتیں بھی بہت ہو گئی ہیں اور تم بھی اب پوری طرح ہوش میں ہو۔ تم نے سپیشل سٹور سے فارمولا اڑایا ہے اور یہ طے ہے کہ وہ فارمولا تمہارے پاس ہے۔ اگر تم وہ فارمولا ہمیں دے دو کیونکہ یہ ہماری ملکیت ہے تو تم اپنی زندگی بچا سکتی ہو لیکن اگر تم نے خوانخواہ ضد کی تو فارمولا تو ہم بہرحال حاصل کر ہی لیں گے لیکن تمہارا حشر عبرتناک ہو سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''میں نے پہلے ہی کہا ہے کہ تمہیں خالی ہاتھ واپس جانا ہوگا۔ تم کیا کرو گے۔ مجھ پر ذہنی اور جسمانی تشدد کرو گے لیکن میں نے سپر ایجنٹ بننے کے لئے خصوصی کورس کئے ہوئے ہیں۔ کسی قسم کے تشدد کا مجھ پر کوئی اثر نہیں ہوگا اور زیادہ سے زیادہ تم مجھے ہلاک کر دو گے۔ کر دو۔ ہماری زندگی میں موت کے استقبال کے لئے تیار رہتے ہیں''...... مرجینا نے بڑے ٹھوس لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اسے میرے حوالے کر دو عمران اور تم باہر چلے جاؤ۔ پھر دیکھو یہ کیسے بولتی ہے''...... صالحہ کے ساتھ کرسی پر خاموش بیٹھی ہوئی جولیا

نے یکلخت غصیلے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''یہ عقلمند عورت ہے۔ اسے معلوم ہو چکا ہے کہ گیم اس کے ہاتھ سے نکل چکی ہے اس لئے یہ اپنی زندگی کو ایک ایسے فارمولے کے لئے جو اس کے ملک کی ملکیت بھی نہیں ہے اور جسے ہم بعد میں بھی حاصل کر سکتے ہیں داؤ پر نہیں لگائے گی''...... عمران نے کہا۔

''سوری۔ میرے پاس کوئی فارمولا نہیں ہے۔ تم سے یا تمہاری اس عورت سے جو ہو سکتا ہے کر لو''...... مرجینا نے یکلخت سپاٹ لہجے میں کہا تو جولیا کرسی سے اٹھ کر عمران کی طرف بڑھنے لگی۔

''مجھے دو خنجر۔ میں دیکھتی ہوں کہ یہ کیسے نہیں بولتی''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''تم اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔ یہ بغیر خنجر کے بھی بولے گی''۔ عمران نے قدرے سخت لہجے میں کہا تو جولیا ہونٹ چباتی ہوئی مڑی اور واپس جا کر صالحہ کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی۔ اس کے چہرے کے تاثرات بتا رہے تھے کہ اسے مرجینا سے زیادہ عمران پر غصہ آ رہا ہے۔ ظاہر ہے وہ یہی سمجھ رہی تھی کہ عمران اس مرجینا کے لئے نرم گوشہ اپنے دل میں رکھتا ہے اس لئے وہ اس پر تشدد بھی نہیں کر رہا لیکن عمران کے سخت لہجے سے وہ مجبوراً واپس جا کر کرسی پر بیٹھ گئی کیونکہ بہرحال عمران اس وقت لیڈر تھا اور ڈسپلن قائم رکھنے کے لئے اسے اس کا حکم ماننا پڑتا تھا۔

''میں چاہوں تو تمہارے لاشعور سے سب کچھ معلوم کر سکتا ہوں لیکن پھر تمہارا ذہن ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا اور پھر تمہیں ہلاک کرنا ضروری ہو جائے گا اس لئے آخری بار کہہ رہا ہوں کہ اپنی زندگی بچا لو اور فارمولا ہمارے حوالے کر دو''...... عمران نے مرجینا کی طرف دیکھتے ہوئے خاصے سخت لہجے میں کہا۔

''میں نے کہا نا کہ میرے پاس کوئی فارمولا نہیں ہے۔ نہ میرے شعور میں ہے اور نہ ہی میرے لاشعور میں۔ تم سے جو ہوتا ہے کر لو''...... مرجینا واقعی ضد پر اتر آئی تھی۔ شاید وہ عورت ہونے کے ناطے جولیا کے سامنے سرنڈر نہیں کرنا چاہتی تھی۔

''جولیا۔ اس کے دونوں کان پکڑ لو''...... عمران نے کہا تو جولیا تیزی سے اٹھ کر کرسیوں کے پیچھے سے ہوتی ہوئی مرجینا کے عقب میں آ گئی اور پھر اس نے مرجینا کے دونوں کان مضبوطی سے پکڑ لئے۔

''یہ۔ یہ کیا کر رہے ہو۔ یہ کس قسم کی تشدد ہے''...... مرجینا نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا کیونکہ اس طرح کے تشدد کا اس نے سوچا بھی نہ تھا لیکن عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیں لیکن چند منٹوں بعد اس نے بے اختیار ایک جھٹکے سے نظریں ہٹا لیں۔ مرجینا کی آنکھوں کا رنگ ان چند منٹوں میں سرخ ہو گیا تھا۔

''بس کان چھوڑ دو''...... عمران نے کہا تو جولیا نے کان چھوڑ

دیئے۔

''معلوم ہو گیا کہاں سے فارمولا''...... جولیا نے اپنی کرسی کی طرف جاتے ہوئے کہا۔

''میں نے آئی ٹی کے ذریعے اس کے لاشعور کو ٹٹولا ہے۔ وہاں فارمولا تو موجود ہے لیکن کہاں ہے یہ بات موجود نہیں ہے۔ یہ واقعی بے حد تربیت یافتہ عورت ہے۔ اس نے اپنے لاشعور کو بھی اس بات سے لاعلم رکھا ہوا ہے اور شعوراً یہ بتائے گی نہیں''۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تو تم آئی ٹی کے ماہر ہو۔ پھر تمہیں معلوم نہیں ہے کہ میں نے بھی اس پر خصوصی کورس کئے ہوئے ہیں اس لئے تمہیں میرے لاشعور سے بھی کچھ معلوم نہیں ہو سکتا لیکن یہ کان پکڑنے والی کیا حرکت تھی۔ اس کا کیا تعلق''...... مرجینا نے کہا تو عمران ہنس پڑا۔

''مجھے معلوم تھا کہ تم اپنے شعور اور لاشعور دونوں کو چند لمحوں میں بلینک کر سکتی ہو لیکن جب کسی کے ذہن پر حیرت سوار ہو جائے تو پھر وہ نہ شعور کو بلینک کر سکتا ہے نہ لاشعور کو اور کان پکڑنے کی وجہ تسمیہ چونکہ تمہیں معلوم نہیں ہو سکی اس لئے تم پر حیرت کا غلبہ رہا اور تم اپنے لاشعور کو بلینک نہ کر سکی''...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ تم واقعی اپنے فن کے ماہر ہو لیکن

تمہارے مقابل مرجینا ہے اس لئے تم بہرحال جو کچھ بھی کر لو تمہیں فارمولا نہیں مل سکتا''...... مرجینا نے طنزیہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اب تمہارے شعور سے معلوم کرنا پڑے گا اور ظاہر ہے شعوری طور پر یہ تم خود بتاؤ گی''...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

''میں کسی صورت بھی نہیں بتاؤں گی''...... مرجینا نے چیلنج بھرے لہجے میں کہا۔

''تم خود بتاؤ گی''...... عمران نے کرسیوں کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور پھر ایک کرسی پر پڑی ہوئی رسی اٹھا کر اس نے ہاتھ پر لپیٹی اور جولیا کی طرف مڑ گیا جو خود اس انداز میں عمران کی طرف دیکھ رہی تھی جیسے بچے شعبدہ باز کی طرف اشتیاق اور حیرت سے دیکھتے ہیں کہ نجانے شعبدہ باز اب کیا شعبدہ دکھانے والا ہے۔

''اس کا خیال رکھنا جولیا۔ یہ تربیت یافتہ ایجنٹ ہے اور ابھی اس کا تمہارے ہاتھوں مارا جانا ہمارے خلاف جائے گا۔ میں دس منٹ بعد آتا ہوں''...... عمران نے کہا اور واپس مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

''کیا ہوا عمران صاحب۔ کیا فارمولا مل گیا''...... باہر موجود صفدر نے کہا۔ وہ اس کمرے سے باہر موجود تھا جبکہ تنویر پھاٹک کے پاس کھڑا تھا اور کیپٹن شکیل شاید عقبی طرف نگرانی کر رہا تھا۔

''نہیں۔ یہ عورت مرجینا بے حد تربیت یافتہ ایجنٹ ہے۔ میں

نے اس پر آئی ٹی کا عمل بھی کیا ہے لیکن اس نے اپنے لاشعور سے بھی اس بات کو چھپایا ہوا ہے اور شعوری طور پر بتانے سے انکاری ہے بلکہ عورتوں کی مشہور ضد کی طرح اس پر ضد سوار ہے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو پھر اب آپ کہاں جا رہے ہیں''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس کے شعور سے معلومات حاصل کرنے کا بندوبست کرنے جا رہا ہوں۔ تم نے اور کیپٹن شکیل نے تلاشی تو لی ہو گی یہاں کی''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن فارمولا نہیں مل سکا''...... صفدر نے کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا ساتھ والے کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کمرے کا دروازہ بھی کھلا ہوا تھا۔ وہ کمرے میں داخل ہوا۔ وہ پہلے یہاں چیک کر گیا تھا۔ اس کمرے میں اٹیچ باتھ تھا۔ وہ دروازہ کھول کر اس باتھ میں داخل ہوا۔ اس نے ہاتھ پر لپٹی رسی کھولی اور پھر اس کا ایک بل کھول کر اس نے اس کا ایک دھاگہ توڑا اور اسے کھینچنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ رسی میں سے ایک بڑا سا دھاگہ علیحدہ کر چکا تھا۔ اس نے رسی وہیں پھینکی اور آگے بڑھ کر اس نے اس جگہ کا ڈھکن ہٹایا جہاں سے باتھ روم کے فرش کا پانی نکالا جاتا تھا۔ اس نے دھاگے کے ایک سرے پر مخصوص انداز کا حلقہ بنا کر گانٹھ لگا دی اور پھر اکڑوں بیٹھ کر اس نے گٹر لائن

میں جھانکا تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ ڈھکن کے قریب ہی اندر ایک آٹھ ٹانگوں والا انتہائی مکروہ کیڑا موجود تھا۔ عمران نے رسی کے حلقے کو اس کیڑے کی دم میں ڈال کر رسی کو ہلکا سا جھٹکا دیا تو حلقہ تنگ ہو گیا اور چند لمحوں بعد کیڑا اس رسی کے سر سے بندھ چکا تھا۔ عمران اٹھ کر کھڑا ہوا اور اس نے رسی کو اوپر اٹھایا تو مکروہ کیڑا رسی کے سرے پر کلبلانے لگا۔ عمران اسے اٹھائے باتھ روم سے باہر آیا اور پھر کمرے سے نکل کر وہ اس کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا جہاں جولیا اور صالحہ کے ساتھ مرجینا موجود تھی۔ صفدر وہاں سے ہٹ کر پھاٹک کے قریب موجود تنویر کے ساتھ کھڑا تھا۔ عمران کمرے میں داخل ہوا تو اس نے اپنے ہاتھ عقب میں کر رکھے تھے۔ مرجینا کے ساتھ جولیا بڑے چوکنا انداز میں کھڑی تھی جبکہ صالحہ بھی اب پوری طرح ہوش میں نظر آ رہی تھی۔

"ہاں۔ اب آخری بار پوچھ رہا ہوں کہ فارمولا کہاں ہے"۔ عمران نے کرسیوں کے قریب پہنچ کر بڑے سخت لہجے میں کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ مجھے نہیں معلوم۔ میں کتنی بار کہوں"۔ مرجینا نے طنزیہ انداز میں کہا۔

"اوکے۔ ابھی تمہیں یاد آ جائے گا کہ کہاں ہے۔ یہ دیکھو"۔ عمران نے عقب میں موجود ہاتھ آگے کرتے ہوئے کہا جس میں رسی کے سرے پر انتہائی مکروہ صورت آٹھ ٹانگوں والا کیڑا کلبلا رہا

تھا۔

"یہ۔ یہ کیا ہے۔ ہٹاؤ اسے۔ ہٹاؤ اسے"...... مرجینا نے یکلخت دہشت زدہ انداز میں چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ جولیا نے بھی منہ پھیر لیا تھا اور صالحہ نے بھی آنکھیں بند کر لی تھیں۔

"اگر تم نہیں بتاؤ گی تو میں اسے تمہاری گردن پر چھوڑ دوں گا اور یہ تمہارے پورے جسم پر رینگتا پھرے گا"...... عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ نہیں۔ ایسا مت کرو۔ تمہیں تمہارے خدا کی قسم۔ ایسا مت کرو۔ میں اسے برداشت نہیں کر سکتی۔ مت کرو ایسا"۔ مرجینا نے یکلخت رو دینے والے لہجے میں بولتے ہوئے کہا۔

"یہ لو جولیا۔ اسے مرجینا کی گردن پر چھوڑ دو"...... عمران نے کرسی کے عقب میں کھڑی جولیا سے کہا۔

"یہ کام تم خود کرو۔ میں باہر جا رہی ہوں"...... جولیا نے کہا اور اس کرسی کی طرف بڑھی جس پر صالحہ موجود تھی تاکہ عقب سے فرنٹ پر آ کر باہر جا سکے۔

"مجھے بھی ساتھ لے چلو۔ بند آنکھوں کے باوجود یہ مجھے نظر آ رہا ہے"...... صالحہ نے چیختے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ چلو۔ نجانے اس قدر مکروہ کیڑے کو یہ مرد کیسے دیکھتے ہیں"...... جولیا نے کہا اور پھر صالحہ کو لے کر وہ اسے پکڑے بیرونی

دروازے کی طرف بڑھ گئی جبکہ مرجینا آنکھیں بند کئے مسلسل نو، نو، نو کی گردان کر رہی تھی۔ وہ بار بار اس طرح جھریاں لے رہی تھی جس طرح واقعی مکروہ صورت کیڑا اس کے جسم پر رینگتا پھر رہا ہو۔

"تم آنکھیں بند کرو یا کھولو اس سے اس کیڑے کو کوئی فرق نہیں پڑے گا"...... عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا اور پھر وہ عقب میں جا کر مرجینا کے عقب میں کھڑا ہو گیا۔ ایک ہاتھ سے اس نے مرجینا کی جیکٹ اور اندر موجود شرٹ کو پکڑ کر کھینچ لیا۔

"نہیں۔ نہیں۔ پلیز۔ رحم کرو۔ رحم کرو"...... اس بار مرجینا نے دہشت زدہ انداز میں مسلسل جھرجھریاں لیتے ہوئے چیخ کر کہا۔

"میں صرف تین تک گنوں گا۔ اس کے بعد کیڑا تمہارے جسم پر چھوڑ کر باہر چلا جاؤں گا۔ اب تم خود سوچو کہ تمہارے ساتھ کیا ہو گا۔ ایک"...... عمران نے کہا اور آخر میں ایک کہہ کر دیا۔

"رک جاؤ۔ میں بتاتی ہوں۔ رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ مجھے مار ڈالو۔ مگر یہ کام نہ کرو"...... مرجینا نے اور زیادہ دہشت زدہ انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"دو"...... عمران نے گنتی جاری رکھتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ فارمولا موجود ہے۔ اس کوٹھی میں موجود ہے۔ ساتھ والے کمرے میں موجود ہے۔ میں بتاتی ہوں۔ پلیز رحم کرو۔ اسے باہر لے جاؤ۔ میرا وعدہ کہ میں بتا دوں گی"...... مرجینا نے اسی طرح دہشت زدہ انداز میں کہا۔

"میں تین کہنے والا ہوں۔ بولو۔ کہاں ہے فارمولا۔ بولو ورنہ"۔ عمران نے کہا۔

"وہ۔ وہ فارمولا ساتھ والے کمرے کی الماری کے عقب میں اندر کی طرف زمین پر پڑا ہے۔ جب تک تم الماری کو نہ کھسکاؤ گے تمہیں مائیکروفلم کی ڈبیا نظر ہی نہیں آئے گی۔ جا کر لے لو۔ لے لو۔ اب میں کیا کروں۔ یہ ناقابل برداشت ہے۔ ناقابل برداشت"...... مرجینا نے آخر میں رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"میں جا رہا ہوں اور اگر فارمولا وہاں نہ ہوا تو پھر اسے تمہارے جسم کی سیر کرنے سے کوئی نہ روک سکے گا"...... عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے کے دروازے کی طرف چل پڑا۔ کیڑا ابھی تک اس کے ہاتھ میں موجود رسی کے سرے سے بندھا ہوا موجود تھا۔ دوسرے کمرے میں جا کر اس نے کیڑے والی رسی کو ہینگر کے ساتھ باندھا اور پھر ایک طرف موجود الماری کو اس نے دونوں ہاتھوں سے سائیڈ پر دھکیلا اور الماری کے کھسکتے ہی اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہاں واقعی مائیکروفلم کی مخصوص ڈبیہ موجود تھی۔ یہ واقعی ایسی جگہ تھی جس کا خیال کسی کو بھی نہ آ سکتا تھا اور جب تک الماری کو نہ کھسکایا جائے فارمولا بھی نہ مل سکتا تھا۔ اس نے فارمولا اٹھایا اور اسے چیک کیا اور پھر اسے جیب میں ڈال کر اس نے ہینگر سے بندھی ہوئی رسی کھولی اور کیڑے کو زمین پر ڈال کر بوٹ سے کچل دیا اور پھر اس کمرے سے نکل کر واپس اس

کمرے میں پہنچ گیا جہاں مرجینا موجود تھی۔ اسے خطرہ تھا کہ مرجینا
اپنے آپ کو آزاد نہ کرا چکی ہو لیکن اس کا اندازہ غلط ثابت ہوا۔
مرجینا ویسے ہی آنکھیں بند کئے کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔

''شکریہ مرجینا۔ فارمولا مجھے مل چکا ہے۔ اس کیڑے کو بھی میں
نے کچل دیا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو مرجینا نے
بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

''تم مجھ سے بھی بہت آگے ہو۔ میں سوچ بھی نہ سکتی تھی کہ
مجھے اس انداز میں مجبور کیا جا سکتا ہے۔ آج سے پہلے میں یہی سمجھتی
تھی کہ میرا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا لیکن آج مجھے احساس ہوا ہے کہ
تم جیسے لوگ بھی اس دنیا میں موجود ہیں جنہوں نے ایک حقیر
کیڑے کی بناء پر مجھ سے وہ کچھ اگلوا لیا ہے جو شاید میں مر کر بھی
نہ بتاتی''...... مرجینا نے لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے کہا۔

''اب تم بتاؤ کہ تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے۔ تم تو اس
فارمولے کو حاصل کرنے پاکیشیا ضرور آؤ گی کیونکہ تمہارے اندر ضد
کا مادہ بہت ہے اور ظاہر ہے کہ وہاں ماری جاؤ گی اور ہمیں
تمہارے کفن دفن کے اخراجات بھی ادا کرنے پڑیں گے اس لئے
کیوں نہ یہیں تمہیں ہلاک کر دیا جائے تاکہ یہاں کی حکومت جو
چاہے تمہاری لاش کے ساتھ کرے''...... عمران نے کہا۔

''میں تمہارے مقابل شکست کھا چکی ہوں۔ اب جو چاہو
میرے ساتھ سلوک کرو۔ البتہ یہ میرا وعدہ کہ آئندہ میں کبھی پاکیشیا

کے خلاف کوئی مشن نہیں لوں گی''...... مرجینا نے کہا اور پھر اس
سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا صفدر کمرے میں داخل ہوا۔
''کیا ہوا عمران صاحب۔ فارمولا مل گیا''...... صفدر نے آگے
بڑھ کر عمران کے قریب آتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہ بے حد ذہین اور تربیت یافتہ عورت ہے۔ اس نے
جہاں یہ فارمولا چھپایا تھا وہاں کا خیال ہمیں آ ہی نہ سکتا تھا''۔
عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تفصیل بتا دی۔

''تو پھر اب آپ یہاں کیوں کھڑے ہیں۔ اس کا خاتمہ کریں
اور چلیں یہاں سے''...... صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن پھر
اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا مرجینا کی جیب میں موجود
سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

''سیل فون اس کی جیب سے نکالو اور مجھے دو''...... عمران نے
کہا تو صفدر تیزی سے آگے بڑھا اور پھر چند لمحوں بعد وہ مڑا اور
اس کے ہاتھ میں سیل فون موجود تھا جس کی گھنٹی مسلسل بج رہی
تھی۔ عمران نے سیل فون لے کر اس کی سکرین کو دیکھا تو اس پر
چیف کے الفاظ ڈسپلے ہو رہے تھے۔

''اس کے منہ پر ہاتھ رکھو''...... عمران نے صفدر سے کہا تو صفدر
تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کرسیوں کے عقب میں گیا اور اس نے مرجینا
کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ عمران نے سیل فون آن کر دیا اور ساتھ ہی
لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"چیف بول رہا ہوں"...... سیل فون سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس چیف۔ مرجینا بول رہی ہوں"...... عمران نے مرجینا کی آواز اور لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو سامنے بیٹھی مرجینا کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"تمہارے چاروں ساتھی واپس پہنچ چکے ہیں۔ تم بھی واپس آ جاؤ۔ کیوں رکی ہوئی ہو وہاں"...... چیف نے کہا۔

"ابھی یہاں سخت پڑتال جاری ہے۔ پھر عمران اور اس کے ساتھی بھی یہاں موجود ہیں۔ وہ پہلے بھی اسلحہ جام ہو جانے کی وجہ سے میرے ہاتھوں بچ نکلے تھے لیکن اب میں ان کا خاتمہ کر کے واپس آؤں گی"...... عمران نے مرجینا کے لہجے میں کہا۔

"احمق مت بنو مرجینا۔ ہمارا مشن مکمل ہو چکا ہے۔ اب ہمیں ان سے کیا لینا۔ اگر وہ فان لینڈ آئیں گے تو پھر دیکھا جائے گا۔ ویسے عمران بذات خود اور اس کے ساتھی جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے رکن ہیں انتہائی خطرناک ترین اور انتہائی ذہین ایجنٹ ہیں اس لئے تم خاموشی سے واپس آ جاؤ"...... چیف نے کہا۔

"اس تعریف کا بے حد شکریہ چیف راتھر"...... عمران نے اس بار اپنی اصل آواز اور لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا تم عمران بول رہے ہو۔ مرجینا کہاں ہے۔ کیا پہلے واقعی وہی بول رہی تھی"...... چیف نے بری طرح گھبرائے ہوئے

لہجے میں کہا۔

"وہ بھی میں ہی بول رہا تھا۔ آپ نے چونکہ میری اور میرے ساتھیوں کی تعریف کر دی اس لئے میں نے سوچا کہ جو ہمیں ایسا کمپلیمنٹ دے رہا ہے اس کا شکریہ تو ادا کرنا چاہئے"...... عمران نے جواب دیا۔

"مرجینا کہاں ہے۔ میری اس سے بات کراؤ"...... چیف نے کہا۔

"وہ اس وقت کرسی پر رسیوں سے بندھی بیٹھی ہے۔ فارمولا میں نے حاصل کر لیا ہے۔ اب اس سے فائنل بات ہو رہی تھی کہ اگر اپنی ضد کی بناء پر وہ فارمولے کے پیچھے پاکیشیا آئے گی اور وہاں ماری جائے گی تو ہمیں خوانخواہ اس کے اور اس کے ساتھیوں کے کفن دفن کے اخراجات کرنے پڑیں گے اس لئے کیوں نہ یہ اخراجات کاسٹریا کی حکومت پر ڈال دیئے جائیں"...... عمران نے کہا۔

"تم میرے ساتھ کام کر چکے ہو عمران اس لئے تمہیں معلوم ہے کہ میں جو کہتا ہوں اسے پورا بھی کرتا ہوں۔ میرا وعدہ کہ آئندہ بلیو ایجنسی یا اس کا کوئی ایجنٹ پاکیشیا کے خلاف کام نہیں کرے گا۔ ویسے بھی تمہیں معلوم ہے کہ فارمولا کاسٹریا کے آسٹن نے حاصل کیا تھا۔ ہم نے نہیں اس لئے تم مرجینا کو زندہ چھوڑ دو۔ تمہاری مہربانی ہو گی"...... چیف راتھر نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارے ایجنٹ جیمز اور اس کے دو ساتھی فارمولا حاصل کرنے پاکیشیا گئے تھے جو کاسٹریا کے آسٹن کے ہاتھوں مارے گئے تھے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ لیکن اب میرا وعدہ کہ آئندہ ایسا نہیں ہوگا"...... راتھر نے کہا۔

"اوکے۔ ویسے بھی مرجینا ذہین اور ہمت والی ایجنٹ ہے اور میں ذہین لوگوں کی قدر کرتا ہوں۔ اس نے جس طرح میری ساتھی خاتون کو ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی اور ہمیں بھی، اس سے میرے ساتھی اسے زندہ چھوڑنے کے حق میں نہیں ہیں لیکن بہرحال تم چیف ہو اور مرجینا نے خود بھی وعدہ کیا ہے کہ وہ آئندہ پاکیشیا کے خلاف کام نہیں کرے گی اس لئے ہم اسے زندہ چھوڑ دیں گے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تھینکس عمران۔ میری مرجینا سے بات کراؤ"...... راتھر نے کہا تو عمران نے سیل فون صفدر کو دے دیا جس نے لے جا کر اسے مرجینا کے کان سے لگا دیا۔

"یس چیف۔ میں مرجینا بول رہی ہوں"...... مرجینا نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ سب کچھ ہار چکی ہو۔

"عمران سے بات ہوگئی ہے۔ وہ تمہیں زندہ چھوڑ دے گا۔ تم فوراً واپس آ جاؤ۔ گڈ بائی"...... راتھر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہوگیا تو صفدر نے سیل فون مرجینا کے کان سے ہٹا کر

اسے آف کر دیا۔

"اوکے چلیں۔ اب یہ سیل فون اس کی جیب میں واپس ڈال دو"...... عمران نے اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"مجھے کھول دو ورنہ یہاں کوئی نہیں آئے گا اور میں سسک سسک کر مر جاؤں گی"...... مرجینا نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"تم بے فکر رہو۔ اب جب تمہارے چیف سے بات ہو چکی ہے تو اب ہم اپنا وعدہ پورا کریں گے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو تیزی سے گھوما اور اس کی مڑی ہوئی انگلی کی ضرب مرجینا کی کنپٹی پر پڑی اور مرجینا کے حلق سے بے اختیار چیخ نکلی لیکن اس کے ساتھ ہی اس کا جسم ڈھیلا پڑ گیا اور گردن سائیڈ میں لٹک گئی۔ وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔

"اس کی رسیاں کھول دو۔ ہوش میں آ کر خود ہی اپنا بندوبست بھی کر لے گی اور اپنے ساتھیوں کا بھی"...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور منفرد انداز کا ایڈونچر

سپیشل نمبر

مکمل ناول

آرمس پروہت

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

آرمس پروہت — صدیوں پہلے مصری شاہی پروہت، جو شیطان کا پیروکار تھا۔

آرمس پروہت — جس کا مدفون مقبرہ باوجود کوشش کے ٹریس نہ ہو رہا تھا۔ کیوں —؟

آرمس پروہت — جس کے مقبرے سے آج بھی شیطانی طاقتوں کا تعلق تھا۔

قدیم مصری تختیاں — ایسی تختیاں جن میں آرمس پروہت کے مدفون مقبرے کا محل وقوع موجود تھا، چوری کر لی گئیں۔

عمران — جسے مصری حکومت کی طرف سے قدیم مصری تختیوں کی واپسی اور آرمس پروہت کا مقبرہ تلاش کرنے کی درخواست کی گئی۔

عمران — جسے سید چراغ شاہ صاحب نے بھی آرمس پروہت کا مقبرہ تلاش کرنے کا حکم دیا تاکہ شیطانی طاقتوں کا زور توڑا جا سکے۔

پرنسز سدرہ — مصری سیکرٹ سروس کی رکن جو عمران اور ٹائیگر کے ساتھ مل کر اس مشن پر کام کرتی رہی۔

وہ لمحہ — جب عمران پر میزائل حملہ کیا گیا اور عمران اس قدر زخمی ہو گیا کہ اس کی زندگی کی امید ختم ہو گئی۔ پھر —؟

وہ لمحہ — جب جوزف نے ڈاکٹروں کی مزاحمت کے باوجود اپنا خون عمران کے منہ میں ڈال دیا۔ پھر کیا ہوا...... انتہائی حیرت انگیز انجام۔

وہ لمحہ — جب ٹائیگر نے نہ صرف قدیم تختیوں کا سراغ لگا لیا بلکہ مصر میں موجود غیر ملکی ایجنسیوں سے بھی ٹکرا گیا۔

وہ لمحہ — جب پرنسز سدرہ کو ٹائیگر سے اس قدر دلچسپی پیدا ہو گئی کہ وہ ٹائیگر کے ساتھ پاکیشیا جانے پر بضد ہو گئی۔ پھر کیا ہوا —؟

وہ لمحہ — جب عمران نے قدیم مصری تختیوں کو پڑھتے ہوئے آرمس پروہت کا مدفون مقبرہ تلاش کر لیا اور قدیم مصریات کے بڑے بڑے ماہرین حیرت زدہ رہ گئے۔

کیا ٹائیگر پرنسز سدرہ کو اپنے ساتھ پاکیشیا لے آیا...... یا......؟

کیا عمران زندہ بچ سکا...... یا......؟

انتہائی دلچسپ اور منفرد انداز میں لکھا گیا مصری ایڈونچر

ناشران

خان برادرز گارڈن ٹاؤن ملتان

کتب منگوانے کا پتہ
ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666
E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com